www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری

Part 333-350

مصنف

شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

حفظہ اللہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسااوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳۳)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سوال: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو قتل کس نے کیا؟

جواب: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا۔

(طَبقات ابن سعد : 260/3، مسند الإمام أحمد : 198/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ اس روایت کے بعض الفاظ ہیں:

إِنَّ قَاتِلَهٗ، وَسَالِبَهٗ فِي النَّارِ .

''عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا مال سلب کرنے والا جہنم میں جائے گا۔''

یہ الفاظ ثابت نہیں، ابو حفص اور کلثوم بن جبر کا سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ فِيْهِ انْقِطَاعٌ .

''اس کی سند میں انقطاع ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 544/2)

دوسری سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف وسیء الحفظ ہے، تیسری سند مجاہد کی مرسل ہے، دیگر سندیں بھی ضعیف وغیر ثابت ہیں۔

❁ اس کی ایک جھوٹی سند بھی ہے۔

(تاریخ بغداد : 255/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ابو یحییٰ عمرو بن عبد الجبار یمامی مجہول ہے۔

② اس کے والد عبد الجبار یمامی کی توثیق نہیں۔

③ حسن بصری کا عنعنہ ہے۔

جنگ صفین اور جنگ جمل کا تعلق مشاجرات صحابہ سے ہے، ان میں طرفین نے جو کیا، اس بنا پر انہیں مطعون نہیں کیا جا سکتا، اہل سنت والجماعت مشاجرات صحابہ میں خاموشی اختیار کرتے ہیں اور تمام صحابہ کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں، یہی عافیت کا راستہ ہے۔

سوال: زمین کے جس ٹکڑے میں نبی کریم ﷺ کا وجود مقدس مدفون ہے، کیا وہ ساری زمین سے افضل ہے؟

جواب: اہل علم نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ زمین کا وہ ٹکڑا، جہاں نبی کریم ﷺ کا وجود مقدس ہے، وہ زمین میں سب سے افضل ٹکڑا ہے۔

✿ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعُوا عَلٰى أَنَّ مَوْضِعَ قَبْرِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلُ بُقَاعِ الْأَرْضِ.

”اس پر اجماع ہے کہ قبر نبوی کا وہ حصہ، جس میں آپ ﷺ مدفون ہیں، زمین کا سب سے افضل ٹکڑا ہے۔“

(إكمال المُعلم: 511/4)

دیگر کئی اہل علم نے بھی اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

(شرح النّووي: 163/9، اتحاف الزائر لأبي اليمن، ص 36، التّوضيح لابن ملقن: 229/9، طَرح التثريب للعراقي: 50/6، عمدة القاري للعيني: 257/7، وَفاء الوفاء للسمهودي: 31/1، مِرقاة المَفاتيح لملا علي القاري: 588/2، 1868/5، البَدر التّمام للحُسين المغربي: 169/5)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمارے دور میں بعض کہتے ہیں کہ قبر نبوی عرش الٰہی اور کرسی سے بھی افضل ہے، ہمارے مطابق اس میں توقف بہتر ہے۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کو شہید کیا گیا؟

جواب: بعض روافض کا کہنا ہے کہ (نعوذ باللہ) نبی کریم ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے زہر کھلا کر شہید کیا تھا، اس حوالہ سے وہ ایک حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَّا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ : أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي، قُلْنَا : كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ : لَا يَبْقٰى أَحَدٌ فِى الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

''ہم نے نبی کریم ﷺ کو مرض وفات میں دوائی پلائی، آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ مجھے دوائی مت پلائیں، ہم نے سمجھا: شاید ہر مریض کی طرح (آپ ﷺ بھی) دوائی پینا ناپسند کر رہے ہیں، پھر جب نبی کریم ﷺ کی طبیعت بہتر ہوئی، تو فرمایا: میں نے آپ لوگوں کو منع نہیں کیا تھا کہ مجھے دوائی نہ پلائیں، ہم نے کہا: (اس لیے پلائی کہ ہم سمجھے) آپ بھی ہر مریض کی طرح دوائی کو ناپسند کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے گھر کے تمام افراد کو دوائی پلائی جائے، سوائے عباس کے، کیونکہ وہ (دوائی پلانے کے وقت) موجود نہیں تھے۔''

(مسند الإمام أحمد : 118/6، صحيح البخاري : 4458، صحيح مسلم : 2213)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں زہر کا ذکر کہیں نہیں۔ نبی کریم ﷺ کے گھر والوں نے دوائی پلائی۔ روافض کہتے ہیں کہ اس دوائی میں زہر ملایا گیا تھا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دوائی سب کو پلائی جائے۔

یہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ اور اتہام ہے۔ دراصل نبی کریم ﷺ نے جب گھر والوں کو اشارہ سے منع کیا کہ دوائی نہ پلائیں، تو وہ سمجھے کہ نبی کریم ﷺ مریض ہیں اور مریض دوائی پینا پسند نہیں کرتا، اس لیے انہوں نے دوا پلا دی۔ طبیعت بہتر ہوئی، تو نبی کریم ﷺ نے گھر والوں سے پوچھا، تو انہوں نے عذر پیش کیا، مگر نبی کریم ﷺ ان کی سرزنش کی اور سب کو دوائی پلانے کا حکم دیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ چونکہ دوائی پلانے کے وقت موجود نہیں تھے اور جب سرزنش کی جا رہی تھی، اس وقت حاضر تھے، تو انہیں نبی کریم ﷺ نے مستثنیٰ کر دیا۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی؟

جواب: نبی کریم ﷺ سے کعبہ میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔ اس حوالہ سے دو معارض روایات آتی ہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

”میری سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے، کہا: جی ہاں۔“

(صحیح البخاري: 1598، صحیح مسلم: 1329)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْبَيْتِ حِينَ دَخَلَهُ.

”آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں داخل ہو کر نماز نہیں پڑھی۔“

(مسند الإمام أحمد: 212/1، وسندهٗ صحيحٌ)

پہلی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں نماز پڑھی، جبکہ دوسری حدیث میں نفی ہے۔ اثبات، نفی پر مقدم ہے، امام بخاری رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔

(صحيح البخاري، تحت الحديث: 1483)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے یہ تطبیق کی ہے کہ حدیث فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف نہیں، احتمال یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی بار بیت اللہ میں داخل ہوئے، جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ساتھ تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور جب سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ساتھ تھے، تو نماز نہیں پڑھی۔

(صحيح ابن حبان، تحت الحديث: 3208)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا جَمْعٌ حَسَنٌ.

”یہ عمدہ تطبیق ہے۔“

(فتح الباري: 469/3، تغليق التّعليق: 33/3)

سوال: حالت نیند میں طلاق دی، کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): اہل علم کا اجماع ہے کہ حالت نیند میں دی گئی طلاق شرعاً معتبر نہیں ہوتی، کیونکہ نیند میں انسان مکلّف نہیں ہوتا۔

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِجْمَاعُ عَلَى الْمَجْنُونِ وَالنَّائِمِ إِذَا تَلَفَّظَا بِصَرِيحِ الطَّلَاقِ لَا يَلْزَمُهُمَا .

''اس پر اجماع ہے کہ مجنون اور سویا ہوا شخص اگر طلاق کے صریح الفاظ بھی استعمال کرے، تو بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔''

(التّوضیح : 184/2)

(سوال): امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب): امام یحییٰ بن سعید بن فروخ قطان (۱۹۸ھ) بالاتفاق امام اور محدث ہیں، راویوں کی جرح وتعدیل میں آپ رحمہ اللہ کا بہت زیادہ کلام ہے۔

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِجْمَاعُ قَائِمٌ عَلٰى جَلَالَتِهٖ وَإِمَامَتِهٖ وَعِظَمِ عِلْمِهٖ وَإِتْقَانِهٖ وَبَرَاعَتِهٖ .

''یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ کی جلالت، امامت، علمی عظمت، اتقان اور مہارت پر اجماع ہو چکا ہے۔''

(التّوضیح : 509/2)

(سوال): اگر ایک علاقے میں کسی وجہ سے خطبہ جمع نہ ہو سکے، تو نماز کتنی رکعت ادا کی جائے گی؟

(جواب): اگر جمعہ کا خطبہ نہ دیا جا سکے، تو چار رکعت ظہر ادا کی جائے گی، خواہ جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ادا کی جائے یا اکیلے۔

❁ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْإِجْمَاعَ مُنْعَقِدٌ أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ لَمْ يَخْطُبْ بِالنَّاسِ لَمْ يُصَلُّوا إِلَّا أَرْبَعًا .

''اس پر اجماع منعقد ہے کہ اگر امام لوگوں کو (جمعہ کا) خطبہ نہ دے، تو وہ چار رکعت (ظہر) ادا کریں گے۔''

(الاستذکار : 31/2)

سوال: سواری پر فرض نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر شرعی سواری پر فرض نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْإِجْمَاعَ مُنْعَقِدٌ أَنَّهٗ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الدَّوَابِّ شَيْئًا مِّنْ فَرَائِضِ الصَّلَوَاتِ .

''اجماع ہے کہ کسی کے لیے سواری پر کوئی فرض نماز ادا کرنا جائز نہیں۔''

(الاستذکار : 115/2)

سوال: سونے چاندی کے برتن کا استعمال کیسا ہے؟

جواب: سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا یا وضو و غسل حرام ہے۔ یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”سونے اور چاندی کے برتنوں میں مت پیو۔“

(صحيح البخاري : 5633، صحيح مسلم : 2067)

❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ .

”جو بھی چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کر رہا ہے۔“

(صحيح البخاري : 5634، صحيح مسلم : 2065)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْإِجْمَاعَ مُنْعَقِدٌ عَلٰى تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَإِنَاءِ الْفِضَّةِ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ .

”اس پر اجماع ہے کہ کھانے پینے اور طہارت کے لیے سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا حرام ہے۔“

(شرح النّووي : 29/14)

سوال: درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُغَنِّينَ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا أَحَدٌ قَطُّ إِنَّ مِمَّا يُغَنِّينَ : نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ يَنْظُرْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ وَإِنَّ مِمَّا يُغَنِّينَ بِهٖ : نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا يَمُتْنَهْ نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا يَخَفْنَهْ نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا يَظْعَنَّهْ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’جنتی بیویاں اتنی خوبصورت آواز میں گیت گائیں گی کہ کسی نے اتنی سریلی آواز نہ سنی ہو گی۔ ان کا نغمہ ہو گا: ’’ہم نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں، معزز و مکرم لوگوں کی بیویاں ہیں، جنہیں وہ دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر لیتی ہیں۔‘‘ وہ یہ بھی گنگنائیں گی: ’’ہم ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی موت نہیں آئے گی، ہم پرامن ہیں، ہم سے کوئی خوف نہیں، ہم یہیں رہیں گی، کوچ نہیں کریں گی۔‘‘

(المُعجم الصّغير للطّبراني : 734، المُعجم الأوسط لهٗ : 4917)

جواب: سند ضعیف ہے۔ عمارہ بن وثیمہ مجہول ہے۔

سوال: ذبح کے وقت ذبیحہ کی گردن الگ ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ذبیحہ بلا کراہت حلال ہے، اسے کھایا جائے گا۔

❁ ابو مجلز لاحق بن حمید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَبِيحَةٍ قُطِعَ رَأْسُهَا فَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ بِأَكْلِهَا .

’’میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے ذبیحہ کے بارے میں پوچھا، جس کی گردن کٹ جائے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔‘‘

(فتح الباري : 641/9، تغليق التّعليق لابن حجر : 520/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

سُئِلَ عَمَّنْ ذَبَحَ دَجَاجَةً فَطَيَّرَ رَأْسَهَا فَقَالَ : ذَكَاةٌ وَحِيَّةٌ .

’’آپ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا، جس نے مرغی ذبح کرتے وقت اس کا سر جدا کر دیا، فرمایا: (اس میں حرج نہیں) یہ جلدی ذبح ہو گئی۔‘‘

(فتح الباري : 641/9، تغليق التّعليق لابن حجر : 520/4، وسندهٗ صحيحٌ)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

سوال: نماز میں رفع الیدین کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور عبادت اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ طریقہ کے مطابق ہونی چاہیے۔ اللہ کا پسندیدہ طریقہ وہی ہے، جو رسول کریم ﷺ نے سکھایا ہے،

❁ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .

''میری طرح نماز پڑھیں۔''

(صحيح البخاري :631)

نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے، رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دوسری رکعت سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ یہ آپ ﷺ کی سنت متواترہ ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین بھی رفع الیدین پر عامل رہے، پھر ائمہ عظام نے اس کے ثبوت پر کتابیں لکھی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اہل حق ائمہ محدثین کے فہم کو اپنی دلیل بنالیں، یہ تمام غلطیوں سے محفوظ رہنے کا واحد ذریعہ ہے۔

جب ایک حنفی عالم نے رفع الیدین کی وجہ سے نماز کے فاسد ہونے کا فتویٰ دیا، تو علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ (۱۳۰۴ھ) نے فرمایا:

مَا أَقْبَحَ كَلَامٍ وَمَا أَضْعَفَهُ أَتَفْسُدُ الصَّلَاةُ بِمَا تَوَاتَرَ فِعْلُهُ عَنْ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ؟

''یہ کتنی قبیح اور کمزور بات ہے! رفع الیدین کرنا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر ثابت ہے، کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حاشية الفوائد البهيّة، ص 50)

ہمارے مطابق جو مسلک محدثین کا پابند نہیں، اسے محدثین کی بیان کردہ روایات پیش کرنے کا بھی حق نہیں، نیز اس کے لیے محدثین کے خلاف روایات اور رواۃِ حدیث پر حکم لگانا جائز نہیں، یہ علمی خیانت اور جرم ہوگا۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اُنْظُرْ إِلَى الْعَمَلِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحَابَةِ خَلْفَهٗ وَهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فِي الرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ، ثُمَّ الْعَمَلُ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ بَعْدَهٗ حَتّٰى كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى مَنْ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَصَبَهٗ، وَهُوَ عَمَلٌ كَأَنَّهٗ رَأْيُ عَيْنٍ، وَجُمْهُورُ التَّابِعِينَ يَعْمَلُ بِهٖ بِالْمَدِينَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْأَمْصَارِ كَمَا حَكَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيِّ وَغَيْرُهُمَا عَنْهُمْ، ثُمَّ صَارَ الْعَمَلُ بِخِلَافِهٖ.

”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے عمل کو دیکھئے اور دیکھئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھاتے رفع الیدین کرتے تھے، آپ ﷺ کے بعد عہد صحابہ میں اسی پر عمل ہوتا رہا، یہاں تک کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکریاں مارتے تھے، رفع الیدن گویا آنکھوں دیکھا عمل ہے۔ مدینہ اور دیگر علاقوں کے جمہور تابعین بھی اسی پر عمل کرتے رہے، جیسا کہ امام بخاری اور امام محمد بن نصر مروزی رحمہما اللہ نے ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے نقل کیا ہے، اس کے بعد اس (سنت) کی مخالفت ہونے لگی۔‘‘

(إعلام الموقعين : 3/2)

سوال: اگر صحابی کسی فعل کو ’’سنت‘‘ کہے، تو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر صحابی کسی فعل کو ’’سنت‘‘ کہے، تو اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی مرفوع حدیث ہے۔ اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ قَوْلَ الصَّحَابِيِّ : سُنَّةٌ، حَدِيثٌ مُسْنَدٌ .

’’اہل علم کا اجماع ہے کہ صحابی ’’سنت‘‘ کہے، تو مراد مرفوع حدیث ہوتا ہے۔‘‘

(المستدرك، تحت الحديث : 1323)

سوال: حالت احرام میں خوشبو کی ممانعت مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ہے یا صرف عورتوں کے لیے؟

جواب: تمام شرعی احکام میں مرد اور عورت برابر ہیں، الا کہ شریعت تخصیص کر دے۔ حالت احرام میں خوشبو لگانے کی ممانعت مرد و زن دونوں کے لیے ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ سَوَاءٌ فِي تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ الطِّيبِ إِذَا كَانُوا مُحْرِمِينَ .

’’اہل علم کا اجماع ہے کہ حالت احرام میں خوشبو لگانے کی حرمت میں مرد اور عورتوں دونوں برابر ہیں۔‘‘

(فتح الباري : 399/3)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: جمرات کو کنکریاں مارتے وقت ''اللہ اکبر'' نہیں کہا، کیا حکم ہے؟

جواب: جمعرات کو ''رمی'' کرتے وقت تکبیر کہنا مستحب ہے، البتہ تکبیر نہ کہے، تو اس کی رمی بالا جماع درست ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ يُكَبِّرْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے (رمی جمرات کے وقت) تکبیر نہ کہی، تو اس پر کوئی شے (دَم وغیرہ) نہیں۔''

(فتح الباري : 582/3)

سوال: شرابی کو سلام کہنا کیسا ہے؟

جواب: شرابی فاسق ہے، فاسق مسلمان کو سلام کہنا جائز ہے۔ اگر وہ بیمار ہو، تو اس کی تیمارداری کی جائے گی، فوت ہو جائے، تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ یہ اہل سنت والجماعت کا مؤقف ہے۔ اس کے برعکس چند روایات آتی ہیں، جو بلحاظ سند ثابت نہیں، ملاحظہ ہوں؛

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

لَا تُسَلِّمُوا عَلٰى مَنْ يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَلَا تَعُودُوهُمْ إِذَا مَرِضُوا وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا .

''شرابی کو سلام مت کہیں، بیمار ہوں، تو ان کی عیادت مت کریں، مر جائیں، تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔''

(تغليق التّعليق لابن حَجر : 125/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند سخت ضعیف ہے۔

① عبید اللہ بن زحر ضعیف ہے۔

② لیث بن ابی سلیم سیء الحفظ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز مدلس ہے۔

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(فتح الباري: 41/11)

۞ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مرفوع روایت بھی آتی ہے۔

(الكامل لابن عدي: 502/2)

سند سخت ضعیف ہے۔

① ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی سخت ضعیف ہے۔

② محمد بن یزید سلمی ضعیف ہے۔

③ ابو اشہب جعفر بن حارث ''کثیر الخطا'' ہے۔

④ لیث بن ابی سلیم سیء الحفظ ہے۔

۞ اس روایت کو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے غیر محفوظ قرار دیا ہے۔

(الكامل: 503/2)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو سخت ضعیف کہا ہے۔

(تغليق التعليق: 125/5)

۞ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

لَا تُسَلِّمُوا عَلٰى شُرَّابِ الْخَمْرِ .

''شرابی کو سلام مت کہیں۔''

(الأدب المفرد للبخاري: 529، 1017)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند ضعیف ہے۔عبید اللہ بن زحر ضعیف ہے۔

سوال: رشوت دینے لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: رشوت دینا لینا حرام ہے۔کسی کا حق تلف کرنے کے لیے کچھ دینا رشوت کہلاتا ہے۔اپنا حق لینے کے لیے کچھ دینا جائز ہے،مگر لینا جائز نہیں۔

❁ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

كَانَ يَكْرَهُ الرِّشْوَةَ فِي الْحُكْمِ .

”آپ رحمہ اللہ فیصلہ سنانے پر کچھ لینا حرام سمجھتے تھے۔“

(طَبقات ابن سعد : 202/7، وسندہٗ حسنٌ)

سوال: کافر سے مصافحہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ ہاتھ بڑھائے،تو جائز ہے۔

سوال: بعض لوگ مصافحہ کے بعد ہاتھ کا انگوٹھا پکڑ لیتے ہیں،اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز نہیں،بے دلیل عمل ہے۔

سوال: کیا کوئی جن رسول بنا؟

جواب: کوئی جن نبی یا رسول نہیں ہوا،تمام انبیا اور رسول انسانوں میں سے تھے۔ البتہ جو انبیا اور رسل مبعوث کیے گئے،ان کی بعثت جنات کے لیے بھی تھی۔

سوال: بعض لوگ بنواُمیہ کی مذمت کرتے ہیں،ان کا یہ اقدام کیسا ہے؟

جواب: بالکل درست نہیں۔بنواُمیہ میں اچھے لوگ بھی تھے اور برے بھی۔جس طرح عام اقوام میں ہوتا ہے۔یہ روافض کی چال ہے،وہ امت کو لڑانا چاہتے ہیں۔بنواُمیہ میں کئی صحابہ اور صلحا و اولیا ہوئے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يُحَصَّلُ النَّاسُ مِنْهَا كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ، وَسُبُّوا ظَلَمَتَهُمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالَ، وَسَيُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ سَيْبًا مِّنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُهُمْ حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ قَلُّوا، وَخَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ كَثُرُوا، أَمَارَتُهُمْ أَوْ عَلَامَتُهُمْ أَمِتْ أَمِتْ عَلٰى ثَلَاثِ رَايَاتٍ يُقَاتِلُهُمْ أَهْلُ سَبْعِ رَايَاتٍ لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ رَايَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَطْمَعُ بِالْمُلْكِ، فَيَقْتَتِلُونَ وَيُهْزَمُونَ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ فَيَرُدُّ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ إِلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ، فَيَكُونُونَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ.

’’عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا۔ لوگ اس سے ایسے کندن بن کر نکلیں گے، جیسے سونا بھٹی میں کندن بنتا ہے۔ تمام اہل شام کو بُرا بھلا نہ کہیں، بلکہ ان میں سے ظلم کرنے والوں کو بُرا بھلا کہیں، کیونکہ اہل شام میں ابدال (نیک لوگ) بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اہل شام پر آسمان سے بارش نازل کرے گا اور ان کو غرق کردے گا۔ اگر لومڑیوں جیسے مکار لوگ بھی ان سے لڑیں گے، تو وہ ان پر غالب آجائیں گے۔ پھر اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے ایک شخص (مہدی) کو کم از کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار لوگوں میں بھیجے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی علامت «أَمِتْ أَمِتْ» ہوگی۔ وہ تین جھنڈوں پر ہوں گے۔ ان سے سات جھنڈوں والے لڑائی کریں گے۔ ہر جھنڈے والا بادشاہت کا طمع کرتا ہوگا۔ وہ لڑیں گے اور شکست کھائیں گے، پھر ہاشمی (مہدی) غالب آجائے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف ان کی الفت اور محبت ومودّت لوٹا دے گا۔ وہ دجال کے نکلنے تک یونہی رہیں گے۔''

(المُستدرك للحاكم : 596/4، ح : 8658، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ صحیح بخاری کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب ہے؟

جواب: علما کا اتفاق ہے کہ قرآن کے بعد صحیح بخاری صحیح ترین کتاب ہے۔

✿ علامہ احمد سرہندی حنفی (۱۰۳۴ھ) لکھتے ہیں:

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ الَّذِي هُوَ أَصَحُّ كِتَابٍ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ .

''کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔''

(رسالة رد الرّوافض، ص 9)

سوال: نہج البلاغہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: نہج البلاغہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب جھوٹی کتاب ہے۔ شیعہ کے ہاں معتبر اور صحیح ترین ہے۔

سوال: شرح اعتقاد اہل السنہ للالکائی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: شرح اعتقاد اہل السنہ، حافظ لالکائی رحمہ اللہ سے ثابت کتاب ہے۔ اس پر کئی دلائل ہیں، لہٰذا اس کتاب کی نقل معتبر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ (۳۷۱ھ) سے اعتقاد ائمۃ الحدیث نامی کتاب ثابت ہے؟

جواب: اعتقاد ائمۃ الحدیث امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ سے ثابت کتاب ہے۔ اس میں ائمہ حدیث کا اجماعی عقیدہ ذکر ہوا ہے۔

سوال: جو وضو میں کانوں کا مسح کرنا بھول گیا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کانوں کا مسح ضروری ہے، اس کے بغیر وضو صحیح نہیں۔

سوال: کیا جیل میں جمعہ پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: جیل میں جمعہ پڑھا جا سکتا ہے۔

سوال: خطبہ جمعہ سے پہلے مسواک کرنا کیسا ہے؟

جواب: ضرورت ہو، تو کر سکتا ہے۔

سوال: مسلسل بارشیں ہو رہی ہوں، تو کیا قنوت نازلہ کی جا سکتی ہے؟

جواب: بارشوں سے نقصانات ہو رہے ہوں، تو قنوت نازلہ کی جا سکتی ہے، استسقاء کی طرح نماز نہیں پڑھ سکتے۔

سوال: میں جس ادارے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں، وہ شہر سے چالیس کلومیٹر دور ہے، کیا میں روزانہ نماز قصر کر سکتا ہوں؟

جواب: آپ مسافر ہیں، لہٰذا نماز کو قصر کر سکتے ہیں، نیز دو نمازوں کو جمع بھی کر سکتے ہیں۔

سوال: نماز میں تورات یا انجیل کی قرأت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں، نماز میں صرف قرآن کریم کی تلاوت جائز ہے، نیز تورات وانجیل اپنی اصلی حالت پر نہیں ہیں، ان میں تحریف ہو چکی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ سرخسی حنفی رحمہ اللہ (۴۸۳ھ) کہتے ہیں:

إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا مِنَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَهُوَ يُحْسِنُ الْقُرْآنَ أَوْ لَا يُحْسِنُهُ لَمْ تُجْزِئْهُ؛ لِأَنَّهُ كَلَامٌ لَيْسَ بِقُرْآنٍ، وَلَا تَسْبِيحٍ، وَمَعْنٰى هٰذَا أَنْ قَدْ ثَبَتَ لَنَا أَنَّهُمْ قَدْ حَرَّفُوا وَبَدَّلُوا فَلَعَلَّ مَا قَرَأَ مِمَّا حَرَّفُوا، وَهٰذَا كَلَامُ النَّاسِ، وَلِأَنَّ النَّقْلَ الْمُتَوَاتِرَ الَّذِي لَا يَثْبُتُ كَلَامُ اللّٰهِ إِلَّا بِهِ غَيْرُ مَوْجُودٍ فِيمَا هُوَ فِي أَيْدِيهِمُ الْآنَ .

”جب کوئی شخص نماز میں تورات، انجیل یا زبور میں سے کچھ پڑھے، خواہ وہ قرآن اچھی طرح پڑھ سکتا ہو، یا نہ پڑھ سکتا ہو، ہر دو صورت میں جائز نہیں، کیونکہ یہ ایسا کلام ہے، جو نہ قرآن ہے، نہ تسبیح۔ مطلب یہ کہ ہمارے پاس ثبوت ہے کہ یہود و نصاریٰ نے ان میں تحریف و تبدیل کر دی، ہوسکتا ہے کہ اس نے محرف شدہ حصہ پڑھا ہو اور وہ لوگوں کا کلام ہے، کیونکہ نقل تواتر کہ جس سے اللہ کا کلام ثابت ہوتا ہے، وہ ان کتابوں میں موجود نہیں، جو اب ان کے ہاتھوں میں ہیں۔“

(المَبسوط: 234/1)

سوال: کیا سواری پر نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ باندھے جائیں گے؟

جواب: جی ہاں۔ سواری پر بھی ہاتھ باندھے گا۔

سوال: مصیبت زدہ کو دیکھ کر سجدہ شکر کرنا کیسا ہے؟

جواب: اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں۔ مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا پڑھنا مشروع ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی، تو وہ جب تک زندہ رہے گا، اس مرض سے محفوظ رہے گا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلٰى هٰذَا بِهٖ وَفَضَّلَنِي عَلَيْهِ وَعَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا .

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے اس مرض سے عافیت بخشی، جس میں اسے مبتلا کیا ہے اور مجھے اس پر اور مخلوق میں بہتوں پر فضیلت دی۔“

(الدُّعاء للطَّبَراني : 798، حِلية الأولياء لأبي نُعيم : 13/5، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: چھوٹی بچی مردوں کی صف میں کھڑی ہوگئی، کیا نماز درست ہے؟

جواب: نماز درست ہے۔

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے؟

جواب: اس بارے میں ساری کی ساری روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں۔ ویسے بھی یہ کوئی فضیلت نہیں، اب بھی کئی بچے مختون پیدا ہو جاتے ہیں۔

سوال: کیا گدھوں پر زکوۃ ہے؟

جواب: گدھوں پر زکوۃ نہیں۔ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

لَا تَجِبُ الزَّكَاةُ أَيْضًا فِي الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ بِالْإِجْمَاعِ .

”خچر اور گدھوں پر بالا جماع زکوۃ واجب نہیں۔“

(مِنحة السّالك، ص 228)

اس بارے میں ایک ضعیف روایت بھی آتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: اس نیت سے سر منڈوانا کہ اس سے حالات بہتر ہوں گے، کیسا ہے؟

جواب: سر منڈوانا جائز ہے، مگر اس نیت سے حلق کرانا کہ حالات بہتر ہو جائیں گے، بے دلیل اور بے بنیاد عمل ہے، ایسا کرنا گناہ ہے۔

سوال: کیا سواری پر نماز پڑھتے ہوئے قیام میں ہاتھ باندھے جائیں گے؟

جواب: ہر فرض اور نفل نماز میں ہاتھ باندھنا ضروری ہیں۔ یہ انبیائے کرام کا طریقہ نماز ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ سُحُورَنَا، وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا، وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا.

”ہم انبیا کو حکم دیا گیا کہ ہم سحری میں تاخیر کریں اور افطاری میں جلدی کریں، نیز (حکم دیا گیا کہ) ہم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھیں۔“

(المعجم الكبير للطبراني: 199/11، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۷۰) نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

❀ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(تنوير الحَوالك: 133/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے اپنی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔تمام انبیائے کرام علیہم السلام نماز میں ہاتھ باندھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ سے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا قطعا ثابت نہیں۔

سوال: جو فجر کی سنتیں پڑھنا بھول گیا،ظہر کی نماز کے بعد یاد آیا،تو کیا کرے؟

جواب: یاد آنے پر پڑھ لے۔

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا، تو ان کے بارے میں پوچھا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ .

''ابو امیہ کی دختر ! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت کے بارے میں پوچھا ہے۔ دراصل میرے پاس قبیلہ عبد قیس کے کچھ لوگ آئے تھے،انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعت سے مصروف کر دیا، میں وہی دو رکعت پڑھ رہا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 1233، صحيح مسلم : 833)

❁ اس حدیث کے تحت علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ أَنَّ فَوَائِتَ النَّوَافِلِ تُقْضٰى وَلَا تُتْرَكُ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ نوافل رہ جائیں،تو ان کی قضا دی جائے، نہ کہ انہیں چھوڑ دیا جائے۔''

(أعلام الحديث :655/1)

❁ نیز حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ السُّنَنَ الرَّاتِبَةَ إِذَا فَاتَتْ يُسْتَحَبُّ قَضَاؤُهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ عِنْدَنَا .

''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سنن راتبہ رہ جائیں، تو ان کی قضا مستحب ہے، ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔''

(شرح النّووي : 121/6)

❁ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّوَافِلَ الْمُؤَقَّتَةَ تُقْضٰى كَمَا تُقْضَى الْفَرَائِضُ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ جن نوافل کا وقت مقرر ہے، (وہ رہ جائیں، تو) فرائض کی طرح ان کی بھی قضا دی جائے۔''

(شرح مشكاة المَصابيح : 1121/4)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ السُّنَنَ الرَّوَاتِبَ تُقْضٰى، وَأَنَّ قَضَاءَ هَا جَائِزٌ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ مِثْلُهٗ، لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ سنن رواتب (رہ جائیں، تو ان) کی قضا دی جائے گی، نیز دلیل ہے کہ عصر کے بعد نوافل کی قضا دینا جائز ہے، اسی طرح فجر کے بعد بھی، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔''

(التّنبيه على مشكِلات الهِداية : 694/2)

سوال: کیا قبر میں دفن کرتے وقت میت کا چہرہ کھول دینا چاہیے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: میت کا چہرہ کھولنے پر کوئی دلیل نہیں۔ چہرہ ڈھانپنا چاہیے۔

سوال: اخبارات میں کسی کی موت کی خبر دینا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا نماز جنازہ میں قبلہ رخ ہونا ضروری ہے؟

جواب: نماز جنازہ بھی نماز ہے، یہ فرض کفایہ ہے، بہرصورت اس کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهَا إِلَّا إِلَى الْقِبْلَةِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ میت کی نماز جنازہ قبلہ رخ ہی پڑھی جائے گی۔''

(الاستذکار : 52/3)

سوال: کسی میت کی تعزیت کے لیے دوسرے شہر کا سفر کرنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیت اور جنازہ کے لیے سفر جائز ہے۔

سوال: کیا نیک لوگوں کے ساتھ دفن ہونے کی خواہش کرنا جائز ہے؟

جواب: نیک لوگوں کے ساتھ دفن ہونے کی خواہش کرنا جائز ہے، مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ محض نیک لوگوں کی قربت میں دفن ہونے سے نجات ممکن ہے، بلکہ نجات عقیدہ وعمل پر منحصر ہے۔ عقیدہ وعمل صحیح ہو، تو نیکوکاروں کی قربت باعث فضیلت ہے، ورنہ محض اتفاق ہے۔

❀ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا:

وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ.

”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا لاشہ چار پائی پہ رکھ دیا گیا، لوگوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا، وہ آپ کے لیے دعا و استغفار کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اچانک میرا کندھا پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا، انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد اتنا محبوب کون ہے کہ میں اللہ کے دربار میں حاضری کے لئے اس کے عمل کو نمونہ بناؤں۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جگہ دے گا، میں اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے۔“

(صحيح البخاري : 3685، صحيح مسلم : 2389)

سوال: جس بچے کے والدین مشرک ہیں، کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: مسلمانوں کے بچوں پر مسلمانوں والے دنیاوی احکام لاگو ہوں گے، مثلاً غسل، کفن، دفن، نماز جنازہ، وراثت وغیرہ کے احکام ومسائل۔

اسی طرح مشرکین کے بچوں کے احکام مشرکوں والے ہوں گے۔ ان پر جنازہ نہیں پڑھا جائے گا، کفن دفن کا بھی وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا، جو ایک بالغ مشرک کے لیے اختیار کیا جاتا ہے، اسی طرح کوئی مسلمان اس کافر بچے کی وراثت کا حق دار نہیں ہوگا۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰی أَنَّ حُكْمَ الطِّفْلِ حُكْمُ أَبَوَيْهِ إِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ، فَحُكْمُهٗ حُكْمُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَإِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الشِّرْكِ، يَرِثُهُمْ وَيَرِثُونَهٗ، وَيُحْكَمُ فِي دِيَتِهٖ إِنْ قُتِلَ حُكْمُ دِيَةِ أَبَوَيْهِ.

”اہل علم کا اجماع ہے کہ (دنیوی اعتبار سے) بچے کا وہی حکم ہوگا، جو اس کے والدین کا ہے، والدین مسلمان ہیں، تو بچے پر بھی اہل اسلام والے احکام لاگو ہوں گے، اگر والدین مشرک ہیں، تو (دنیوی اعتبار سے) بچے کا حکم بھی وہی ہوگا، جو اہل شرک کا ہے۔ بچہ ان کا اور وہ بچے کے وارث بنیں گے، اگر بچہ قتل ہو جائے، تو اس کی دیت کا وہی حکم ہے، جو اس کے والدین کی دیت کا حکم ہے۔“

(الإجماع، ص 74، الرقم: 322)

احکام آخرت میں مشرکین کی اولاد مسلمانوں کی اولاد کے حکم میں ہوں گے۔

سوال: کیا قریب المرگ کو ”لا الہ الا اللہ“ کے بعد ”محمد رسول اللہ“ کی بھی تلقین کی جائے گی؟

جواب: حدیث میں صرف ”لا الہ الا اللہ“ کا ذکر ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا میت کو ریشمی کپڑے میں کفن دیا جا سکتا ہے؟

جواب: مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ہے۔ یہ حرمت کفن میں بھی ہے۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى كَرَاهِيَةِ الْخَزِّ وَالْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ فِي الْكَفَنِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مردوں کو موٹی یا باریک ریشم کا کفن دینا مکروہ (تحریمی) ہے۔''

(الاستذکار : 20/3)

اگر میت نے ریشمی کفن کی وصیت نہ کی ہو اور ورثا ریشمی کفن دے دیں، تو اس کا گناہ میت پر نہ ہوگا، بلکہ ورثا پر ہوگا۔

سوال: نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، چند لوگ ادا کر لیں، تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّهَا فَرْضُ كِفَايَةٍ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔''

(شرح النّووي : 21/7)

سوال: اہل شرک و اہل بدعت کے مدارس کو زکوۃ دی، کیا حکم ہے؟

جواب: اہل شرک اور اہل بدعت کے مدارس کو زکوۃ دینا جائز نہیں، یہ گناہ پر تعاون ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة : 2)

''نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔''

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .

''دو طرح کے لوگ قابل رشک ہیں؛ ① وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال ودولت سے نوازا ہو، وہ مال کو راہِ حق میں خرچ کرتا ہو ② وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت سے نوازا ہو، جس کی روشنی میں وہ لوگوں کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

(صحيح البخاري : 73، صحيح مسلم : 816)

❀ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ .

''جس نے کسی سے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کے لیے بغض رکھا، اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روکا، تو یقیناً اس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔''

(سنن أبي داود : 4681، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: جس نے دو سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ادا کر دی، بعد میں اس کا مال بڑھ گیا، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حکم ہے؟

جواب: زائد مال کی زکوٰۃ ادا کر دے۔

سوال: کیا نماز جنازہ کے لیے وضو شرط ہے؟

جواب: ہر نماز کے لیے وضو شرط ہے، جنازہ بھی نماز ہے۔

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا عَلٰى أَنَّ الطَّهَارَةَ لَهَا فَرْضٌ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ نماز جنازہ کے لیے وضو فرض ہے۔''

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 536/3)

سوال: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب: جب تک نماز کا وقت شروع نہ ہو جائے، اذان کہنا جائز نہیں، اگر پہلے اذان کہہ دی، تو دوبارہ اذان کہی جائے گی۔

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ سَائِرَ الصَّلَوَاتِ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهٗ لَا يَجُوزُ لَهَا الْأَذَانُ قَبْلَ وَقْتِهَا .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ تمام نمازوں کی اذان وقت سے پہلے کہنا جائز نہیں۔''

(الاستذكار :406/1)

سوال: کیا احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْعُلَمَاءَ أَجْمَعُوا أَنَّ الْاِحْتِلَامَ بِالنَّهَارِ لَا يُفْسِدُ الصِّيَامَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اہل علم کا اجماع ہے کہ دن میں احتلام ہو جائے، تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔''

(الاستذکار : 291/3)

سوال: جس روزہ دار نے ایک دن میں کئی مرتبہ بیوی سے جماع کیا، تو اس پر کتنی بار کفارہ لازم ہوگا؟

جواب: روزہ دار ایک دن میں جتنی مرتبہ بھی بیوی سے جماع کر لے، بہر حال اس پر ایک کفارہ ہی واجب ہوگا۔

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنْ لَّيْسَ عَلٰى مَنْ وَطِىءَ مِرَارًا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ إِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جو ایک دن میں کئی مرتبہ جماع کر لے، اس پر ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔''

(الاستذکار : 318/3)

سوال: میت کی طرف سے نمازوں کی قضا دینا کیسا ہے؟

جواب: کسی زندہ یا فوت شدہ کی طرف سے نمازوں کی قضا دینا جائز نہیں، یہ بدعت ہے، کیونکہ اس کی اصل کتاب وسنت میں نہیں ہے، بلکہ اس کے خلاف دلائل موجود ہیں۔

❀ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، وَّلَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلٰكِنْ يُطْعِمُ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ .

''کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے، نہ روزہ رکھے، بلکہ (روزے کی جگہ) اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے مستحقین کو ہر روز گندم کا ایک مد کھلائے۔‘‘

(السّنن الکبریٰ للنّسائي : 2918، وسندهٗ صحیحٌ)

اس پر اجماع ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا أَنْ لَا تُقْضَی الصَّلَاۃُ عَنْ حَيٍّ وَلَا مَیِّتٍ .

’’اہل علم کا اجماع ہے کہ کسی زندہ یا فوت شدہ کی طرف سے نمازوں کی قضا نہیں دی جاسکتی۔‘‘

(الاستذکار : 167/4)

❁ علامہ ابن العطار رحمہ اللہ (۷۲۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰی أَنَّہٗ لَا یُصَلّٰی عَنِ الْمَیِّتِ صَلَاۃٌ فَائِتَۃٌ .

’’اہل علم کا اجماع ہے کہ میت کی طرف سے اس کی فوت شدہ نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔‘‘

(العُدّۃ في شرح العُمدۃ : 879/2)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّہٗ لَا یُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ .

’’مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔‘‘

(عمدۃ القاري : 125/9)

سوال: جو شخص پانچ نمازوں تک سویا رہا، تو کیا جاگ کر تمام نمازوں کی قضا دے گا؟

جواب: جو شخص نماز سے سویا رہ جائے، تو جاگنے پر اسی وقت گزشتہ تمام نمازوں کی ادائیگی کرے گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ مَنْ نَامَ عَنْ خَمْسِ صَلَوَاتٍ قَضَاهَا .

''فقہا کا اجماع ہے کہ جو پانچ نمازوں سے سویا رہ گیا، وہ ان کی قضا دے گا۔''

(التّمهيد : 290/3)

سوال: کیا دیہاتیوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: دیہاتی اور شہری سب زکوٰۃ میں برابر ہیں، جس کا مال بھی نصاب زکوٰۃ کو پہنچ جائے، اس پر زکوٰۃ واجب ہے، خواہ ان کے مکان کچے ہوں یا پکے۔

سوال: کیا دیہاتیوں پر صدقہ فطر واجب ہے؟

جواب: دیہاتیوں پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ الْأَعْرَابَ وَأَهْلَ الْبَادِيَةِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ كَأَهْلِ الْحَضَرِ سَوَاءٌ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ صدقہ فطر (کے وجوب میں) میں دیہاتی اور شہری سب برابر ہیں۔''

(التّمهيد : 330/14)

سوال: وضو میں ہاتھ دھوتے وقت پہلے دایاں ہاتھ دھویا جائے گا یا بایاں؟

جواب: وضو میں پہلے دایاں ہاتھ دھونا مستحب ہے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُغْسَلَ الْيُمْنٰى قَبْلَ الْيُسْرٰى وَأَجْمَعُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ كَانَ يَتَوَضَّأُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اہل علم کا اجماع ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں سے پہلے دھونا افضل ہے، نیز اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو فرماتے تھے۔“

(التّمهيد : 330/14)

❁ مزید فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ مَنْ غَسَلَ يُسْرٰى يَدَيْهِ قَبْلَ يُمْنَاهُ أَنَّهٗ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے (وضو میں) دائیں ہاتھ سے پہلے بایاں دھویا، (اس کا وضو صحیح ہے) اس پر اعادہ نہیں۔“

(التّمهيد : 330/14)

سوال: کیا مرتد کو عمر قید کی سزا دی جا سکتی ہے؟

جواب: مرتد کی سزا قتل ہے، احادیث صحیحہ اور اجماع امت اسی پر دال ہیں، اسے عمر قید یا کوئی اور سزا دینا جائز نہیں۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الْمُرْتَدَّ لَا يُسْبٰى .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ مرتد کو قید کی سزا نہیں دی جائے گی (بلکہ اسے قتل کیا جائے گا)۔“

(شرح النّووي : 204/1)

❁ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً، قَالَ : انْزِلْ، وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوثَقٌ، قَالَ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اجْلِسْ، قَالَ : لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ .

”جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان کے پاس (یمن) تشریف لائے، تو انہوں نے ان کے لیے گدا بچھایا اور کہا: نیچے آیئے، اسی دوران (معاذ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ) ان کے یہاں ایک شخص باندھا ہوا ہے، کہنے لگے: یہ کیا؟ عرض کیا: یہ یہودی تھا، مسلمان ہوا، پھر (مرتد ہوکر) یہودی ہو گیا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: (سواری سے) نیچے تو آیئے، تو معاذ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: جب تک اس مرتد کو قتل نہیں کیا جاتا، بیٹھوں گا نہیں، یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔“

(صحيح البخاري : 6923، صحيح مسلم : 1733)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ وُجُوبُ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى قَتْلِهٖ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ مرتد کو قتل کرنا واجب ہے، اسے قتل کرنے پر اہل علم کا اجماع ہے۔“

(شرح النّووي : 208/12)

❁ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

الْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ يَجِبُ قَتْلُ الْمُرْتَدِّ، وَهُوَ إِجْمَاعٌ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ مرتد کو قتل کرنا واجب ہے، یہ اجماعی مسئلہ ہے۔“

(سُبُل السّلام : 383/2)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(سوال): نیند سے جاگا، تو کپڑوں پر انزال ہونے کے نشانات تھے، مگر اسے شعور نہیں کہ احتلام ہوا ہے یا نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): کپڑوں پر منی کے نشانات ہوں، تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ اس نے احتلام محسوس کیا ہو یا نہ کیا ہو، کیونکہ کپڑوں پر نشانات دلیل ہیں کہ اسے احتلام ہوا ہے۔

❀ زبید بن صلت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَظَرْنَا، فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُرَانِي إِلَّا وَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ، قَالَ: فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهٖ، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، وَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَمَا ارْتَفَعَ الضُّحٰى مُتَمَكِّنًا.

”میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ (کسی سفر پر) نکلا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حالت جنابت میں نماز پڑھا دی اور غسل نہیں کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں محتلم ہو چکا ہوں، میں نے آپ کو بغیر غسل کیے نماز پڑھا دی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا، کپڑے میں جہاں پر نشان نظر آئے، اسے دھو لیا اور (جہاں شک تھا، مگر) کچھ نظر نہیں آیا، وہاں چھینٹے مار دیے، اذان اور اقامت کہی اور طلوع آفتاب کے بعد سواری سے اتر کر (دوبارہ) نماز ادا کی۔“

(موطأ الإمام مالك: 49/1، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي: 2364، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلٰى أَنَّ مَنِ اسْتَيْقَظَ وَوَجَدَ الْمَنِيَّ وَلَمْ يَرَ احْتِلَامًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ .

”امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نیند سے بیدار ہوا اور اس نے منی کے نشانات پائے، مگر اسے احتلام یاد نہیں، تو اس پر غسل واجب ہے۔“

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 195/2)

سوال: کیا جانور ذبح کرتے وقت نیت کی جائے گی؟

جواب: ذبح عبادت ہے اور ہر عبادت کے لیے نیت شرط ہے۔ ذبح کے وقت نیت ہونی چاہیے کہ اللہ کے نام پر ذبح کیا جا رہا ہے۔

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

هِيَ فَرْضٌ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ .

”اُمت کا اجماع ہے کہ (ذبح کے وقت) نیت کرنا فرض ہے۔“

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 203/5)

سوال: کیا شوہر اپنے ذاتی کام کے لیے بیوی سے خدمت لے سکتا ہے؟

جواب: شوہر حسب ضرورت اور حسب استطاعت بیوی سے اپنی ذاتی خدمت لے سکتا ہے، بشرطیکہ بیوی رضا مند ہو، کتاب وسنت کے عمومی دلائل سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهٗ إِلَيَّ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهٗ، وَأَنَا حَائِضٌ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحالت اعتکاف (مسجد سے) میری طرف اپنا سر مبارک نکالتے، تو میں بحالت حیض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیتی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(صحیح البخاري : 299، صحیح مسلم : 297)

❁ اس حدیث کے تحت حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ جَوَازُ اسْتِخْدَامِ الزَّوْجَةِ فِي الْغَسْلِ وَالطَّبْخِ وَالْخَبْزِ وَغَيْرِهَا بِرِضَاهَا وَعَلٰى هٰذَا تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ السُّنَّةِ وَعَمَلِ السَّلَفِ وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ بیوی کی رضا مندی کے ساتھ اس سے سر وغیرہ دھونے، کھانا بنانے، روٹی پکانے اور دیگر اُمور میں خدمت لی جا سکتی ہے، احادیث کے دلائل، سلف کا عمل اور اُمت کا اجماع اس پر بہت واضح ہے۔''

(شرح النّووي : 208/3)

سوال: ایک نیکی کے لیے رمضان کے مہینے کو اس لیے خاص کرنا کہ اس میں زیادہ ثواب ملے گا، کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ یقیناً ماہِ رمضان کی فضیلت ہے، اس میں عمل صالح کا ثواب بڑھ جاتا ہے، البتہ اس عمل کو ماہِ رمضان کے ساتھ خاص نہ کرے۔

سوال: عرفہ کا دن جمعہ کو آیا، تو کیا اس دن روزہ رکھا جائے گا؟

جواب: وہ روزہ رکھے گا، کیونکہ اگر چہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، مگر وہ جمعہ کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ رہا، بلکہ عرفہ کی وجہ سے روزہ رکھ رہا ہے، لہٰذا اگر نو ذو الحجہ جمعہ کے دن آجائے، تو روزہ رکھا جائے گا۔

سوال: عمرہ کی ادائیگی کے لیے مہینے کی ستائیس تاریخ کو خاص کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں، وقت، جگہ یا دن کی تخصیص کرنا شریعت کا وظیفہ ہے، جس کام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادائیگی کے لیے شریعت نے تاریخ کو خاص نہیں کیا، اسے کسی تاریخ کے ساتھ خاص کرنا اسے بدعت بنا دیتا ہے، ایسے عمل سے اجتناب ضروری ہے۔ شریعت نے مہینے کی ستائیس تاریخ کو عمرہ کے لیے ضروری یا مستحب قرار نہیں دیا، لہٰذا اسے خاص کرنا ممنوع ہے۔

سوال: ایک شخص نے حج افراد کا احرام باندھا، کیا وہ حرم میں آ کر اسے حج قران میں تبدیل کر سکتا ہے؟

جواب: تبدیل نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا کسی کی طرف سے طواف کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کسی کی طرف سے طواف نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: جو بیماری کی وجہ سے دوران حج طواف نہ کر سکتا ہو، کیا اس کی طرف سے طواف کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اس کی طرف سے طواف نہیں کیا جا سکتا، البتہ اسے اٹھا کر یا ویل چیئر وغیرہ کے ذریعے طواف کرایا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا استحاضہ والی عورت سجدہ تلاوت کرے گی؟

جواب: استحاضہ ایک بیماری ہے، یہ حیض نہیں، مستحاضہ پاک ہوتی ہے، اس کے تمام احکام وہی ہیں، جو عام عورت کے ہیں۔ احادیث صحیحہ اور اجماع اُمت اس پر دلیل ہیں۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالِاعْتِكَافُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمَسُّ الْمُصْحَفِ وَحَمْلُهُ وَسُجُودُ التِّلَاوَةِ وَسُجُودُ الشُّكْرِ وَوُجُوبُ الْعِبَادَاتِ عَلَيْهَا فَهِيَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ كَالطَّاهِرَةِ وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”نماز، روزہ، اعتکاف، تلاوت قرآن، مصحف کو چھونے اور اُٹھانے، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر اور واجب عبادات میں مستحاضہ کا حکم پاک عورت کی طرح ہے،اس پر اجماع ہے۔“

(شرح النّووي : 17/4)

❁ نیز علامہ ابن العطار رحمہ اللہ (۷۲۴ھ) نے بھی اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

(العُدّة في شرح العُمدة :264/1)

سوال: کتوں کے ذریعے چوری پکڑنا کیسا ہے؟

جواب: کتوں کے ذریعے چوری پکڑنا ممکن ہو،تو درست ہے،مگر اس ذریعہ کو قطعی نہ سمجھا جائے، بلکہ دیگر قرائن کو ملاحظہ کیے جائیں۔

سوال: ایک آدمی نے سانڈ پال رکھا ہے،لوگ جفتی کے لیے بھینسیں لے کر آتے ہیں،جفتی کراتے ہیں اور مالک کو کچھ رقم دے دیتے ہیں،اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سانڈ کی جفتی کو کاروبار بنانا ممنوع ہے، قیمت طے کر کے کمائی کرنا حرام ہے،البتہ اگر بغیر شرط کوئی شخص ہدیۃً دے دے،تو لینے میں کوئی حرج نہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی پر اُجرت لینے سے منع فرمایا۔“

(صحيح البخاري : 2284)

سوال: کیا حق مہر میں صحیح بخاری یا صحیح مسلم دی جا سکتی ہے؟

جواب: حق مہر میں کوئی بھی چیز دی جا سکتی ہے، حدیث کی کتاب حق مہر میں دینا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے۔

سوال: بیوی نے خلع لیا، ابھی عدت میں ہے، کیا اسی شوہر سے دوران عدت نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: دوران عدت خلع والی عورت کا نکاح پہلے خاوند سے جائز ہے۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا عَلٰى أَنَّهٗ جَائِزٌ لِلْمُخْتَلِعِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ خلع دینے والا مرد دوبارہ اسی عورت سے دوران عدت نکاح کر سکتا ہے۔''

(الاستذکار : 83/6)

سوال: کیا نکاح وطلاق کے لیے حاکم وقت کی منظوری ضروری ہے؟

جواب: شریعت کی نظر میں نکاح وطلاق کے لیے حاکم وقت وغیرہ کی منظوری ضروری نہیں، اس کے بغیر بھی نکاح اور طلاق منعقد ہو جاتے ہیں، البتہ ریاست کے قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے نکاح اور طلاق کا حکومتی ریکارڈ میں اندراج کرانا چاہیے۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ النِّكَاحَ وَالطَّلَاقَ يَجُوزُ دُونَ السُّلْطَانِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ نکاح وطلاق حاکم کے بغیر بھی جائز ہیں۔''

(الاستذکار : 85/6)

سوال: کیا عورت ڈرائیور کے ساتھ اکیلے گاڑی میں سفر کر سکتی ہے؟

جواب: نہیں کر سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: استغفار کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: استغفار کے بے شمار فضائل کتاب وسنت میں وارد ہیں۔

قرآنی آیات:

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾(غافر : ٥٥)

”صبر کیجئے! اللہ کا وعدہ سچا ہے، اپنے گناہوں کی معافی مانگئے، صبح وشام پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہیے۔“

❁ نیز فرمایا:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ﴾(محمّد : ١٩)

”جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی اور اللہ تم سب کے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے خوب واقف ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾(النّساء : ١٠٦)

''اللہ سے بخشش مانگئے، اللہ خوب بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾(آل عمران : ١٣٥)

''(مومن) جب کوئی گناہ یا بُرائی کر بیٹھتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ یہ لوگ اپنے گناہوں پر مصر نہیں رہتے۔''

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾(النّساء : ١١٠)

''جو بُرا کام کر بیٹھے یا اپنی جان پر ظلم کرلے، پھر اللہ سے بخشش مانگے، تو اللہ کو خوب بخشنے والا اور بڑا مہربان پائے گا۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾(هود : ٣)

''اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس سے توبہ کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نیز فرمایا:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾(نوح: ١٠)

’’اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔‘‘

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾(هود: ٥٢)

’’اے قوم! پروردگار سے بخشش مانگو، اس سے توبہ کرو، وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت بڑھائے گا، دیکھو مجرم بن کر روگردانی نہ کرو۔‘‘

احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام:

① سیدنا اغر مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.

’’میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔‘‘

(صحيح مسلم: 2702)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً.

’’اللہ کی قسم! میں دن میں ستر سے زائد مرتبہ اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔‘‘

(صحيح البخاري: 6307)

③ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بہترین دُعائے استغفار یہ ہے، جو شام کے وقت اسے یقین کے ساتھ پڑھے اور فوت ہو جائے، تو جنتی ہے، صبح کو پڑھے اور اسی دن فوت ہو جائے، تو بھی جنتی ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ.

”اللہ! تُو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تُو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی معترف ہوں۔ مجھے معاف فرما، صرف تو ہی معاف کرسکتا ہے، ان برائیوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جن کا میں مرتکب ہوا ہوں۔“

(صحيح البخاري : 6323)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر آپ گناہ نہ کریں، تو اللہ آپ کو اس دنیا سے لے جائے اور ایک دوسری قوم لے آئے، جو گناہ کریں، پھر اللہ سے معافی مانگیں اور وہ انہیں معاف کردے۔“

(صحيح مسلم : 2749)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑤ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طُوبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا .

''جس کے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت ہوئی، اسے مبارک ہو۔''

(سنن ابن ماجه : 3818، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو تین بار یہ دعا پڑھے، اسے بخشش دیا جاتا ہے، خواہ وہ میدان جنگ سے فرار ہوا ہو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَاَتُوبُ إِلَيْهِ .

''میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، میں اس کے دربار میں توبہ کرتا ہوں۔

(المستدرك للحاكم : 2/117، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

سوال: عورت کا حیض ختم ہو چکا ہے، مگر اس نے ابھی غسل نہیں کیا، تو کیا وہ غسل سے پہلے روزہ رکھ سکتی ہے؟

جواب: رکھ سکتی ہے، کیونکہ اس کا حیض ختم ہو چکا ہے، اسے طہارت حاصل ہو چکی ہے، البتہ نماز وغیرہ کے لیے غسل ضروری ہے۔

سوال: کیا بے جان اشیا کو برا بھلا کہنا جائز ہے؟

جواب: کسی بھی شے کو بلا وجہ برا بھلا کہنا جائز نہیں۔

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آندھی کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند عبد بن حُميد : 167؛ عَمَل اليوم واللّيلة للنّسائي : 937؛ وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ایک صحابیہ نے بخار کو برا بھلا کہا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

”بخار کو برا نہ کہیے، یہ تو انسان کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔“

(صحیح مسلم: 2575)

سوال: جس علاقہ میں ہوٹل نہ ہو، کیا وہاں مہمان کی ضیافت ضروری نہیں؟

جواب: استطاعت کے مطابق مہمان کی ضیافت ضروری ہے، خواہ ہوٹل ہو یا نہ ہو۔

سوال: جس شخص کو خطرناک مرض لاحق ہو، کیا اس کی بھی تیمارداری کی جائے گی؟

جواب: اگر ڈاکٹر اجازت دیں، تو اس کی بھی تیمارداری کی جا سکتی ہے۔

سوال: کیا جمائی کے بعد تعوذ پڑھنا درست ہے؟

جواب: جمائی کے بعد تعوذ مشروع نہیں، البتہ کوئی پڑھ لے، تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَمَّا التَّثَاؤُبُ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

”جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جمائی آئے، تو اسے روکنے کی حتی المقدور کوشش کریں، جب کوئی جمائی لیتا ہے، تو شیطان ہنستا ہے۔“

(صحیح البخاري: 6223)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: جوتا الٹا پڑا ہے، کیا اسے سیدھا کرنا مشروع ہے؟

جواب: اس بارے میں کچھ ثابت نہیں، البتہ ادب یہ ہے کہ جوتا سیدھا کر دیا جائے۔

سوال: کیا لوگوں کے سامنے اپنی حسنات کو بیان کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کسی با مقصد ضرورت کے تحت ایسا کرنا جائز ہے۔ اس پر کئی عمومی دلائل موجود ہیں۔

سوال: کیا بغیر علم کے خوابوں کی تعبیر کرنا جائز ہے؟

جواب: خوابوں کی تعبیر کرنا ایک مستقل علم ہے، اس میں احتیاط چاہیے، لہٰذا بغیر علم خوابوں کی تعبیر کرنا گناہ ہے۔

سوال: جس امام نے جمعہ کی نماز پڑھائی، اسے بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے نجس کپڑوں میں نماز پڑھا دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسے اعادہ کی ضرورت نہیں، اس کی نماز صحیح ہے۔

❀ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ، فَصَلَّى النَّاسُ فِي نِعَالِهِمْ، ثُمَّ أَلْقٰى نَعْلَيْهِ، فَأَلْقَى النَّاسُ نِعَالَهُمْ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى إِلْقَاءِ نِعَالِكُمْ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْنَاكَ فَعَلْتَ فَفَعَلْنَا، قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ أَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا أَذًى، فَإِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأٰى فِي نَعْلَيْهِ أَذًى، وَإِلَّا فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”رسول کریم ﷺ نے جوتے پہن کر نماز پڑھائی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی جوتوں سمیت نماز ادا کی، پھر دوران نماز نبی کریم ﷺ نے جوتے اتار دیئے، یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی جوتے اتار دیے، نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کو دیکھا، تو اتار دیے، فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا تھا کہ جوتا نجاست آلود ہے۔ لہٰذا آپ مسجد آنے سے قبل جوتا دیکھ لیا کریں، اس میں نجاست ہو، تو اتار دیا کریں، ورنہ اسی میں نماز ادا کر لیا کریں۔“

(مسند الطّيالسي، ص 286، مسند الإمام أحمد : 20/3، سنن أبي داوٗد : 650، مسند ابن حميد : 880، مسند أبي يعلى : 1194، السنن الكبرٰى : 406/2، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۱۰۱۷) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ (۲۱۸۵) نے ”صحیح“ کہا ہے، حافظ حاکم رحمہ اللہ (۱/۲۶۰) نے اس کو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام : ۱/۳۱۹)

نبی کریم ﷺ نے جتنی نماز نجس جوتے میں پڑھائی، اسے نہیں لوٹایا، بلکہ اسے صحیح قرار دیا، لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص نجس کپڑوں میں نماز پڑھا دے، تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز صحیح ہے۔

البتہ اگر وضو یا غسل کے بغیر نماز پڑھا دی، تو امام دوبارہ نماز پڑھے، مگر مقتدیوں کی نماز درست اور صحیح ہے، انہیں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

سوال: ایک امام نے بغیر وضو کے نماز جمعہ پڑھا دی، یاد آنے پر کیا کرے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: بغیر وضو کے نماز پڑھا دی، تو مقتدیوں کی نماز درست ہے، البتہ امام پر اعادہ ضروری ہے، اس صورت میں وہ نماز ظہر کی چار رکعت ادا کرے گا، نہ کہ جمعہ کی دو۔

سوال: ایک شخص نے ایک رکعت وتر کی نیت کی اور بھول کر دو رکعت ادا کر لیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ سجدہ سہو کر لے، اس کی نماز صحیح ہے۔ زائد رکعت اور سہو کے دو سجدے اس کے لیے دو نوافل بن جائیں گے۔

سوال: جس نے ایک رکعت میں دو مرتبہ سورت فاتحہ پڑھ لی، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔ اس کی نماز صحیح ہے، اس پر سجدہ سہو نہیں۔

سوال: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے، بچہ اوپر چڑھ گیا، بچہ کے متعلق یقین ہے کہ اس کے کپڑے ناپاک ہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بچے کو نیچے اتار دے اور نماز جاری رکھے۔

سوال: بچے پر روزہ کب فرض ہوگا؟

جواب: جب اس میں بلوغت کی کوئی نشانی ظاہر ہو جائے یا پندرہ سال کا ہو جائے۔

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

اَلْاِحْتِلَامُ وَالْإِنْبَاتُ وَاسْتِكْمَالُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حَدٌّ لِّلْبُلُوغِ، الَّذِي يَجِبُ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، بِوُجُودِ أَيِّ وَاحِدَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ كَانَ مَوْجُودَةً، الْفَرَائِضُ وَالْحُدُودُ، وَفِي الْمَرْأَةِ خَصْلَةٌ رَابِعَةٌ تَجِبُ بِوُجُودِهَا فِيهَا عَلَيْهَا الْفَرَائِضُ، وَهِيَ الْحَيْضُ، وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ بِوُجُودِ الْحَيْضِ فِي الْمَرْأَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَجِبُ الْفَرَائِضُ .

''احتلام، زیر ناف بال اور پندرہ سال عمر مرد اور عورت کی بلوغت کی نشانی ہے، ان میں سے جو بھی علامت پائی جائے، فرائض و حدود کو واجب کر دے گی۔ البتہ عورت کی چوتھی علامت بلوغ ماہواری ہے۔ اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت کو ماہواری آئے، تو اس پر فرائض کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔''

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف : 388/4)

سوال: کیا روزہ دار خوشبو کی دھونی لے سکتا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: کسی دینی یا دنیاوی نقصان سے بچنے کے لیے کسی مسلمان سے قطع تعلقی کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسلمان سے تین دن سے زائد قطع تعلقی حرام ہے، البتہ اگر کسی مسلمان سے دینی یا دنیاوی نقصان کا اندیشہ ہو اور سمجھانے کے باوجود وہ نہ سمجھے، تو اس سے تب تک قطع تعلقی جائز ہے، جب تک وہ بھلائی پر نہ آ جائے۔

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوزُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ يَخَافُ مِنْ مُكَالَمَتِهٖ وَصِلَتِهٖ مَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ دِينَهٗ أَوْ يُوَلِّدُ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ مَضَرَّةً فِي دِينِهٖ أَوْ دُنْيَاهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فَقَدْ رُخِّصَ لَهٗ فِي مُجَانَبَتِهٖ وَبُعْدِهٖ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ کسی مسلمان کے لیے اپنے (مسلمان) بھائی سے تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دن سے زائد قطع تعلقی جائز نہیں، البتہ اگر اسے اپنے بھائی سے بول چال رکھنے یا تعلق داری سے خدشہ ہو کہ وہ اس کے دین میں فساد کا باعث بنے گا یا اس کے دین یا دنیا میں نقصان کا باعث بنے گا، تو اس صورت میں اس سے بائیکاٹ اور دوری اختیار کرنا جائز ہے۔''

(التّمهيد : 127/6)

سوال: کیا احرام میں عورت چہرہ ڈھانپے گی؟

جواب: عورت کے لیے اجنبی مردوں سے چہرہ ڈھانپنا فرض ہے۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ لَهَا أَنْ تَسْدِلَ الثَّوْبَ عَلٰى وَجْهِهَا مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا سَدْلًا خَفِيفًا تَسْتَتِرُ بِهٖ عَنْ نَظْرِ الرِّجَالِ إِلَيْهَا .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت (حالت احرام میں) چہرے پر سر کے اوپر سے معمولی کپڑا لٹکائے گی، تا کہ مردوں کے دیکھنے سے پردہ ہو سکے۔''

(التمهيد : 108/15، الإقناع لابن القطان : 1458)

سوال: دم کرتے ہوئے تھتکارنا کیسا ہے؟

جواب: دم کرتے ہوئے تھتکارنا جائز ہے۔ کئی احادیث سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے، نیز اس کے جواز پر اہل علم کا اجماع ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهٗ .

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹتے، تو اپنے مبارک ہاتھوں پر تھتکارتے، معوذات (سورت اخلاص، فلق اور ناس) پڑھتے اور دونوں ہاتھ جسم پر پھیرتے۔“

(صحيح البخاري : 6319)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا : ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

”رات بستر پر لیٹتے وقت نبی کریم ﷺ اپنی ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان میں تھتکارتے اور سورت اخلاص، سورت فلق اور سورت ناس پڑھ کر اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوسکتا، پھیرتے۔ آپ ﷺ سر سے ہاتھ پھیرنا شروع کرتے، پھر چہرے اور سامنے کے بدن پر پھیرتے، یہ عمل تین دفعہ دہراتے۔“

(صحيح البخاري : 5017)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے، تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر تھتکارتے۔ جب آپ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی، تو میں معوذات پڑھ کر آپ ﷺ پر پھونکتی اور برکت کے لیے آپ کا دست مبارک آپ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔“

(صحيح البخاري : 5016؛ صحيح مسلم : 2192)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰی جَوَازِہٖ.

''اس (دم میں تھتکارنے) کے جواز پر اہل علم کا اجماع ہے۔''

(شرح النّووي : 182/14)

سوال: کیا غسل حیض کے وقت حیض والے کپڑے تبدیل کرنا بھی ضروری ہے؟

جواب: اگر حیض کا خون کپڑوں پر نہیں لگا، تو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔

سوال: جس عورت نے پچھلے رمضان کی قضا نہیں دی اور اگلا رمضان شروع ہو گیا، تو وہ کیا کرے؟

جواب: رمضان کے روزوں کی قضا اگلے رمضان سے پہلے پہلے دینا ضروری ہے، اس سے تجاوز جائز نہیں، لہٰذا جس نے اگلے رمضان تک روزوں کی قضا نہیں دی، اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور رمضان گزرنے کے بعد دونوں مہینوں کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا دے۔

سوال: اگر حاملہ کو بچے کی ولادت سے ایک دو دن پہلے خون آئے، تو کیا وہ اس دوران نماز روزہ کرے گی؟

جواب: یہ دمِ فاسد ہے، عورت بدستور پاک ہے، نماز روزہ جاری رکھے گی۔

سوال: تندور میں اوپلے جلا کر روٹیاں لگانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، کیونکہ حلال جانوروں کا بول و براز پاک ہے۔

سوال: کیا یہ کہنا درست ہے کہ فلاں علاقہ میں سب سے زیادہ فتنے ہیں؟

جواب: یہ کہنا جائز ہے کہ فلاں علاقہ میں فتنے سب سے زیادہ ہیں۔ خود رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے اس کی نشاندہی کی ہے اور نجد عراق کو فتنوں کی آماجگاہ قرار دیا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ، يَؤُمُّ الْعِرَاقَ هَا! إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔آپ اپنے ہاتھ مبارک کے ساتھ عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: خبردار! فتنہ یہیں سے نمودار ہوگا، خبردار! فتنہ یہیں سے نمودار ہوگا، خبردار! فتنہ یہیں سے نمودار ہوگا اور یہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔“

(مسند الإمام أحمد: 143/2، ح: 6302، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَكَّتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَفِي عِرَاقِنَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ: فِيهَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

”یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینہ کو بابرکت بنا دے، ہمارے لیے ہمارے مکہ کو بابرکت بنا دے، ہمارے لیے ہمارے شام کو بابرکت بنا دے، ہمارے لیے ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے، ہمارے صاع (قریباً 2.099 کلوگرام کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیمانہ) اور مد (تقریباً 524.88 گرام کا پیمانہ) میں برکت دے۔ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق کے بارے میں بھی دُعا فرمائیے، آپ ﷺ نے اس کی طرف التفات نہ کرتے ہوئے فرمایا: وہاں تو زلزلے اور فتنے بپا ہوں گے۔ وہیں پر شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔"

(مسند الشامیّین للطّبراني : 1276، المَعرِفة والتّاریخ للفَسوي : 2/747-748، المخلّصیّات : 2/196، ح : 1341، حلیة الأولیاء لأبي نُعَیم الأصبهاني : 6/133، تاریخ ابن عساکر : 1/131، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَفِي مُدِّنَا، فَرَدَّدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَلِعِرَاقِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِهَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَمِنْهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .

"اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع اور مد میں برکت دے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ ایک شخص نے کہا: ہمارے عراق کے لیے بھی دُعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو زلزلوں اور فتنوں کی سرزمین ہے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔"

(المُعجم الکبیر للطّبراني : 12/384، ح : 13422، المَعرِفة والتّاریخ للفَسوي : 2/747، مسند البزّار : 5881، حلیة الأولیاء لأبي نعیم : 6/133، وسندهٗ صحیحٌ)

سوال: جس علاقہ میں فتنے زیادہ ہوں، کیا وہاں عبادت کا اجر زیادہ ہوتا ہے۔

جواب: کئی احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ فتنہ کے وقت عبادت کا اجر بڑھ جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ .

”فتنوں میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے مترادف ہے۔“

(صحيح مسلم : 2948)

❁ سیدنا ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ، وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ .

”آپ کے بعد ایک ایسا دور آنے والا ہے، جس میں صبر کرنا آگ کا انگارہ پکڑنے کے مترادف ہے، ایک عامل کا اجر پچاس افراد کے برابر ہوگا، عمل سب کا ایک ہی ہوگا۔ پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول! پچاس افراد ہم میں سے یا ان میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ (صحابہ) میں سے۔“

(سنن أبي داؤد : 4341، سنن ابن ماجه : 4014، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: کیا سخت فتنوں کے دور میں موت کی تمنا کرنا جائز ہے؟

جواب: پریشانی سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے، البتہ دین میں فساد کا اندیشہ ہو، تو بایں الفاظ تمنا کی جاسکتی ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کریں، کرنی ہی ہو، تو یوں کہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي .

''اللہ! جب تک زندگی بہتر ہو، مجھے زندہ رکھنا اور جب موت بہتر ہو، مجھے اپنے پاس بلا لینا۔''

(صحيح البخاري :5671؛ صحيح مسلم : 2680)

اہل علم کہتے ہیں، موت طلب کرنے کی یہ صورت تب تو درست ہو گی، جب کوئی تکلیف یا پریشانی ہو، البتہ اس وجہ سے موت کی تمنا کرنا کہ زمانہ بگڑ چکا ہے، دین کو خطرہ لاحق ہے یا فتنے کا اندیشہ ہے، تو یہ درست نہیں، واللہ اعلم!

سوال: جس نے نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے کسی فتنے کا انکار کر دیا اور کہا کہ فلاں فتنہ اس امت میں رونما نہیں ہو سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے جن فتنوں کی نشاندہی کی ہے، وہ لامحالہ واقع ہوں گے، کیونکہ ان کی بنیاد وحی الٰہی ہے، لہٰذا جس نے جان بوجھ کر کسی ثابت فتنہ کا انکار کیا، اس نے وحی کا انکار کیا، جو کہ کفر ہے۔

سوال: چیز کی قیمت بتانے کا زیادہ حق کسے ہے، بیچنے والے کو یا خریدار کو؟

جواب: کسی چیز کی قیمت بتانے کا زیادہ حق بیچنے والے کو حاصل ہے، کیونکہ وہ چیز اس کی ملکیت ہے۔

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ الْأُمَّةِ أَنَّ صَاحِبَ السِّلْعَةِ أَحَقُّ النَّاسِ بِالسَّوْمِ فِي سِلْعَتِهِ، وَأَوْلٰى بِطَلَبِ الثَّمَنِ فِيهَا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس میں اُمت کا کوئی اختلاف نہیں کہ سامان کا مالک اپنے مال کی قیمت بتانے اور قیمت مانگنے کا زیادہ حق دار ہے۔“

(شرح صحيح البخاري: 235/6)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی فتویٰ ہے۔

(مسائل الإمام أحمد برواية ابن أبي حرب الجرجرائي، ص 56)

سوال: عادل وثقہ راوی اور مجروح راوی کی روایت کا کیا حکم ہے؟

جواب: عادل وثقہ راوی کی روایات صحیح اور مقبول ہیں، تا آنکہ اس کی کسی خاص روایت پر ائمہ علل طعن کر دیں اور مجروح وضعیف راوی کی روایات ضعیف ہیں۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْجَرْحَ وَالْعَدَالَةَ ضِدَّانِ فَمَتٰى كَانَ الرَّجلُ مَجْرُوحًا لَا يُخْرِجُهُ عَنْ حَدِّ الْجَرْحِ إِلَى الْعَدَالَةِ إِلَّا ظُهُورُ أَمَارَاتِ الْعَدَالَةِ عَلَيْهِ فَإِذا كَانَ أَكْثَرُ أَحْوَالِهِ أَمارَاتِ الْعَدَالَةِ صَارَ مِنَ الْعُدُولِ كَذٰلِك كَذَا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ معْرُوفًا بِالْعَدَالَةِ يَكُونُ جَائِزَ الشَّهَادَةِ فَهُوَ كَذٰلِك حَتّٰى يَظْهَرَ مِنْهُ أَمَارَاتُ الْجرْحِ فَإِذَا صَارَ أَكْثَرُ أَحْوَالِهِ أَسْبَابَ الْجرْحِ خَرَجَ عَنْ حَدِّ الْعَدَالَةِ إِلَى الْجرْحِ وَصَارَ فِي عِدَادِ مَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهٗ وَإِنْ كَانَ صَدُوقًا فِيمَا يَقُولُ وَتَبْطُلُ أَخْبَارُهُ الصِّحَاحُ الَّتِي لَمْ يُخَلِّطْ فِيهَا.

”جرح اور عدالت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں، پس جب راوی مجروح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو، تو وہ جرح کی قبیل سے نکل کر عدالت کی قبیل میں تب ہی داخل ہوگا، جب اس پر عدالت کے اسباب ظاہر ہو جائیں، جس میں عدالت کے اکثر اسباب پائے جائیں، وہ عادل ہو جاتا ہے، اسی طرح جب کوئی راوی عدالت میں معروف ہو، تو (روایت حدیث میں) اس کی گواہی قبول ہوگی، تا آنکہ اس میں جرح کے اسباب غالب ہو جائیں، پس جس میں جرح کے اسباب زیادہ ہو جائیں، وہ عدالت کی قبیل سے نکل کر جرح کی قبیل میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کا شمار ان راویوں میں ہوتا ہے، جن کی شہادت قبول نہیں، اگرچہ وہ بات میں سچا ہی کیوں نہ ہو، اس کی وہ صحیح روایات بھی باطل قرار پائیں گی، جن میں اس کا ضعف اثر انداز نہیں ہوا۔''

(کتاب المَجروحین : 3/104)

سوال: کیا فتنوں سے پناہ مانگنا ضروری ہے؟

جواب: فتنوں سے پناہ مانگنا ضروری ہے، ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اسے فتنوں سے پناہ دینے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ نبی کریم ﷺ سے معنوی طور پر متواتر احادیث مروی ہیں، جن میں آپ ﷺ نے مختلف فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔

سوال: کیا درست ہے کہ جس کا عقیدہ جتنا مضبوط ہوگا، وہ اتنا کم فتنوں کا شکار ہوگا؟

جواب: یہ بات درست ہے۔ ایمان کے بل بوتے پر ہی انسان فتنوں کے حوالے سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے اور ان سے بچاؤ اختیار کر سکتا ہے۔

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے اوصاف میں ذکر فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ.

''دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا، یہ لفظ ہر مؤمن پڑھ لے گا، خواہ وہ مؤمن پڑھا لکھا ہو یا اَن پڑھ ہو۔''

(صحیح مسلم : 2934)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَبَيَّنُ لَهُ مَا لَا يَتَبَيَّنُ لِغَيْرِهِ؛ وَلَا سِيَّمَا فِي الْفِتَنِ وَيَنْكَشِفُ لَهُ حَالُ الْكَذَّابِ الْوَضَّاعِ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ مؤمن پر وہ کچھ واضح ہوتا ہے، جو دوسرے پر نہیں ہوتا، خاص کر فتنوں کے وقت، نیز مؤمن کے لیے اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھنے والے کی حالت منکشف ہو جاتی ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 45/20)

❁ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذِهِ الْفِتْنَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ عَرَفَهَا كُلُّ عَالِمٍ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ عَرَفَهَا كُلُّ جَاهِلٍ.

''فتنے جب سر اٹھاتے ہیں، تو اسی وقت ہر (ثقہ) عالم انہیں پہچان لیتا ہے، جبکہ جاہلوں کو فتنے کا علم اس کے ختم ہونے پر ہوتا ہے۔''

(طَبَقات ابن سعد : 165/7، وسندہٗ صحیحٌ)

فتنوں سے بچاؤ کے دو ہی طریقے ہیں؛ علم نبوت اور ایمان۔ ان کے بغیر فتنوں کی پہچان کا کوئی رستہ نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: نماز کا وقت نکل رہا ہے، امام راتب نہیں آیا، تو کیا کوئی دوسرا شخص امام کی اجازت کے بغیر نماز پڑھا سکتا ہے؟

جواب: امام راتب کے لیے تھوڑا بہت انتظار کیا جائے گا، البتہ اگر وہ زیادہ لیٹ ہو اور نماز کا مختار وقت نکل رہا ہو، تو کوئی دوسرا امامت کرا سکتا ہے۔

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

...... أَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى لَهُمْ فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ : أَحْسَنْتُمْ أَوْ قَالَ : قَدْ أَصَبْتُمْ، يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا .

”میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹا، تو ہم نے دیکھا کہ لوگوں نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو امام بنایا ہوا تھا، وہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے جماعت کی ایک رکعت پائی، لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی، پھر جب عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کی، اس دوران صحابہ پریشان تھے اور بکثرت تسبیح (سبحان اللہ) کہہ رہے تھے، پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی، تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آپ نے بہت اچھا کیا۔ یا فرمایا: آپ نے صحیح کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ پر رشک کر رہے تھے کہ انہوں نے نماز کو (اول) وقت پر ادا کیا۔"

(صحيح مسلم : 274)

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ : إِذَا خِيفَ فَوَاتُ وَقْتِ الصَّلَاةِ، أَوْ فَوَاتُ الْوَقْتِ الْمُخْتَارِ مِنْهَا، لَمْ يُنْتَظَرِ الْإِمَامُ وَإِنْ كَانَ فَاضِلًا خَيِّرًا .

"اس حدیث میں یہ فقہی مسئلہ ہے کہ جب نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہو یا مختار وقت گزرنے کا اندیشہ ہو، تو امام (راتب) کا انتظار نہیں کیا جائے گا، خواہ وہ بہت زیادہ بافضیلت اور معزز ہو۔"

(المَسالك : 142/2)

سوال: جو غسل کر رہا ہو، اسے سلام کہنا کیسا ہے؟

جواب: غسل کرنے والے کو سلام کہنا جائز ہے اور اس کا جواب دینا بھی جائز ہے۔

❀ سیدہ اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، قَالَتْ : فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف گئی، میں نے پہنچی، تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے، آپ کی بیٹی نے پردہ کیا ہوا تھا، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا......۔''

(صحيح البخاري : 357، صحيح مسلم : 336)

سوال: ایک شخص کے متعلق مشہور ہے کہ اس کی نظر لگ جاتی ہے، تو کیا ریاست اسے پابند کر سکتی ہے کہ وہ گھر میں ہی رہے اور لوگوں سے میل ملاپ نہ کرے؟

جواب: نظر حق ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ کسی شخص کی نظر بکثرت لگ جائے۔ اگر کسی شخص کے متعلق یقین ہو جائے کہ اس کی نظر لگ جاتی ہے اور کوئی دوسرا حربہ کارگر نہ ہو، تو ریاست اسے پابند کر سکتی ہے کہ وہ گھر سے باہر نہ نکلے اور نہ لوگوں سے ملے، تا کہ لوگ اس کی نظر سے محفوظ رہیں۔ ضرر سے بچنے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔ البتہ اس صورت میں ریاست یا اہل علاقہ کے لیے ضروری ہے کہ اس شخص کے معاش کا بندوبست کرے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ .

''نظر برحق ہے۔''

(صحيح البخاري : 5740، صحيح مسلم : 2187)

❁ اس حدیث کے تحت کئی شراح حدیث نے فرمایا:

إِنَّهُ يَنْبَغِي إِذَا عُرِفَ أَحَدٌ بِالْإِصَابَةِ بِالْعَيْنِ أَنْ يُّجْتَنَبَ وَيُتَحَرَّزَ مِنْهُ وَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ مَنْعُهُ مِنْ مُدَاخَلَةِ النَّاسِ وَيَأْمُرُهُ بِلُزُومِ بَيْتِهِ فَإِنْ كَانَ فَقِيرًا رَزَقَهُ مَا يَكْفِيهِ وَيَكُفُّ أَذَاهُ عَنِ النَّاسِ فَضَرَرُهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَشَدُّ مِنْ ضَرَرِ آكِلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ الَّذِي مَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُولَ الْمَسْجِدِ لِئَلَّا يُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ وَمِنْ ضَرَرِ الْمَجْذُومِ الَّذِي مَنَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَهُ الِاخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ وَمِنْ ضَرَرِ الْمُؤْذِيَاتِ مِنَ الْمَوَاشِي الَّتِي يُؤْمَرُ بِتَغْرِيبِهَا إِلٰى حَيْثُ لَا يَتَأَذّٰى بِهٖ أَحَدٌ، وَهٰذَا الَّذِي قَالَهُ هٰذَا الْقَائِلُ صَحِيحٌ مُتَعَيِّنٌ وَلَا يُعْرَفُ عَنْ غَيْرِهٖ تَصْرِيحٌ بِخِلَافِهٖ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

”جب کسی شخص کے متعلق مشہور ہو کہ اس کی نظر لگ جاتی ہے، تو اس سے اجتناب اور بچاؤ کیا جائے، حاکم (یا علاقہ کے سربراہ) کو چاہیے کہ اس شخص کو لوگوں کے پاس آنے سے منع کرے اور اسے گھر میں ہی رہنے کا حکم دے، اگر وہ حاجت مند ہے، تو اسے بقدر کفایت وظیفہ دے، اس کی اذیت سے لوگوں کو بچائے۔ اس کا ضرر (کچا) لہسن اور پیاز کھانے والے سے زیادہ ہے کہ جسے نبی کریم ﷺ نے مسجد آنے سے منع فرمایا ہے، تاکہ اس (کی بدبو) سے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو، اس کا ضرر اس کوڑھ والے شخص سے بھی بڑا ہے، کہ جسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور بعد کے علما نے میل ملاپ سے منع کیا ہے، نیز اس کا ضرر ان نقصان دہ مویشیوں سے بھی زیادہ ہے، جنہیں ایسی جگہ کی طرف بھگانے کا حکم ہے، جہاں کسی کو اذیت نہ ہو۔ یہ ساری بات بالکل صحیح ہے، کسی اہل علم سے اس کے خلاف کوئی صراحت منقول نہیں، واللہ اعلم!“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(شرح صحيح البخاري لابن بطّال : 431/9، إكمال المُعلِم للقاضي عِياض : 85/7، المُفهِم للقُرطبي : 568/5، شرح النّووي : 173/14، واللّفظ لهٗ، شرح الطّيبي : 2973/9، التّوضيح لابن مُلَقِّن : 403/27، طَرح التّثريب للعِراقي : 199/8)

سوال: قرائے سبعہ (سات قراء) کون کون سے ہیں؟

جواب: قرائے سبعہ سے وہ سات مشہور قاری ہیں، جن کے نام یہ ہیں؛

① نافع بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم ② عبداللہ بن کثیر مولیٰ عمرو کنانی

③ ابوعمرو بن علاء تمیمی ④ عبداللہ بن عامر بن یزید دمشقی

⑤ عاصم بن بہدلہ کوفی ⑥ حمزہ بن حبیب بن عمارہ زیات

⑦ علی بن حمزہ بن عبداللہ ابوالحسن کسائی نحوی

سوال: بعض لوگ درج ذیل آیت سے عدم رفع الیدین ثابت کرتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ......﴾

(النّساء : ۷۷)

”(اے نبی!) کیا آپ نہیں جانتے کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو......۔“

جواب: یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اس کا نماز کے ارکان یا رفع الیدین سے کوئی تعلق نہیں۔ اسے رفع الیدین کے منسوخ ہونے پر بطور دلیل پیش کرنا آیت کی معنوی تحریف اور باطل تاویل ہے، اہل سنت کے کسی مفسر یا محدث نے اس آیت سے عدم رفع الیدین کا اثبات نہیں کیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْجِهَادِ، لَا فِي رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ بِالْكُلِّيَّةِ، فَالتَّمَسُّكُ بِهَا فِي هٰذَا الْمُقَامِ إِغْرَاقٌ فِي النَّزْعِ، وَإِبْعَادٌ فِي النُّجْعَةِ، فَإِنَّهَا لَمْ يَنْزِلْ فِي هٰذَا بِالْكُلِّيَّةِ.

ثُمَّ هِيَ دَالَّةٌ عَلٰى عَدَمِ الرَّفْعِ مُطْلَقًا، فِي الْاِبْتِدَاءِ وَغَيْرِهٖ، فَإِنْ قَالَ: خَرَجَ الْاِبْتِدَاءُ بِمَا وَرَدَ فِيهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ، قُلْنَا: وَكَذٰلِكَ يَخْرُجُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ بِمَا ثَبَتَ فِيهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ.

''یہ آیت کریمہ جہاد کے بارے میں نازل ہوئی، یہ نماز میں رفع الیدین کے متعلق بالکل بھی نازل نہیں ہوئی، لہٰذا اس آیت کو نماز میں عدم رفع الیدین پر دلیل بنانا بے فائدہ اور بے مقصد ہے، کیونکہ یہ آیت رفع الیدین کے بارے میں بالکل بھی نازل نہیں ہوئی۔

پھر (اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ آیت عدم رفع الیدین کے بارے میں ہے، تو) یہ آیت مطلق طور پر ترک رفع الیدین پر دلالت کرتی ہے، جو پہلے والے رفع الیدین کو بھی شامل ہے اور بعد والے کو بھی۔ اگر کوئی کہے کہ پہلے والا رفع الیدین دیگر صحیح احادیث سے خارج ہو گیا، تو ہم کہیں گے کہ بالکل اسی طرح رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کا رفع الیدین بھی صحیح ثابت احادیث سے خارج ہو گیا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(كتاب الأحكام الكبير : 276/3)

سوال: کیا کسی صحابی سے عدم رفع الیدین ثابت ہے؟

جواب: کسی صحابی سے رفع الیدین کا ترک ثابت نہیں، اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

❀ **امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:**

لَمْ يَثْبُتْ مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ .

”کسی ایک بھی صحابی سے رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں۔“

(جُزء رفع اليدين، ص 86)

❀ **نیز فرماتے ہیں:**

لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَهْلِ النَّظَرِ مِمَّنْ أَدْرَكْنَا مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ، وَأَهْلِ الْعِرَاقِ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ زَمَانِهِمْ، فَلَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ عَلِمْنَا فِي تَرْكِ رَفْعِ الْأَيْدِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ .

”ہم نے جو فقہائے کرام حجاز اور عراق میں دیکھے ہیں، ان میں سے امام عبداللہ بن زبیر (حمیدی)، امام علی بن عبداللہ بن جعفر (ابن مدینی)، امام یحیٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بن معین، امام احمد ابن حنبل اور امام اسحاق بن راھویہ رحمہم اللہ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے زمانے کے اہل علم تھے۔ ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات ثابت نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے رفع الیدین چھوڑ دیا ہو۔“

(جُزء رفع الیدین، ص 38)

✿ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَثْبُتْ عَنْ أَحَدِ الصَّحَابَةِ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ .

”کسی ایک بھی صحابی سے ثابت نہیں کہ انہوں نے رفع الیدین چھوڑا ہو۔“

(التّحقیق في مسائل الخِلاف : ۳۳۲/۱)

یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ کسی صحابی سے اس کا ترک باسند صحیح ثابت نہیں۔

صحیح احادیث کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔

✿ علامہ جورقانی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سُنَّةٌ صَحِيحَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”نماز میں رفع الیدین رسول اللہ ﷺ کی صحیح ثابت سنت ہے۔“

(الأباطيل والمَناكير والصّحاح : 20/2)

سوال: جس رکعت میں سورت فاتحہ نہ پڑھی، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، یہ حکم امام، مقتدی اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

منفرد سب کے لیے ہے۔جس رکعت میں سورت فاتحہ نہ پڑھی، وہ رکعت باطل ہے،اس رکعت کودوبارہ پڑھا جائے گا۔

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ إِبْطَالُ الرَّكْعَةِ الَّتِي لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

”اس روایت میں فقہی مسئلہ ہے کہ جس رکعت میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، وہ باطل ہے۔“

(الاستذکار:446/1)

نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَمْرُ بِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ أَمْرُ فَرْضٍ، قَامَتِ الدَّلَالَةُ مِنْ أَخْبَارٍ أُخَرَ عَلٰى صِحَّةِ فَرْضِيَّتِهٖ، ذَكَرْنَاهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا وَالْأَمْرُ بِقِرَاءَ ةِ مَا تَيَسَّرَ غَيْرِ فَرْضٍ، دَلَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى ذٰلِكَ.

”نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کا حکم فرض ہے، دیگر کئی احادیث میں اس کی فرضیت ثابت ہے، جنہیں ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے، جبکہ فاتحہ کے علاوہ قرأت کا حکم فرض نہیں ہے، اجماع اس پر دلیل ہے۔“

(صحیح ابن حبان، تحت الحدیث:1790)

سوال: کیا ثقہ عورت کی بیان کردہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے؟

جواب: ثقہ راوی اور راویہ کی بیان کردہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہ علم یقینی کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فائدہ دیتی ہے۔

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا﴾(الأحزاب : ٣٤)

”(نبی کی بیویو!) اس نعمت کو یاد کرو کہ جو آیات الٰہیہ اور حکمت کی باتیں تمہارے گھر میں تلاوت ہوتی ہے، بلاشبہ اللہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔“

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ قُبُولِ خَبَرِ الْوَاحِدِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الدِّينِ .

”یہ آیت اس بات پر دلالت کناں ہے کہ دین کے مسئلہ میں مرد وعورت ہر دو کی خبر واحد قبول کرنا جائز ہے۔“

(تفسير القرطبي : 184/14)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِيجَابُ الْعَمَلِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثٰى وَعَلٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةُ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَمَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ فَهُوَ عِنْدَ الْجَمِيعِ مُبْتَدِعٌ .

”ثقہ راوی کی بیان کردہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے، خواہ بیان کرنے والا مرد ہو یا عورت۔ اہل سنت فقہا اور محدثین کا یہی مذہب ہے، جس نے اس کی مخالفت کی، وہ سب (اہل علم) کے نزدیک بدعتی ہے۔“

(التّمهيد : 115/5)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سوال: نوافل کے لیے اذان اور اقامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: نوافل کے لیے اذان اور اقامت مشروع نہیں۔اذان پانچ فرض نمازوں کے لیے ہے، کسی نفل نماز کے لیے اذان نہیں۔ ہمارے مطابق عیدین کی نماز اگرچہ فرض ہے، مگر اس میں اذان مسنون نہیں۔

نوافل کے لیے اعلان کیا جا سکتا ہے، مگر اس کے لیے اذان یا اقامت کہنا ثابت نہیں، عہد نبوی، عہد صحابہ اور بعد کے زمانوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

❀ علامہ ابن بطال رضی اللہ عنہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

إِجْمَاعُ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى أَنَّ النَّافِلَةَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا أَذَانَ لَهَا .

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ دن رات کے نوافل کیلئے کوئی اذان نہیں۔“

(شرح البخاري : 251/2، الاستذكار : 405/1، التّمهيد لابن عبد البر : 108/8)

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنْ لَا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ فِي النَّافِلَةِ فَأَغْنٰى عَنِ الْكَلَامِ فِي ذٰلِكَ .

”بلاشبہ اہل علم کا اجماع ہے کہ نوافل میں نہ اذان ہے، نہ اقامت، لہٰذا اس مسئلہ میں مزید گفتگو کی ضرورت نہیں۔“

(التّمهيد : 108/8)

سوال: جس مسئلہ میں صحیح حدیث موجود ہو، اس میں قیاس کرنا کیسا ہے؟

جواب: صحیح حدیث کی موجودگی میں قیاس کرنا درست نہیں، بالخصوص جب قیاس صحیح حدیث کے مخالف ہو۔ یہ اہل بدعت کا وطیرہ ہے۔ قیاس وہاں جائز ہے، جب کسی مسئلہ میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن، حدیث، آثار صحابہ اور اجماع اُمت میں سے کوئی نص نہ ہو۔ نص کی موجودگی میں قیاس باطل ہے۔

❁ عبد خیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَمْسَحُ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ، وَيَقُولُ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى ظُهُورِهِمَا، لَظَنَنْتُ أَنَّ بُطُونَهُمَا أَحَقُّ.

''میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پاؤں کے اوپر والی جانب مسح کرتے دیکھا۔ فرما رہے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر مسح کرتے نہ دیکھتا، تو سمجھتا کہ پاؤں کی نچلی جانب مسح کی زیادہ مستحق ہے۔''

(مسند الحميدي: 26/1، ح: 47، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ یہ باور کرا رہے ہیں کہ حدیث رسول کی موجودگی میں رائے اور قیاس کو ترک کیا جائے گا، کیونکہ قیاس اور رائے کا تقاضا تھا کہ پاؤں کی نچلی جانب مسح کیا جائے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پاؤں کی اوپر والی جانب مسح کرنے کا تھا، اس لیے اپنی رائے کو ترک کر دیا اور سنت کو مقدم رکھا۔

دین کے تمام اُمور میں اسی اصول کو اپنایا جائے گا۔ ہر عمل کی بنیاد اصل یعنی وحی پر رکھی جائے گی اور اس کی موجودگی میں رائے اور قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْقِيَاسَ لَا يُسْتَعْمَلُ مَعَ وُجُودِ الْخَبَرِ وَصِحَّتِهِ وَأَنَّ الرَّأْيَ لَا مَدْخَلَ لَهُ فِي الْعِلْمِ مَعَ ثُبُوتِ السُّنَّةِ بِخِلَافِهِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”صحیح حدیث کی موجودگی میں قیاس نہیں کیا جائے گا، علم میں رائے کا کوئی دخل نہیں، جب اس کے خلاف حدیث ثابت ہو۔“

(التّمهيد : 121/12)

❁ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ .

”(نص کے مقابلہ میں) سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 86/14، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: لنڈے کے کپڑے استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: لنڈے کے کپڑے دھو کر استعمال کرنا جائز ہے۔ اہل کفر اور اہل شرک کی اشیا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔“

(صحيح البخاري : 363، صحيح مسلم : 274)

❁ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ : إِبَاحَةُ لُبْسِ ثِيَابِ الْمُشْرِكِينَ؛ لِأَنَّ الشَّامَ كَانَتْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ دَارَ كُفْرٍ .

”اس حدیث میں یہ فقہ ہے کہ مشرکین کے کپڑے پہننا مباح ہے، کیونکہ اس وقت شام دار کفر تھا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(شرح صحيح البخاري : 25/2)

✿ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

جَوَازُ الصَّلَاةِ فِيمَا يُجْلَبُ مِنْ بِلَادِ الْمُشْرِكِينَ مِنْ ثِيَابِهِمْ .

”ان کپڑوں میں نماز جائز ہے، جو اہل شرک کے علاقوں سے لائے گئے ہوں۔“

(فتح الباري لابن رجب : 378/2)

سوال: کیا ظہر وعصر میں مقتدی فاتحہ کے علاوہ بھی قرأت کرسکتا ہے؟

جواب: ظہر اور عصر میں مقتدی فاتحہ کے علاوہ بھی قرأت کرسکتا ہے۔

✿ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : أَيُّكُمْ قَرَأَ ـأَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُـ فَقَالَ رَجُلٌ : أَنَا، فَقَالَ : قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا .

”رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے، تو ایک آدمی آپ ﷺ کے پیچھے (قدرے بلند آواز سے) سورت اعلیٰ کی قرأت کرنے لگا، جب آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا، تو پوچھا: آپ میں سے کون (اونچی) قرأت کر رہا تھا؟ ایک شخص کہنے لگا: میں، فرمایا: میں بھی سمجھ رہا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے قرأت کھینچ رہا ہے۔“

(صحيح مسلم : 398)

یہ حدیث دلیل ہے کہ ظہر وعصر میں مقتدی سورت فاتحہ کے علاوہ بھی قرأت کرسکتا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، البتہ اونچی قراءت نہیں کرے گا۔ نبی کریم ﷺ نے صحابی کو قراءت کرنے سے منع نہیں کیا، بلکہ برقرار رکھا، البتہ اونچی آواز سے قراءت کرنے پر کراہت کا اظہار کیا۔

اہل علم نے اس حدیث کو امام کے پیچھے اونچی قراءت کرنے کے ضمن میں پیش کیا ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''ہم (صحابہ) ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ اور مزید کوئی سورت پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔''

(سنن ابن ماجه : 843، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(كتاب الأحكام الكبير : 479/2)

❁ اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 219/1، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 2942، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ أَوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْصِتُ؟ قَالَ : بَلْ أَنْصِتْ فَإِنَّهٗ يَكْفِيكَ .

''ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں یا خاموش رہوں؟ فرمایا: خاموش رہیے، امام کی قرأت آپ کو کفایت کرے گی۔''

(سنن الدّارقطني :330/1)

جواب: اس کی سند باطل ہے۔

① غسان بن ربیع ضعیف ہے۔

② قیس بن ربیع ضعیف ہے۔

③ محمد بن سالم ہمدانی ضعیف و متروک ہے۔

④ حارث بن عبداللہ اعور ضعیف ہے۔

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ فَلَا تَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ .

''یہ بے وفائی ہے کہ آپ مؤذن کی اذان سنیں اور اس کا جواب نہ دیں۔''

(الدُّعاء للطّبراني :481)

جواب: سند ضعیف ہے۔ ہارون بن ہارون بن عبداللہ بالاتفاق ضعیف ہے۔

❁ حافظ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقُوا عَلٰى تَضْعِيفِهٖ .

''ہارون بن ہارون کے ضعیف پر محدثین کا اتفاق ہے۔''

(مِصباح الزُّجاجة :118/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے مروی ہے:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ، فَإِذَا قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ عَلِيٌّ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنَّ الَّذِينَ جَحَدُوا مُحَمَّدًا هُمِ الْكَاذِبُونَ .

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب مؤذن کو اذان کہتے سنتے، تو انہی الفاظ میں جواب دیتے تھے، پس جب مؤذن کہتا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ جواب میں فرماتے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنَّ الَّذِينَ جَحَدُوا مُحَمَّدًا هُمِ الْكَاذِبُونَ ''گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نیز گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جھٹلایا، وہ جھوٹے ہیں۔''

(زوائد مسند الإمام أحمد: 119/1)

جواب: سند ضعیف ہے۔

① ابو شیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی ''ضعیف'' ہے۔

❀ علامہ انور شاہ کشمیری صاحب کہتے ہیں:

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَبُو شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ، وَهُوَ مُتَّفَقٌ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی ضَعْفِهٖ .

”ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔“

(العَرف الشّذي :76/1، 78، 156)

② ابوسعید کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَهٗ .

”مجھے اس کے حالات زندگی نہیں ملے۔“

(مَجمع الزّوائد :332/1)

سوال: کیا امام اذان کہہ سکتا ہے؟

جواب: امام کا اذان کہنا درست اور صحیح ہے۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ أَطَقْتُ الْأَذَانَ مَعَ الْخِلِّيفٰى لَأَذَّنْتُ .

”اگر اُمورِ خلافت کے ساتھ ساتھ میں اذان کہنے کی استطاعت رکھتا، تو ضرور اذان کہتا۔“

(الصّلاة لأبي نُعَيم : 193، مصنّف ابن أبي شيبة : 2334، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادٌ جَيِّدٌ قَوِيٌّ .

”اس اثر کی سند جید اور قوی ہے۔“

(كتاب الأحكام الكبير :195/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ دلیل ہے کہ امام بھی اذان کہہ سکتا ہے، کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں خود امامت کراتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اذان کی خواہش رکھتے تھے، مگر اُمور خلافت کی وجہ سے نہ کہہ پاتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اذان عمل خیر ہے، ہر مسلمان کے لیے مشروع ہے، امام کے لیے اذان کے عدم استحباب پر کوئی دلیل نہیں۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) قاضی ابوطیب رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَوَازِ كَوْنِ الْمُؤَذِّنِ إِمَامًا وَاسْتِحْبَابِهٖ .

''مؤذن کے امامت کرانے کے جواز اور استحباب پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(المَجموع : 80/3)

تنبیہ:

اس اجماع کے خلاف کچھ ثابت نہیں، اس میں مروی روایت ضعیف ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ مُؤَذِّنًا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے مؤذن بننے سے منع فرمایا۔''

(السّنن الكبرىٰ للبَيهقي :433/1)

سند سخت ضعیف ہے۔

① اسماعیل بن عمرو بن نجیح ابو اسحاق کوفی ''ضعیف'' ہے۔

② جعفر بن زیاد ''ضعیف'' ہے۔

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ بِمَرَّةٍ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اس حدیث کی سند سخت ضعیف ہے۔''

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ، فَيَقُولُ : الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾(الأحزاب : ٣٣)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کے لیے نکلتے، تو چھ ماہ تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرتے، تو فرماتے: اہل بیت! نماز کا وقت ہو گیا ہے؛ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ''اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ آپ سے گناہ دور کر دے اور آپ کو خوب پاک صاف کر دے۔''

(مسند الإمام أحمد : 259/3)

جواب: سند ضعیف ہے۔ علی بن زید بن جدعان ''ضعیف'' ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا نماز کے لیے مسواک کرنا واجب ہے؟

جواب: نماز کے لیے مسواک کرنا واجب نہیں، مستحب ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ .

”اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا، تو انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

(صحيح البخاري : 7240)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ .

”اگر میں اپنی امت کے لیے دشواری نہ سمجھتا، تو انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

(مسند الإمام أحمد : 460/2، 517، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : 3031، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 43/1، صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۴۰) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۶۳) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّ السِّوَاكَ غَيْرُ وَاجِبٍ وَذٰلِكَ أَنَّ «لَوْلَا» كَلِمَةٌ تَمْنَعُ الشَّيْءَ لِوُقُوعِ غَيْرِهٖ فَصَارَ الْوُجُوبُ بِهَا مَمْنُوعًا وَلَوْ كَانَ السِّوَاكُ وَاجِبًا لَأَمَرَهُمْ بِهٖ شَقَّ أَوْ لَمْ يَشُقَّ .

''اس حدیث میں فقہ ہے کہ مسواک واجب نہیں ہے، کیونکہ ''لولا'' ایسا لفظ ہے، جو غیر کے وقوع کی وجہ سے شے کو روک دیتا ہے اور اس کا واجب ہونا ممنوع ہو جاتا ہے، اگر مسواک واجب ہوتی، تو نبی کریم ﷺ اُمت کو اس کا حکم فرما دیتے، پھر چاہے مشقت کا باعث ہوتا یا نہ ہوتا۔''

(مَعالِم السّنن :28/1)

سوال: کسی کو اس کے متعلق ہونے والی سازش کی اطلاع دینا کیسا ہے؟

جواب: مؤمن مؤمن کا خیر خواہ ہوتا ہے، تو اس کی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اس کے متعلق ہونے والی سازش سے اسے مطلع کیا جائے، تا کہ وہ اس سازش سے بچ سکے۔ یہ چغل خوری یا غیبت کے زمرے میں داخل نہیں۔ کئی احادیث کا عموم اسی کا مؤید ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ، فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهٖ، ثُمَّ قَالَ : يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ .

''(ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے مال تقسیم کیا، تو ایک شخص نے کہا: یہ ایسی تقسیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا قصد نہیں کیا گیا (نعوذ باللہ!) میں (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں خبر دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے اور غصے کے آثار میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر نمودار دیکھے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، انہیں اس سے سخت تکلیفیں پہنچائی گئیں، مگر انہوں نے صبر کیا۔''

(صحيح البخاري: 3405، صحيح مسلم: 1062)

❁ اس حدیث کے تحت علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ: أَنَّهُ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُخْبِرَ أَهْلَ الْفَضْلِ وَالسِّتْرِ مِنْ إِخْوَانِهِ بِمَا يُقَالُ فِيهِمْ مِمَّا لَا يَلِيقُ؛ لِيَعْرِفَهُمْ بِذٰلِكَ مَنْ يُؤْذِيهِ مِنَ النَّاسِ وَيُنَقِّصُهُ، وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِي مَقَالَتِهِ بِذٰلِكَ وَتَبْلِيغِهِ لَهُ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ بَابِ النَّمِيمَةِ .

''اس حدیث میں یہ فقہی مسئلہ ہے کہ آدمی اپنے معزز و محترم بھائی کو خبر دے سکتا ہے کہ اس کے بارے میں یہ یہ بری باتیں کی جا رہی ہیں، تاکہ وہ جان جائے کہ اسے کون کون اذیت پہنچاتا ہے اور اس کی تنقیص کرتا ہے۔ ایسی بات کرنے میں اور اسے دوسروں تک پہنچانے میں کوئی حرج نہیں، یہ چغل خوری یا غیبت کی قبیل سے نہیں ہے۔''

(التّوضيح: 396/28)

سوال: رجم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: شادی شدہ آدمی یا عورت زنا کرے، تو اسے رجم کیا جائے گا، رجم کی حد

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

برحق ہے، کتاب وسنت اور اجماع اُمت اس پر دال ہیں، یہ اہل سنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی مذہب ہے، خوارج وغیرہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ! إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي؟ قَالَ: قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ، وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

”ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! آپ کو اللہ کا واسطہ، ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ اس کا مدمقابل کھڑا ہوا، وہ اس سے زیادہ سمجھ دار بھی تھا۔ اس نے کہا: ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بولیے۔ اس نے کہا: میرا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا، اس نے اس شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ میں نے ایک سو بکری اور ایک غلام اس کے فدیے کے طور پر دیا۔ پھر میں نے اہل علم لوگوں سے سوال کیا، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی، جبکہ اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں آپ کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام آپ کو لوٹا دیے جائیں گے۔ آپ کے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ اے اُنَیس! اِن کی بیوی کے پاس جائیے، اگر وہ اعترافِ جرم کرے، تو اسے رجم کر دیں۔''

(صحيح البخاري: 6827، صحيح مسلم: 1697)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتُ الرَّجْمِ، وَلَا خِلَافَ فِيهِ، وَلَا يُلْتَفَتُ إِلٰى مَا يُحْكٰى عَنِ الْخَوَارِجِ وَقَدْ خَالَفُوا السُّنَنَ .

''اس حدیث میں رجم کا اثبات ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں، خوارج سے (رجم کی مخالفت کے بارے میں) جو منقول ہے، وہ ناقابل التفات ہے، کیونکہ انہوں نے کئی سنتوں کی مخالفت کی ہے۔''

(التّوضيح: 30/17)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتُ الرَّجْمِ وَالْحُكْمُ بِهِ عَلَى الثَّيِّبِ الزَّانِي وَهُوَ أَمْرٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَجْمَعَ أَهْلُ الْحَقِّ وَهُمُ الْجَمَاعَةُ أَهْلُ الْفِقْهِ وَالْأَثَرِ عَلَيْهِ وَلَا يُخَالِفُ فِيهِ مَنْ يَعُدُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ خِلَافًا .

''اس حدیث میں رجم کا اثبات اور شادی شدہ زانی پر یہ حد نافذ کرنے کا حکم ہے، اس پر اہل حق یعنی فقہا اور محدثین کی جماعت کا اجماع ہے، اس میں ایسے کسی شخص نے مخالفت نہیں کی، جس کے اختلاف کو اہل علم حیثیت دیتے ہیں۔''

(التّمهيد : 388/14)

سوال: نماز کے بعد واپس گھر لوٹتے وقت جو قدم اٹھائے جاتے ہیں، کیا ان قدموں پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے؟

جواب: جس طرح نماز کے لیے جاتے ہوئے ہر ہر قدم پر اجر ملتا ہے، اسی طرح نماز کے بعد گھر واپس آتے ہوئے ہر ہر قدم پر بھی اجر ملتا ہے۔

❀ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : أَوْ قُلْتُ لَهُ : لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ، وَفِي الرَّمْضَاءِ، قَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ .

''ایک آدمی تھا، میرے علم کے مطابق کسی کا گھر مسجد سے اتنا دور نہیں تھا، جتنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا گھر دور تھا، مگر پھر بھی اس سے نماز (کی جماعت) نہیں چوکتی تھی، اسے کسی نے کہا یا میں نے کہا کہ آپ گدھا خرید لیں، اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آ جایا کریں، تو کہنے لگا: میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو، میری چاہت ہے کہ میرے مسجد کی طرف پیدل چل کر آنے اور (نماز کے بعد) اپنے گھر لوٹنے کا اجر لکھا جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہ سب اجر جمع کر دیا ہے۔"

(صحیح مسلم: 663)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتُ الثَّوَابِ فِي الْخُطَا فِي الرُّجُوعِ مِنَ الصَّلَاةِ كَمَا يَثْبُتُ فِي الذَّهَابِ.

"یہ دلیل ہے کہ (مسجد میں) نماز پڑھ کر واپس آتے ہوئے ہر قدم پر بھی ثواب ملتا ہے، جس طرح مسجد کی طرف جاتے ہوئے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔"

(شرح النّووي: 168/5)

سوال: تکبیرات انتقال کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے پر اللہ اکبر کہا جائے گا، سوائے رکوع سے اٹھتے وقت، اس میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہا جائے گا۔

❀ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ، وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جھکتے اور اٹھتے وقت ہر جگہ تکبیر ”اللہ اکبر“ کہا، پھر فرمایا: میں طریقہ نماز میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔“

(صحیح مسلم : 392)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتُ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ إِلَّا فِي رَفْعِهِ مِنَ الرُّكُوعِ فَإِنَّهُ يَقُولُ «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ الْيَوْمَ .

”اس حدیث سے ثابت ہوا کہ (نماز میں) جھکتے اور اٹھتے وقت (ہر رکن پر) اللہ اکبر کہا جائے گا، سوائے رکوع سے اٹھتے ہوئے، کہ اس میں ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا جائے گا، اس پر اب اجماع ہو چکا ہے۔“

(شرح مسلم : 97/4)

سوال: مناظرہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مناظرہ دعوت کا مشروع طریقہ ہے۔ کتاب وسنت میں اس کا ثبوت ہے، انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کی زندگیوں میں اس کا ثبوت ہے۔ ہر دور کے اہل حق اور اہل باطل کے مناظرے ہوتے رہے ہیں۔ مناظرہ احقاق حق اور ابطال باطل کا مؤثر طریقہ رہا ہے۔

مناظرہ مخالف سے حق کے اظہار اور ثبوت کے لیے بحث ومباحثہ کرنے کو کہتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس میں مقصد دوسرے کو نیچ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ حق کا غلبہ اور مخالفین کی اصلاح ہوتی ہے۔

مناظرہ غیر مسلموں سے بھی ہو سکتا ہے اور مسلمانوں سے بھی کیا جا سکتا ہے، عقائد پر بھی کیا جا سکتا ہے اور فروعی مسائل میں بھی۔

مناظرہ میں دلائل و براہین پیش کی جاتی ہیں، گالم گلوچ، طعن و تشنیع اور فتویٰ بازی کو مناظرہ نہیں کہتے، اس سے اجتناب ضروری ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾(النّحل : ١٢٥)

''ان سے احسن طریقہ سے مجادلہ کیجیے۔''

❁ علامہ سمرقندی حنفی رحمہ اللہ (۳۷۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْآيَةِ دَلِيلٌ أَنَّ الْمُنَاظَرَةَ وَالْمُجَادَلَةَ فِي الْعِلْمِ جَائِزَةٌ، إِذَا قُصِدَ بِهَا إِظْهَارُ الْحَقِّ .

''یہ آیت دلیل ہے کہ علمی مباحث میں مناظرہ اور مجادلہ جائز ہے، جب اس کا مقصد حق کا اظہار ہو۔''

(تفسير السّمرقندي : 297/2)

❁ علامہ نسفی حنفی رحمہ اللہ (۷۱۰ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ رَدٌّ عَلٰى مَنْ يَأْبَى الْمُنَاظَرَةَ فِي الدِّينِ .

''یہ آیت ان کا رد کرتی ہے، جو دینی مسائل میں مناظرہ کا انکار کرتے ہیں۔''

(تفسير النّسفي : 242/2)

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾(العنكبوت: ٤٦)

''اہل کتاب سے احسن انداز سے مجادلہ کیا کرو۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى، قَالَ مُوسٰى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهٖ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهٖ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ، قَالَ مُوسٰى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا﴿وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلُومُنِي عَلٰى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهٗ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى.

''رب تعالیٰ کے پاس آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی گفتگو ہوئی۔ آدم علیہ السلام دلیل میں غالب آ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ آدم ہیں کہ جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھوں سے پیدا فرمایا، آپ میں روح پھونکی، مسجود ملائکہ بنایا اور جنت میں ٹھکانا دیا، پھر آپ نے اپنی غلطی کی وجہ سے سب کو زمین پر اتار دیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ موسیٰ ہیں، جنہیں اللہ نے رسالت اور کلام کے چنا ہے، آپ کو تختیاں عطا کیں کہ جن میں ہر چیز کی وضاحت ہے، سرگوشی کے لیے اپنے قریب کیا۔ بھلا اللہ نے میری تخلیق سے کتنا پہلے تورات لکھی تھی؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: چالیس سال پہلے۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ نے اس میں یہ آیت: ﴿وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ دیکھی ہے؟ فرمایا: جی ہاں، آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کر رہے ہیں کہ جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے ہی میرے متعلق لکھ دیا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام دلیل میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔"

(صحيح البخاري: 4736، صحيح مسلم: 2652، واللّفظ لهٗ)

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْفِقْهِ إِثْبَاتُ الْحِجَاجِ وَالْمُنَاظَرَةِ وَإِبَاحَةُ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ طَلَبًا لِلْحَقِّ وَظُهُورِهٖ.

"اس حدیث میں فقہی مسئلہ ہے کہ مناظرہ اور بحث ومباحثہ جائز ہے، اس کا جواز اس وقت ہے، جب مقصود حق کی تلاش اور اس کا غلبہ ہو۔"

(التّمهيد: 14/18)

❀ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) بیان کرتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتُ الْمُنَاظَرَةِ، وَالْحِجَاجِ وَلَوْ بَيْنَ الْأَبَوَيْنِ وَمَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ إِذَا كَانَ الْقَصْدُ بِذٰلِكَ طَلَبَ الْحَقِّ وَتَقْرِيرَهٗ، وَالِازْدِيَادَ مِنَ الْعِلْمِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس حدیث میں مناظرہ اور بحث ومباحثہ کا ثبوت ہے، یہ باپ بیٹے کے مابین بھی ہوسکتا ہے، زیادہ علم والے کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے، بشرطیکہ مقصود حق کی طلب ہو یا حق کا ثبوت فراہم کرنا ہو، یا علم میں اضافہ مقصود ہو، واللہ اعلم!''

(طَرح التّثریب: 253/8)

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ، وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے، تو عرب کے کچھ لوگ کافر (مرتد) ہوگئے، (تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! آپ لوگوں سے قتال کیسے کرسکتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے لوگوں سے تب تک قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں، جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا، اس نے مجھ سے اپنا مال اور جان محفوظ کر لیا، سوائے اس کے حق کے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے قتال کروں گا، جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، اللہ کی قسم! اگر لوگ بکری کا ایک بچہ دینے سے انکار کریں کہ جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے، تو میں اسے روکنے پر بھی ان سے قتال کروں گا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کر دیا تھا، پھر میں بھی جان گیا کہ یہی حق ہے۔''

(صحيح البخاري: 6924، 6925)

❀ علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

مِنْهَا : جَوَازُ الْمُنَاظَرَةِ فِي الْأَحْكَامِ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ تَنَاظَرَا وَتَحَاجَّا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ .

''یہ روایت دلیل ہے کہ شرعی احکام میں مناظرہ جائز ہے، کیونکہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے اس مسئلہ میں باہم مناظرہ اور مباحثہ کیا۔''

(شرح مسند الشّافعي: 146/5، التّوضيح لابن ملقن: 460/27،)

اہل علم کی آراء:

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (٤٦٣ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الْمُنَاظَرَةَ وَطَلَبَ الدَّلِيلِ وَمَوْقِعَ الْحُجَّةِ كَانَ قَدِيمًا مِنْ لَدُنْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ هَلُمَّ جَرًّا لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ إِلَّا جَاهِلٌ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ مناظرہ کرنا، دلیل طلب کرنا اور حجت ودلیل سے استدلال کرنا بہت پہلے صحابہ کے زمانہ سے اب تک چلا آ رہا ہے، اس کا انکار کوئی جاہل ہی کرسکتا ہے۔''

(التّمهيد : 151/23)

❁ نیز فرماتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلٰى إِثْبَاتِ الْمُعَارَضَةِ وَالْمُنَاظَرَةِ وَطَلَبِ الْحُجَّةِ وَمَوْضِعِ الصَّوَابِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ معارضہ، مناظرہ، دلیل اور درست مؤقف کی جستجو کرنا جائز ہے۔''

(الاستذكار : 47/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى إِثْبَاتِ الْمُنَاظَرَةِ وَالْمُجَادَلَةِ عِنْدَ الْخِلَافِ فِي النَّوَازِلِ وَالْأَحْكَامِ .

''یہ دلیل ہے کہ جدید مسائل اور شرعی احکام میں اختلاف کی صورت میں مناظرہ کرنا جائز ہے۔''

(التّمهيد : 368/8)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّهُ دَلِيلٌ عَلَى الْمُنَاظَرَةِ فِي الْعِلْمِ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”یہ تمام نصوص دلیل ہیں کہ علم دین میں مناظرہ جائز ہے۔“

(إكمال المُعلم : 540/7)

❁ حافظ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ الْمُنَاظَرَةِ فِي مَسَائِلِ الْاِجْتِهَادِ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ اجتہادی مسائل میں بھی مناظرہ جائز ہے۔“

(إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام : 84/2)

❁ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْمُنَاظَرَةِ لِإِظْهَارِ الْحَقِّ، وَاسْتِكْشَافِ الْحَالِ، وَاسْتِعْلَامِ مَا لَيْسَ مَعْلُومًا عِنْدَهُ، أَوْ تَعْلِيمِ غَيْرِهِ مَا هُوَ عِنْدَهُ فَفَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ .

”حق کے اظہار، کسی معاملہ کے انکشاف، کسی نامعلوم بات کے متعلق آگاہی کے حصول اور دوسروں کو تعلیم دینے کی غرض سے مناظر کرنا فرض کفایہ ہے۔“

(شرح الطّيبي : 648/2)

سوال: اذان کب مشروع ہوئی؟

جواب: اذان مدینہ میں مشروع ہوئی۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مَشْرُوعِيَّتُهُ إِنَّمَا كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ بِلَا خِلَافٍ، فِي السَّنَةِ الْأُولَى عِنْدَ النَّوَوِيِّ، وَكَثِيرٍ مِّنْ عُلَمَاءِ التَّارِيخِ، وَالَّذِي يُفْهَمُ مِنْ بَعْضِ السِّيَاقَاتِ أَنَّهُ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، وَأَظُنُّهُ بَعْدَ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَقَدْ وَرَدَ فِي حَدِيثٍ ضَعِيفٍ ذِكْرُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْأَذَانِ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِثَابِتٍ، كَمَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ .

''اذان مدینہ میں مشروع ہوئی، اس میں کوئی اختلاف نہیں، حافظ نووی رحمہ اللہ اور کئی مؤرخین کے مطابق ہجرت کے پہلے سال مشروع ہوئی، مگر (مجھے) احادیث کے بعض سیاقات سے جو بات سمجھ آئی ہے، وہ یہ ہے کہ اذان ہجرت کے دوسرے سال میں مشروع ہوئی ہے، واللہ اعلم۔ میرا خیال ہے کہ یہ تحویل قبلہ کے بعد مشروع ہوئی ہے۔ جبکہ ایک ضعیف حدیث ہے کہ اذان معراج کی رات مشروع ہوئی، لیکن یہ ثابت نہیں، جیسا کہ کئی ایک حفاظ حدیث نے فرمایا ہے۔''

(کتاب الأحکام الکبیر :1/8-9)

سوال: سنتوں کی قضا دینا کیسا ہے؟

جواب: سنتیں رہ جائیں، تو ان کی قضا مسنون ہے۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا، تو ان کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ .

''ابو امیہ کی دختر! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت کے بارے میں پوچھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبد قیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعت سے مصروف کر دیا، میں وہی دو رکعت پڑھ رہا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحيح البخاري : 1233، صحيح مسلم : 833)

❁ اس حدیث کے تحت علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّ النَّوَافِلَ الْمُعْتَادَةَ تُقْضٰى إِذَا فَاتَتْ كَمَا تُقْضَى الْفَرَائِضُ وَمِنْ هٰذَا قَضَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فَاتَتَاهُ لِقُدُومِ الْوَفْدِ عَلَيْهِ وَاشْتِغَالِهِ بِهِمْ .

''اس حدیث میں یہ فقہی مسئلہ ہے کہ سنن رواتب رہ جائیں، تو فرائض کی طرح ان کی بھی قضا دی جائے گی، جیسے رسول اللہ ﷺ نے (ظہر کی) دو رکعت کی قضا عصر کے بعد دی تھی کہ جو وفد کے آنے اور ان میں مشغول ہونے کی وجہ سے رہ گئیں تھیں۔''

(مَعالِم السّنن : 137/2)

سوال: سورت قلم کہاں نازل ہوئی؟

جواب: سورت قلم مکی ہے، اس پر مفسرین کا اجماع ہے۔

❁ مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۲ھ) فرماتے ہیں:

هِيَ مَكِّيَّةٌ، وَلَا خِلَافَ فِيهَا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ التَّأْوِيلِ .

''سورت قلم مکی ہے، اس میں کسی مفسر کا کوئی اختلاف نہیں۔''

(تفسیر ابن عطية : 345/5)

سوال: کیا نکاح میں حق مہر واجب ہے؟

جواب: نکاح میں حق مہر واجب ہے۔ اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾(النّساء : ٤)

”عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دو۔“

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلٰى وُجُوبِ الصَّدَاقِ لِلْمَرْأَةِ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَلَا خِلَافَ فِيهِ .

”یہ آیت دلالت کناں ہیں کہ عورت کو حق مہر دینا واجب ہے، اس پر اجماع ہے، کوئی اختلاف نہیں۔“

(تفسیر القرطبي : 24/5)

سوال: نبی کریم ﷺ کے کسی حکم کو خطا قرار دینے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جانتے بوجھتے نبی کریم ﷺ کے کسی شرعی حکم کو خطا اور غلط قرار دینا کفر صریح ہے، اس میں وحی الٰہی کا انکار ہے، کیونکہ آپ ﷺ کا ہر شرعی حکم وحی پر مبنی ہے۔

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى تَكْفِيرِ مَنْ خَطَّأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَبَّهٗ .

”مسلمانوں کا اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے، جو نبی کریم ﷺ کو خطا کار قرار دے یا آپ ﷺ کو برا بھلا کہے۔“

(المَسالك شرح موطأ مالك : 408/3)

سوال: ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ عورت سے مجامعت کر رہا ہے، بیدار ہوا، تو انزال نہیں ہوا تھا، کیا اس پر غسل ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: خواب میں عورت سے جماع کیا، مگر بیداری میں انزال کے نشانات نہ دیکھے، تو اس پر غسل نہیں، کیونکہ وہ محتلم نہیں ہوا۔

❁ علامہ ابو عبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

مَتٰى لَمْ يَكُنْ إِنْزَالٌ وَإِنْ رَأَى أَنَّهٗ يُجَامِعُ فَلَا غُسْلَ، وَهٰذَا مَا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ .

”جب کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ مجامعت کر رہا ہے، مگر (بیدار ہو کر دیکھا، تو) اسے انزال نہیں ہوا، تو اس پر غسل نہیں، اس میں کسی عالم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔“

(تفسير القُرطبي : 205/5)

سوال: مذاق میں کفریہ بات کہنا کیسا ہے؟

جواب: مذاق میں کفریہ بات کہنا یا کفریہ عمل کرنا کفر ہے، اس پر توبہ ضروری ہے۔

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (٥٤٣ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْهَزْلَ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ الْأُمَّةِ .

”مذاق میں کفر کرنا بھی کفر ہے، اس میں امت کا کوئی اختلاف نہیں۔“

(أحكام القرآن : 543/2، تفسير القُرطبي : 197/8)

سوال: خبر واحد کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: خبر واحد کی سند ثابت ہو، تو حجت ہے، اسے رد نہیں کیا جا سکتا۔ خبر واحد عقیدہ، احکام، سنن اور فضائل ومناقب سب میں حجت ہے۔ اسے قبول کرنے پر ائمہ ومحدثین کا اجماع ہے، کسی نے خبر واحد کو رد نہیں کیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَ هُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الكَعْبَةِ.

”کچھ لوگ قبا بستی میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن نازل ہوا ہے، جس میں تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا آپ بھی قبلہ رو ہو جائیں۔ اس وقت ان کے منہ شام کی جانب تھے، (یہ سن کر) وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔“

(صحيح البخاري: 403، صحيح مسلم: 526)

❁ امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (٣١٦ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مِمَّا يُحْتَجُّ بِهٖ فِي إِثْبَاتِ الْخَبَرِ الْوَاحِدِ.

”یہ حدیث خبر واحد کی حجیت کی دلیل ہے۔“

(مستخرج أبي عوانة، تحت الحديث: 1168)

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (٥٤٣ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ قُبُولُ خَبَرِ الْوَاحِدِ فِي مَسَائِلِ الدِّينِ، وَذٰلِكَ إِجْمَاعُ الْمُسْلِمِينَ.

”اس حدیث میں دلیل ہے کہ دینی مسائل میں خبر واحد قبول ہے، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔“

(المَسالك شرح موطأ مالك: 346/3)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: سفر میں اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: سفر میں اذان کہنا مشروع و مستحب ہے۔ احادیث صحیحہ اور آثار سلف میں اس کا ثبوت ہے۔

❀ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

كَافَّةُ الْعُلَمَاءِ عَلَى اسْتِحْبَابِ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ .

''تمام اہل علم مسافر کے لیے اذان کو مستحب کہتے ہیں۔''

(المُفهم : 300/2، التّوضيح لابن ملقن : 380/6، عمدة القاري للعَيْني : 143/5)

سوال: غیر مسلموں کی قید میں پھنسے مسلمانوں کو آزاد کروانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر مسلموں کی قید میں پھنسے مسلمان قیدیوں کو رہائی دلانا مسلم حکمرانوں کا فرض ہے، علما اسے فرض کفایہ کہتے ہیں۔

❀ سیّدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا:

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ : لَا، إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ . قَالَ : قُلْتُ : فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَال : الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

”کیا آپ کے پاس کوئی خاص تحریر ہے؟ فرمایا: نہیں، صرف کتاب اللہ کا فہم اور یہ صحیفہ ہے۔ میں نے پوچھا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت، قیدی آزاد کرنا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے (کے مسائل ہیں)۔“

(صحيح البخاري : 111)

❁ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

فِكَاكُ الْأَسِيرِ فَرْضُ كِفَايَةٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ وَعَلٰى هٰذَا كَافَّةُ الْعُلَمَاءِ .

”اس حدیث کی رو سے قیدی کو آزاد کرانا فرض کفایہ ہے، سبھی علما کا یہی ماننا ہے۔“

(شرح صحيح البخاري : 210/5، التّوضيح لابن ملقن : 273/18، واللّفظ لهٗ، شرح القسطلاني : 166/5، بمعناه)

سوال: مقتدی تکبیرات انتقال کب کہے گا؟

جواب: مقتدی کے لیے امام کی اقتدا ضروری ہے، لہٰذا وہ تکبیرات انتقال امام کی تکبیر کے بعد کہے گا، اس سے پہلے نہیں کہہ سکتا، پہلے کہنا امام کی اقتدا کے خلاف ہے۔

❁ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا .

”جب امام اللہ اکبر کہے، تو آپ اللہ اکبر کہیں۔“

(صحيح مسلم : 404)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

يَقْتَضِي أَنَّ تَكْبِيرَ الْمَأْمُومِ لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ تَكْبِيرِ الْإِمَامِ لِأَنَّهٗ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ بِفَاءِ التَّعْقِيبِ وَهُوَ مَذْهَبُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ وَلَا خِلَافَ أَنَّهٗ لَا يَسْبِقُهُ الْمَأْمُومُ بِالتَّكْبِيرِ وَالسَّلَامِ .

''اس حدیث کا تقاضا ہے کہ مقتدی کی تکبیر (اللہ اکبر) امام کی تکبیر کے بعد ہی ہونی چاہیے، کیونکہ اسے ''فاءِ تعقیب'' کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، سب کے سب اہل علم کا مذہب یہی ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مقتدی تکبیر کہنے اور سلام پھیرنے میں امام سے پہل نہیں کرے گا۔''

(إكمال المُعلم : 298/2، المُفهم لأبي العباس القرطبي : 37/2، شرح أبي داود لابن رسلان : 237/5)

سوال: نماز فجر کا آخری وقت کب ہے؟

جواب: نماز فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ .

''نماز فجر کا وقت طلوع آفتاب تک ہے۔''

(صحيح مسلم : 612)

❀ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

كَافَّةُ الْعُلَمَاءِ وَأَئِمَّةُ الْفَتْوٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا طُلُوعُ الشَّمْسِ

''تمام علما اور ائمہ فتویٰ کا مذہب ہے کہ فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب ہے۔''

(إكمال المُعلم : 569/2)

سوال: نماز وتر کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اہل علم کا اجماع ہے کہ وتر سنت مؤکدہ ہے، اسے واجب کہنا درست نہیں۔

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلَاةِ، وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ، فَلَا تَدَعُوهُ .

''وتر فرض نہیں، بلکہ سنت ہے، البتہ آپ اسے چھوڑیئے گا نہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 107/1، سنن الدّارمي : 1620، واللفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ بوصیری رحمہ اللہ نے اس کی سند ''صحیح'' قرار دی ہے۔

(اتّحاف الخِيَرة المَهرة : 1732)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْوِتْرُ عِنْدَنَا سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ غَيْرُ وَاجِبَةٍ ...... وَهُوَ قَوْلُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ وَالسَّلَفِ .

''ہمارے مطابق نماز وتر سنت مؤکدہ ہے، واجب نہیں۔......تمام علما اور سلف کا بھی یہی مذہب ہے۔''

(إكمال المُعلم : 91/3)

سوال: نماز وتر کا وقت کب تک ہے؟

جواب: نماز وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔ اس دوران وتر نہ پڑھ سکے، تو اس کی قضا طلوع فجر کے بعد بھی دی جا سکتی ہے۔

❁ سیدنا ابو بصرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ زَادَكُمْ صَلَاةً فَحَافِظُوا عَلَيْهَا، وَجَعَلَ وَقْتَهَا فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ، وَهِيَ الْوِتْرُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اللہ نے آپ کو فرض سے زائد ایک نماز عطا فرمائی ہے، اس پر پابندی کریں۔ اس کا وقت عشا سے فجر تک مقرر کیا ہے، وہ نماز وتر ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 7/6، المُعجم الكبير للطّبراني: 279/2، ح: 2168، وسندهٗ صحيحٌ، ولهٗ طرقٌ كثيرةٌ)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ وَقْتَهَا الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ، وَهٰذَا قَوْلُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ .

”نماز وتر کے جس وقت پر اتفاق ہے، وہ طلوع فجر تک کا وقت ہے، تمام اہل علم اسی کے قائل ہے۔“

(إكمال المُعلم: 101/3، شرح أبي داود لابن رسلان: 501/6)

سوال: جس نے میت کو غسل دیا ہو، کیا اس پر وضو واجب ہے؟

جواب: میت کو غسل دینے پر غسل اور وضو کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ائمہ سلف کا یہی موقف ہے۔

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

مَذْهَبُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ أَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ وُضُوءٌ مِنْهُ .

”تمام اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ میت کو غسل دینے والے پر وضو کرنا واجب نہیں۔“

(إكمال المُعلم: 389/3)

سوال: قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا جائز ہے، یہ بہترین کمائی ہے۔

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ : زَوِّجْنِيهَا، قَالَ : أَعْطِهَا ثَوْبًا، قَالَ ؛ لَا أَجِدُ، قَالَ : أَعْطِهَا؛ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ، فَاعْتَلَّ لَهٗ، فَقَالَ : مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟، قَالَ : كَذَا وَكَذَا، قَالَ : فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

''نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (مزید) عورتوں میں رغبت نہیں۔ایک صحابی نے عرض کیا: اس عورت سے میری شادی کر دیجیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (حق مہر میں) کوئی کپڑا دے دیجیے۔اس نے عرض کیا: میرے پاس کپڑا نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کوئی چیز ضرور دیجیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔اس نے پھر معذرت کر لی،تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کو قرآن کتنا یاد ہے؟اس نے عرض کیا: فلاں فلاں سورت۔فرمایا: میں نے آپ کے ساتھ اس عورت کی شادی اس قرآن کے عوض کر دی ہے، جو آپ کو یاد ہے۔''

(صحیح البخاري : 5029؛ صحیح مسلم : 1425)

✿ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ جَوَازُ أَخْذِ الْأُجْرَةِ عَلٰى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ، وَهُوَ مَذْهَبُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا جائز ہے، تمام علما کا یہی مذہب ہے۔“

(إكمال المُعلم : 584/4، عمدة القاري للعَيني الحَنَفي : 144/12)

سوال: کیا جنات کا وجود ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے کہ جنات کا وجود ہے، قرآنی نصوص، متواتر احادیث، آثار سلف، اجماع اُمت اور مشاہدہ اس پر دلیل ہیں، فلاسفہ وغیرہ ان کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ جنات کا کلی طور پر انکار کر دینا کفر صریح ہے، کیونکہ اس سے کئی قرآنی وحدیثی نصوص کا انکار لازم آتا ہے۔

✿ علامہ ابوالعباس قسطلانی رحمہ اللہ (۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ دَلَّتْ عَلٰی وُجُودِهِمْ نُصُوصُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَعَ إِجْمَاعِ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ فِي عَصْرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ عَلَيْهِ وَتَوَاتَرَ نَقْلُهُ عَنِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ تَوَاتُرًا ظَاهِرًا يَعْلَمُهُ الْخَاصُّ وَالْعَامُّ فَلَا عِبْرَةَ بِإِنْكَارِ الْفَلَاسِفَةِ وَالْبَاطِنِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ .

”جنات کے وجود پر کتاب وسنت کی نصوص دلالت کرتی ہیں، نیز اس پر عہد صحابہ وتابعین کے تمام علما کا اجماع ہے۔ پہلے انبیائے کرام علیہم السلام سے بھی جنات کے وجود پر واضح تواتر منقول ہے، جسے ہر خاص وعام بآسانی جان سکتا ہے، لہٰذا فلاسفہ، باطنیہ وغیرہ کے جنات کا انکار کرنے کا کوئی اعتبار نہیں۔“

(شرح القَسطلاني : 303/5)

سوال: نماز فجر سے پہلے دو رکعت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: نماز فجر سے پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں، نبی کریم ﷺ نوافل میں سب سے زیادہ اہتمام انہی دو رکعتوں کا کرتے تھے، بہر حال یہ سنت مؤکدہ ہیں، واجب نہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ .

”نبی ﷺ نوافل میں سب سے زیادہ اہتمام فجر کی دو سنتوں کا کرتے تھے۔“

(صحيح البخاري : 1169، صحيح مسلم : 94/724)

❁ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ ھ) فرماتے ہیں:

اِسْتَدَلَّ بِهٰذَا مَنْ قَالَ : إِنَّهُمَا سُنَّةٌ، وَهُوَ قَوْلُ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ .

”اس حدیث سے دو رکعتوں کے سنت ہونے کا استدلال کیا گیا ہے، تمام علما کا یہی موقف ہے۔“

(المُفهم : 363/2)

سوال: جس دعوت میں گناہ کے کام کیے جائیں، اس میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جس دعوت میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے، مثلاً ناچ گانا، شراب وجوا وغیرہ، تو اس میں شرکت کرنا جائز نہیں، بلکہ ترک واجب ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ (النّساء : ١٤٠)

”آپ اس وقت تک ان کے ساتھ بیٹھک نہ کریں جب تک کہ وہ گفتگو کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موضوع بدل نہیں لیتے، ورنہ آپ میں اوران میں کوئی فرق نہ ہوگا۔“

❀ مفسر علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

﴿إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ فَدَلَّ بِهٰذَا عَلٰى وُجُوبِ اجْتِنَابِ أَصْحَابِ الْمَعَاصِي إِذَا ظَهَرَ مِنْهُمْ مُنْكَرٌ، لِأَنَّ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهُمْ فَقَدْ رَضِيَ فِعْلَهُمْ، وَالرِّضَا بِالْكُفْرِ كُفْرٌ .

”﴿إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ کے الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ اہل بدعت جب بدعت کا پرچار کر رہے ہوں، تو ان سے اجتناب واجب ہے، جو ان سے اجتناب نہیں کرتا، وہ ان کی بدعت سے راضی ہے اور کفر پر راضی ہو جانا بھی کفر ہے۔“

(تفسير القرطبي : 418/5)

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ﴾ (الأنعام : ٦٨)

”یاد آنے پر ظالموں سے کنارہ کشی کر لیجئے۔“

❀ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ حُضُورُهَا عِنْدَ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ .

”تمام علما کے نزدیک گناہ کی دعوت میں شرکت کرنا جائز نہیں۔“

(المُفهم : 153/4)

سوال: صحابی کی مرسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: صحابی کی مرسل حجت ہے، اس پر ائمہ ومحدثین کا اتفاق ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قَدِ اتَّفَقَ الْأَئِمَّةُ قَاطِبَةً عَلٰى قُبُولِ ذٰلِكَ .

''تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ صحابی کی مرسل روایت قبول ہے۔''

(هدى السّاري، ص 378)

❀ نیز فرماتے ہیں:

هُوَ الَّذِي عَلَيْهِ عَمَلُ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ .

''مرسل صحابی کو حجت ماننے پر ائمہ حدیث کا عمل ہے۔''

(النّكت على كتاب ابن الصّلاح : 548/2)

سوال: سلام کے جواب کا کیا حکم ہے؟

جواب: سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾(النساء : ٨٦)

''جب تمہیں سلام کہا جائے، تو اس سے بہتر جواب لوٹاؤ، یا (کم ازکم) اس جیسا۔''

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُ الْعُلَمَاءِ قَاطِبَةً : أَنَّ الرَّدَّ وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ،

فَيَأْثَمُ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ؛ لِأَنَّهٗ خَالَفَ أَمْرَ اللّٰهِ .

''تمام علما کا کہنا ہے کہ سلام کا لوٹانا واجب ہے، اگر وہ سلام کا جواب نہیں دے گا، تو گناہ گار ٹھہرے گا، کیونکہ اس نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 370/2)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بیوی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(جواب): رسول ﷺ کی بیویاں مؤمنوں کی مائیں ہیں، ماں سے نکاح حرام ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾(الأحزاب: ٦)

''نبی (ﷺ) کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔''

❁ علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

شَرَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَزْوَاجَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ جَعَلَهُنَّ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَيْ فِي وُجُوبِ التَّعْظِيمِ وَالْمَبَرَّةِ وَالْإِجْلَالِ وَحُرْمَةِ النِّكَاحِ عَلَى الرِّجَالِ، وَحَجْبِهِنَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ بِخِلَافِ الْأُمَّهَاتِ.

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج کو یہ شرف بخشا ہے کہ انہیں مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے، یعنی ان کی تعظیم کرنا، ان سے حسن سلوک کرنا، ان کی عزت وتوقیر کرنا، دوسرے مردوں کے ساتھ نکاح کی حرمت اور اپنی اصلی ماؤں کے برخلاف ان (ماؤں) سے پردہ کرنا واجب قرار دیا ہے۔''

(تفسير القُرطبي: 123/14)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ قَاطِبَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ تُوُفِّيَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهٖ أَنَّهٗ يَحْرُمُ عَلٰى غَيْرِهٖ تَزْوِيجُهَا مِنْ بَعْدِهٖ؛ لِأَنَّهُنَّ أَزْوَاجُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تمام علما کا اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت جو عورتیں آپ ﷺ کے عقد میں تھیں، آپ ﷺ کے بعد کسی دوسرے کے لیے ان سے نکاح کرنا حرام ہے، کیونکہ وہ دنیا میں بھی آپ ﷺ کی بیویاں ہیں اور آخرت میں بھی، نیز وہ مؤمنوں کی مائیں ہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر : 455/6)

سوال: کیا برزخ میں جزا وسزا ہوتی ہے؟

جواب: برزخ موت اور قیامت کے درمیانی عرصہ کو کہتے ہیں، اس میں جزا وسزا کا عمل ہوتا ہے، جسے عذاب قبر یا نعمت قبر کہتے ہیں۔ یہ برحق ہے، اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع واتفاق ہے۔ کتاب وسنت کی نصوص اور آثار سلف اس پر دلالت کناں ہیں۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِثْبَاتُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ فِي الْبَرْزَخِ -مَا بَيْنَ الْمَوْتِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- هٰذَا قَوْلُ السَّلَفِ قَاطِبَةً وَأَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

”برزخ جو موت سے قیامت کے درمیان عرصہ کو کہتے ہیں، میں جزا وسزا ہوتی ہے، یہ تمام سلف اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 262/4)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ أَصْلٌ كَبِيرٌ فِي اسْتِدْلَالِ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰى عَذَابِ الْبَرْزَخِ فِي الْقُبُورِ، وَهِيَ قَوْلُهٗ : ﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا﴾ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”قبر میں برزخی عذاب کے اثبات پر یہ آیت اہل سنت کی عظیم دلیل ہے:
﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا﴾ ”وہ صبح و شام آگ پر پیش کیے جاتے ہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر: 146/6)

سوال: کیا دنیا میں کسی نے اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا؟

جواب: قیامت کے دن مؤمن اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، یہ دیدار حقیقی ہوگا، مگر دنیا میں اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا۔

❁ امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ (۳۷۱ھ) فرماتے ہیں:

يَعْتَقِدُونَ جَوَازَ الرُّؤْيَةِ مِنَ الْعِبَادِ الْمُتَّقِينَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقِيَامَةِ، دُونَ الدُّنْيَا .

”اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے متقی بندے اس کا دیدار کریں گے، نہ کہ دنیا میں۔“

(اعتقاد أئمّة الحديث، ص ٦٢ـ٦٣)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلَّذِي عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ قَاطِبَةً أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ بِعَيْنَيْهِ فِي الدُّنْيَا .

”تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دنیا میں کسی نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔“

(مِنھاج السّنّة: 349/3)

سوال: درج ذیل آیت کریمہ کب نازل ہوئی:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِیْنًا﴾(المائدۃ : ۳)

''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے۔''

(جواب): یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نو ذوالحجہ کو عرفہ میں نازل ہوئی۔

❁ سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا، مِنَ الیَهُودِ قَالَ لَهُ : یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، آیَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا، لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرَ الیَهُودِ نَزَلَتْ، لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الیَوْمَ عِیدًا، قَالَ : أَيُّ آیَةٍ؟ قَالَ : ﴿الیَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِینَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِیتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِینًا﴾(المائدۃ : ۳) قَالَ عُمَرُ : قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ، وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِیهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ یَوْمَ جُمُعَةٍ.

''ایک یہودی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: امیرالمومنین! مسلمانوں کی کتاب میں ایک ایسی عظیم الشان آیت ہے، آپ اس آیت کی تلاوت کرتے ہیں، اگر وہ ہمارے دین میں نازل ہوتی، تو ہم اسے عید کا دن قرار دیتے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کون سی آیت؟ کہا: ﴿الْیَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِینَكُمْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة : ۳)

''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اس دن اور اس جگہ سے واقف ہوں، جہاں یہ آیت نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن عرفہ میں کھڑے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔''

(صحيح البخاري : 45، صحيح مسلم : 3017)

❁ یہ آیت کریمہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھی، تو ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا، وہ کہنے لگا: اگر یہ آیت ہمارے دین میں نازل ہوتی، تو ہم اس کے یوم نزول کو یوم عید بناتے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ .

''یہ تو نازل ہی اس دن ہوئی تھی، جس دن دو عیدیں (یوم عرفہ اور یوم جمعہ) اکٹھی تھیں۔''

(سنن التّرمذي : 3044، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ بِعَرَفَةَ تَاسِعِ ذِي الْحَجَّةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ كَمَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ، وَكَمَا قَالَهُ الْعُلَمَاءُ قَاطِبَةً مِنْ أَهْلِ التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَغَيْرِهِمْ .

''یہ آیت حجۃ الوداع کے دوران نو ذوالحجہ کو عرفہ میں نازل ہوئی، اس وقت نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ عرفہ میں وقوف فرما رہے تھے، جیسا کہ صحاح اور سنن میں ثابت ہے، تمام مفسرین اور محدثین وغیرہم بھی یہی کہتے ہیں۔''

(مِنهاج السّنّة : 314/7، البِداية والنّهاية لابن كثير : 414/7)

سوال: کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے؟

جواب: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے، رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی درخواست پر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب مقرر کیا تھا، اس پر ائمہ کا اتفاق ہے۔

❀ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے عرض گزار ہوئے:

مُعَاوِيَةُ، تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ : نَعَمْ .

''آپ معاویہ کو کاتب وحی بنالیں، فرمایا: جی ضرور۔''

(صحيح مسلم :2501)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا قَدْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ النَّاسِ قَاطِبَةً .

''اس حدیث میں مذکور باتوں پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

(البِداية والنّهاية : 355/8)

سوال: عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے دور حکومت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ عادل اُموی حکمران تھے، ائمہ نے انہیں خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے۔ تمام اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی مدح وستائش کی ہے۔

❀ مؤرخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَطْبَقَ الْأَئِمَّةُ عَلٰى شُكْرِهٖ وَعَلٰى مَدْحِهٖ، وَعَدُّوهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّاشِدِينَ، وَأَجْمَعَ النَّاسُ قَاطِبَةً عَلٰى عَدْلِهٖ، وَأَنَّ أَيَّامَهُ كَانَتْ مِنْ أَعْدَلِ الْأَيَّامِ .

''ائمہ عظام نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی شکر گزاری اور مدح وستائش کرنے پر اتفاق کیا ہے، انہیں خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے، تمام لوگ آپ رحمہ اللہ کے عادل ہونے پر متفق ہیں، نیز اجماع ہے کہ آپ رحمہ اللہ کا دور خلافت (خلفائے اربعہ کے بعد) سب سے زیادہ عدل وانصاف والا دور تھا۔''

(البِداية والنّهاية : 9/287، 12/696)

سوال: سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی کون ہیں؟

جواب: سیدنا ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں، اس پر اجماع ہے، البتہ آپ رضی اللہ عنہ کے سن وفات میں مختلف اقوال ہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ آخِرُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بِالْإِجْمَاعِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے والوں میں جس کی وفات سب سے آخر میں ہوئی، وہ بالاجماع ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 12/671)

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کس دن ہوئی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سوموار کو ہوئی۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا مَا لَا خِلَافَ فِيهِ أَنَّهُ وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش سوموار کو ہوئی۔“

(البِداية والنّهاية : 374/3)

سوال: نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی گئی، البتہ کسی نے امامت نہیں کرائی، بلکہ صحابہ نے فرداً فرداً نماز جنازہ ادا کی۔

❁ سیدنا سالم بن عبید رضی اللہ عنہ، جو اصحاب صفہ میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں:

...... قَالُوا : يَا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ نُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالُوا : وَكَيْفَ يُصَلّٰى عَلَيْهِ؟ قَالَ : يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيَدْعُونَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ، وَيَجِيءُ آخَرُونَ،

”...... صحابہ کرام نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی! کیا رسول اللہ ﷺ کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! صحابہ کرام نے پوچھا: ہم آپ ﷺ کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: کچھ لوگ اندر (حجرہ میں) داخل ہوں گے، تکبیریں پڑھیں گے اور دعا کریں گے۔ پھر وہ باہر آ جائیں گے اور دوسرے لوگ جائیں گے۔

(سنن ابن ماجه : 1234، شمائل التّرمذي : 396، مسند عبد بن حُمَيد : 365، المُعجم الكبير للطّبراني : 65/7، دلائل النُّبوّة للبَيْهقي : 299/7، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1514، 1624) نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❁ سیدنا ابو عسیم/ابو عسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهٗ شَهِدَ الصَّلَاةَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا : كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ : ادْخُلُوا أَرْسَالًا أَرْسَالًا، قَالَ : فَكَانُوا يَدْخُلُونَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنَ الْبَابِ الْآخَرِ .

''آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ کے وقت مدینہ منورہ میں موجود تھے، لوگ کہنے لگے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کریں؟ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایک گروہ کی شکل میں داخل ہوں۔ چنانچہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہو کر نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ ادا کرتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکل جاتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 81/5، ح : 21047، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

صَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ فُرَادٰى لَمْ يَؤُمَّهُمْ أَحَدٌ عَلَيْهِ، أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ لَا خِلَافَ فِيهِ .

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ فرداً فرداً پڑھی، کسی نے امامت نہیں کرائی، یہ اجماع مسئلہ ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 134/8)

سوال: وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کے عقد میں کتنی بیویاں تھیں؟

جواب: وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کے عقد میں نو بیویاں تھیں۔

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا خِلَافَ أَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، تُوُفِّيَ عَنْ تِسْعٍ .

''اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم ﷺ نو بیویاں چھوڑ کر فوت ہوئے۔''

(البِداية والنّهاية : 201/8)

سوال: جو شخص نشے کو حلال سمجھے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نشہ بالا جماع حرام ہے، اسے حلال کہنا کفر ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ يَحْرُمُ بِلَا نِزَاعٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَنِ اسْتَحَلَّ السَّكَرَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمُورِ فَهُوَ كَافِرٌ .

''نشہ کے حرام ہونے میں مسلمانوں کے مابین کوئی اختلاف نہیں، جس نے ان (مذکورہ) اُمور سے نشہ حاصل کرنے کو حلال سمجھا، وہ کافر ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 10/11، 357/23)

سوال: کیا حق مذاہب اربعہ میں منحصر ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کے نزدیک حق مذاہب اربعہ میں منحصر نہیں۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ : إِنَّ الْحَقَّ مُنْحَصِرٌ فِيهَا وَإِنَّ مَا خَرَجَ عَنْهَا بَاطِلٌ .

''اہل سنت میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ حق مذاہب اربعہ میں منحصر ہے اور جو ان سے نکل گیا، وہ باطل ہے۔''

(مِنهاج السّنّة : 412/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: نزول باری تعالیٰ کے متعلق اہل سنت کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کو عرش پر مستوی مانتے ہیں، اس کی کیفیت بیان کیے بغیر اس پر ایمان رکھتے ہیں، نیز یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ باری تعالیٰ نزول فرماتا ہے، اس کا نزول برحق ہے، جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے، اس پر کئی قرآنی نصوص اور متواتر احادیث دلالت کرتی ہیں، رات کے آخری حصہ میں باری تعالیٰ کا پہلے آسمان پر نزول فرمانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ : مَنْ يَّدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهٗ؟ مَنْ يَّسْأَلُنِي، فَأُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي، فَأَغْفِرَ لَهٗ؟

”ہر رات جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، تو ہمارا رب آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون ہے، جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو قبول کروں؟ کون ہے، جو مجھ سے مانگے اور میں اس کی دست گیری کروں؟ کون ہے، جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اسے معاف کر دوں؟“

(صحيح البخاري : 1145، صحيح مسلم : 758)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰی أَنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا عَلٰى مَا أَتَتْ بِهِ الْآثَارُ كَيْفَ شَاءَ لَا يَحُدُّونَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا .

''اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے، ہر رات آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے، جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے، اہل سنت اس نزول کی کوئی کیفیت بیان نہیں کرتے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 578/5)

سوال: اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھانا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات اور نام ثابت ہیں، ان کی قسم اٹھائی جا سکتی ہے، کیونکہ اللہ کی صفات اور نام اس کا غیر نہیں ہیں۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْفُقَهَاءَ أَجْمَعُوا عَلٰی أَنَّ الْحَالِفَ بِاسْمِ اللّٰهِ كَالْحَالِفِ بِاللّٰهِ .

''فقہا کا اجماع ہے کہ اللہ کے نام کی قسم اٹھانے والا اللہ کی قسم اٹھانے والے کی طرح ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 190/6)

سوال: اجماع اُمت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: صحابہ کرام یا بعد والے علمائے حق جس حکم شرعی پر متفق ہو جائیں، وہ حق ہے، اس پر عمل کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امت کو اس سے محفوظ فرما لیا ہے کہ وہ ساری کی ساری گمراہی پر جمع ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجماع اُمت حجت ہے، جس حکم پر اہل سنت والجماعت کے اہل علم وفقہا اتفاق کر لیں، وہ شرعی حکم بن جاتا ہے، اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اجماع معصوم ہے، اس میں خطا کا امکان نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا ہے کہ کسی دور کے اہل حق علما ایک گمراہی پر متفق ہو جائیں۔ یقینی اجماع کے منکر کا بھی وہی حکم ہے، جو کتاب وسنت کی نص کے منکر کا حکم ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

(النّساء : ١١٤)

”جس کے لئے ہدایت واضح ہوجائے اور وہ اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور سبیل مومنین سے ہٹ جائے، تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے جہنم رسید کردیں گے، وہ برا ٹھکانہ ہے۔“

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ إِجْمَاعَ الْمُؤْمِنِينَ حُجَّةٌ مِّنْ جِهَةِ أَنَّ مُخَالَفَتَهُمْ مُسْتَلْزِمَةٌ لِمُخَالَفَةِ الرَّسُولِ وَأَنَّ كُلَّ مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ فِيهِ نَصٌّ عَنِ الرَّسُولِ؛ فَكُلُّ مَسْأَلَةٍ يُقْطَعُ فِيهَا بِالْإِجْمَاعِ وَبِانْتِفَاءِ الْمُنَازِعِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ؛ فَإِنَّهَا مِمَّا بَيَّنَ اللّٰهُ فِيهِ الْهُدٰى، وَمُخَالِفُ مِثْلِ هٰذَا الْإِجْمَاعِ يَكْفُرُ كَمَا يَكْفُرُ مُخَالِفُ النَّصِّ الْبَيِّنِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ آیت دلیل ہے کہ مؤمنوں کا اجماع حجت ہے، کیونکہ ان کی مخالفت سے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت لازم آتی ہے، (نیز یہ آیت دلیل ہے کہ) جس مسئلہ پر بھی مؤمنوں کا اجماع ہو، اس میں لامحالہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی نص موجود ہوگی، لہٰذا ہر وہ مسئلہ جس پر قطعی طور پر اجماع کا دعویٰ کیا گیا ہے اور مؤمنوں کے اختلاف کی نفی کی گئی ہے، تو وہ ان اُمور میں سے ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کو واضح کر دیا ہے، ایسے اجماع کا منکر اسی طرح کافر ہے، جیسے واضح (قرآنی یا حدیثی) نص کا منکر کافر ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 39/7)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَنْ لَمْ يَكُنْ مُتَّبِعًا سَبِيلَهُمْ كَانَ مُتَّبِعًا غَيْرَ سَبِيلِهِمْ فَاسْتَدَلُّوا بِذٰلِكَ عَلَى أَنَّ اتِّبَاعَ سَبِيلِهِمْ وَاجِبٌ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْرُجَ عَمَّا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ .

''اہل علم کہتے ہیں: جس نے مؤمنوں کے راستے کا اتباع نہیں کیا، وہ مؤمنوں کے علاوہ کے راستے کا اتباع کرنے والا ٹھہرے گا، اسی آیت سے اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ مؤمنوں کے راستے کا اتباع کرنا واجب ہے، کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ مؤمنوں کے اجماع و اتفاق سے کنارہ کشی اختیار کرے۔''

(مَجموع الفتاوی : 173/7)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَمَّا إِذَا أَجْمَعُوا عَلَى الشَّيْءِ فَلَا يُرْتَابُ فِي كَوْنِهِ حُجَّةً .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تابعین اگر کسی مسئلہ پر اجماع کر لیں، تو اس کے حجت ہونے میں شک نہیں کیا جا سکتا۔“

(مَجموع الفتاویٰ: 370/13)

۞ نیز فرماتے ہیں:

الْإِجْمَاعُ هُوَ الْأَصْلُ الثَّالِثُ الَّذِي يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي الْعِلْمِ وَالدِّينِ .

”اجماع وہ تیسری اصل ہے، جس پر علمی اور دینی اُمور میں اعتماد کیا جاتا ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ: 157/3)

۞ نیز فرماتے ہیں:

إِجْمَاعُهُمْ مَعْصُومٌ مِنَ الْخَطَأِ كَمَا أَنَّ إِجْمَاعَ الْفُقَهَاءِ عَلَى الْأَحْكَامِ مَعْصُومٌ مِنَ الْخَطَأِ وَلَوْ أَجْمَعَ الْفُقَهَاءُ عَلٰى حُكْمٍ كَانَ إِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً وَإِنْ كَانَ مُسْتَنَدُ أَحَدِهِمْ خَبَرَ وَاحِدٍ أَوْ قِيَاسًا أَوْ عُمُومًا فَكَذٰلِكَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ إِذَا أَجْمَعُوا عَلٰى صِحَّةِ خَبَرٍ أَفَادَ الْعِلْمَ وَإِنْ كَانَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَجُوزُ عَلَيْهِ الْخَطَأُ؛ لٰكِنَّ إِجْمَاعَهُمْ مَعْصُومٌ عَنِ الْخَطَأِ .

”محدثین کا اجماع معصوم عن الخطا ہے، جیسے فقہا کا احکام پر اجماع کرنا معصوم عن الخطا ہے، اگر فقہا کسی حکم پر جمع ہو جائیں، تو ان کا اجماع حجت ہے، چاہے ان کے اجماع کے بنیاد خبر واحد پر ہو یا قیاس پر ہو یا (کسی نص کے) عموم پر ہو۔ بالکل اسی طرح محدثین جب کسی حدیث کو صحیح قرار دینے پر اجماع کر لیں، تو وہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے، اگرچہ کسی محدث سے خطا بھی ہو سکتی ہے، مگر ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا اجماع معصوم عن الخطا ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 49/18)

سوال: کیا نماز جنازہ کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے؟

جواب: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، ہر فرض نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّهَا لَا تُصَلّٰى إِلَّا إِلَى الْقِبْلَةِ .

''فقہا کا اجماع ہے کہ نماز جنازہ قبلہ رخ ہی ادا کی جائے گی۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 272/21)

سوال: اعمال کا خالق کون ہے؟

جواب: ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، بندوں اور ان کے اعمال وافعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے، لوگ ان اعمال کے کاسب ہیں۔ یہ اہل سنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے، بے شمار قرآنی وحدیثی نصوص اس پر دال ہیں۔

❀ علامہ کلاباذی حنفی رحمہ اللہ (۳۸۰ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِقٌ لِأَفْعَالِ الْعِبَادِ كُلِّهَا، كَمَا أَنَّهُ خَالِقٌ لِأَعْيَانِهِمْ، وَأَنَّ كُلَّ مَا يَفْعَلُونَهُ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ فَبِقَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهِ وَإِرَادَتِهِ وَمَشِيئَتِهِ .

''اہل سنت کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے تمام افعال کا خالق ہے، جیسے ان کے اجسام کا خالق ہے، نیز اجماع ہے کہ لوگ جو بھی نیکی وبدی کرتے ہیں، سب اللہ کی قضا، قدرت، ارادہ اور مشیئت کے تحت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(التّعرُّف لمَذهب أهل التّصوّف، ص 44)

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت ''محبت'' کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کی صفات کا اقرار کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ ہر اس صفت سے متصف کرتے ہیں، جس نے اس نے خود یا اس کے رسول ﷺ نے اسے متصف کیا ہے، اس میں تاویل یا تحریف سے کام نہیں لیتے۔ محبت بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، بغیر تاویل، تشبیہ اور تحریف اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾(مَريم : ٩٦)

''عنقریب رحمٰن ان سے محبت کرے گا۔''

❁ مجاہد رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يُحِبُّهُمْ وَيُحَبِّبُهُمْ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ .

''اللہ تعالیٰ خود بھی ان سے محبت کرتا ہے اور مومنوں کے دلوں میں بھی ان کی محبت ڈال دیتا ہے۔''

(تفسير الطّبري : 23963، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ربیع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَةُ اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللّٰهِ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهَا، وَأَحَبَّتْ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هَا، وَرَضِيَتْ عَنِ اللّٰهِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا فَغَفَرَ لَهَا وَأَدْخَلَهَا الْجَنَّةَ وَجَعَلَهَا مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”مطمئن جان وہ ہے، جو اللہ سے مطمئن ہو گئی اور اللہ اس سے مطمئن ہو گیا، اس نے اللہ کی ملاقات کو پسند کیا اور اللہ نے اس کی ملاقات کو پسند کیا، وہ اللہ سے اور اللہ اس سے راضی ہو گیا، لہٰذا اللہ نے اسے قبض کرنے کا حکم دیا، پھر اسے معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا اور اسے اپنے نیک بندوں میں شامل کر دیا۔“

(حِلية الأولياء لأبي نُعَيم : 300/6، وسندهٗ حسنٌ)

❀ عدی بن ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَلَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، قَالَ : فَيُحَبِّبُهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ، وَإِلَى أَوْلِيَائِهٖ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَلَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْغَضَ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ، فَيُبَغِّضُهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ، وَإِلٰى أَوْلِيَائِهٖ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ .

”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکار لگاتا ہے: خبردار! اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، اس طرح اللہ تعالیٰ آسمان والے (فرشتوں) اور زمین میں اپنے اولیا کے ہاں اسے محبوب بنا دیتا ہے، اور جب اللہ کسی بندے سے بغض کرتا ہے، تو پکارنے والا آسمان سے پکار لگاتا ہے: خبردار! اللہ تعالیٰ اس بندے سے بغض رکھتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، اس طرح اللہ تعالیٰ اسے آسمان والوں اور زمین میں اپنے اولیا کے نزدیک مبغوض بنا دیتا ہے۔“

(الزّهد لهنّاد بن السّري :491، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ رجاء بن ابی سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بیٹے عبدالملک فوت ہوئے، تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مختلف شہروں کی طرف خط لکھے، نوحہ سے منع فرمایا اور لکھا:

إِنَّ اللّٰهَ أَحَبَّ قَبضَهُ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أُخَالِفَ مَحَبَّتَهُ .

”اللہ تعالیٰ نے اسے فوت کرنا پسند کیا، میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اس کی محبت کی مخالفت کروں۔“

(الزّوائد لعبد اللّٰه بن أحمد على الزُّهد لأبيه : 1719، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابوحازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْئَانِ إِذَا عَمِلْتَ بِهِمَا أَصَبْتَ بِهِمَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَا أُطَوِّلُ عَلَيْكَ، قِيلَ : وَمَا هُمَا؟ قَالَ : تَحْمِلُ مَا تَكْرَهُ إِذَا أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَتَكْرَهُ مَا تُحِبُّ إِذَا كَرِهَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

”دو چیزیں جب آپ کر لیں، تو دنیا و آخرت کی بھلائی پا لیں گے، میں لمبی بات نہیں کرتا۔ پوچھا گیا: وہ دونوں چیزیں کونسی ہیں، فرمایا: جب اللہ تیری نا پسندیدہ چیز کو پسند کرے، تو اسے برداشت کر اور جب اللہ تیری کسی پسندیدہ چیز کو ناپسند کرے، تو اسے ناپسند کرنا شروع کر دے۔“

(حِلية الأولياء لأبي نُعَيم : 241/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَإِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ أَثْبَتَتْ مَحَبَّةَ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَحَبَّتَهُمْ لَهُ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”کتاب وسنت اور مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں سے محبت کرتا ہے اور مؤمن اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 354/2)

سوال: کیا ”روح“ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اتفاقی واجماعی عقیدہ ہے کہ ہر روح مخلوق ہے، اسے قدیم کہنا سراسر گمراہی ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

رُوحُ الْآدَمِيِّ مَخْلُوقَةٌ مُبْدَعَةٌ بِاتِّفَاقِ سَلَفِ الْأُمَّةِ وَأَئِمَّتِهَا وَسَائِرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَدْ حَكٰى إِجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ .

”آدمی کی ”روح“ مخلوق اور ایجاد کردہ شے ہے، اس پر اسلاف اُمت، ائمہ سلف اور تمام اہل سنت کا اجماع ہے، کئی ائمہ مسلمین نے اجماع نقل کیا ہے کہ روح مخلوق ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 216/4)

سوال: جو یہ کہے کہ ”مرنے کے بعد عذاب اور ثواب صرف روح کو ہوتا ہے، جسم کو نہیں ہوتا۔“ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ عذاب اور ثواب روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے، جو یہ کہے کہ عذاب یا ثواب صرف روح کو ہوتا ہے، تو یہ کافروں کا قول ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْعَذَابُ وَالنَّعِيمُ عَلَى النَّفْسِ وَالْبَدَنِ جَمِيعًا بِاتِّفَاقِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

”اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ قبر کا عذاب اور قبر کی نعمتیں جسم اور روح دونوں کو حاصل ہوتی ہیں۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 282/4)

✿ نیز فرماتے ہیں:

قَوْلُ مَنْ يَقُولُ : إِنَّ النَّعِيمَ وَالْعَذَابَ لَا يَكُونُ إِلَّا عَلَى الرُّوحِ؛ وَأَنَّ الْبَدَنَ لَا يُنَعَّمُ وَلَا يُعَذَّبُ، وَهٰذَا تَقُولُهُ الْفَلَاسِفَةُ الْمُنْكِرُونَ لِمَعَادِ الْأَبْدَانِ؛ وَهٰؤُلَاءِ كُفَّارٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

”یہ کہنا کہ نعمتیں اور عذاب صرف روح کو حاصل ہوتی ہیں، جسم کو نہ نعمتیں ملتی ہیں اور نہ عذاب، یہ فلاسفہ کا قول ہے، جو جسم کے لیے معاد کا انکار کرتے ہیں، ان کے کافر ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 283/4)

✿ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ : عَذَابُ الْقَبْرِ هُوَ عَذَابُ الْبَرْزَخِ أُضِيفَ إِلَى الْقَبْرِ لِأَنَّهُ الْغَالِبُ وَإِلَّا فَكُلُّ مَيِّتٍ وَّإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَعْذِيبَهُ نَالَهُ مَا أَرَادَ بِهٖ قُبِرَ أَوْ لَمْ يُقْبَرْ وَلَوْ صُلِبَ أَوْ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ أَوْ أَكَلَتْهُ الدَّوَابُّ أَوْ حُرِّقَ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا أَوْ ذُرِّيَ فِي الرِّيحِ وَمَحَلُّهُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الرُّوحُ وَالْبَدَنُ جَمِيعًا بِاتِّفَاقِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَكَذَا الْقَوْلُ فِي النَّعِيمِ.

"علما کہتے ہیں کہ عذاب قبر ہی عذاب برزخ ہے۔ اس کی نسبت قبر کی طرف اس لئے کی گئی ہے کہ یہ اکثر قبر ہی میں ہوتا ہے۔ میت قبر میں ہو یا نہ ہو، غرق ہو جائے، درندے کھالیں، جل کر راکھ ہو جائے یا ہوا میں اڑا دیا جائے، جب اللہ چاہے گا اسے عذاب دے گا۔ عذاب روح اور بدن دونوں کو دیا جائے گا۔ اس پر اہل سنت کا اجماع ہے، یہی معاملہ نعمتوں کا ہے۔"

(شرح الصُّدور، ص 81)

سوال: اگر دانتوں پر موٹی پرت یا تختی ہو، تو کیا وضو صحیح ہے؟ اور اس وضو سے پڑھی گئی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: دانتوں پر جو کچھ بھی چڑھایا گیا ہے، وہ دانتوں کا حصہ بن گیا ہے، لہٰذا وضو صحیح ہے اور اس وضو سے پڑھی گئی نماز بھی صحیح ہے۔

❁ عبدالرحمٰن بن عرفجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ، قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ، فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ.

"جنگ کلاب میں ان کے دادا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک کٹ گئی، انہوں نے چاندی کی ناک لگوائی، لیکن وہ بدبو دینے لگی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ رضی اللہ عنہ نے سونے کی ناک لگوالی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سنن أبي داود : 4232، سنن التّرمذي : 1770، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۴۶۲) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

یہ حدیث دلیل ہے کہ اعضائے وضو پر کوئی مصنوعی چیز چڑھا لی جائے، تو اس سے وضو صحیح ہے، جیسا کہ صحابی نے مصنوع ناک لگائی تھی، یقیناً ناک کو وضو میں دھویا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص کسی سرکاری دفتر میں کام کرتا ہے، جہاں واش روم میں پانی کے بجائے ٹشو پیپر استعمال ہوتا ہے، کیا وہ ٹشو پیپر سے استنجا کے بعد وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: استنجا میں مقصود صفائی ہے، وہ اگرچہ ٹشو پیپر سے حاصل ہو جاتی ہے، مگر ٹشو پیپر سے استنجا درست نہیں، استنجا پانی یا پتھر سے جائز ہے، مجبوری کی صورت میں ٹشو سے استنجا کیا جا سکتا ہے۔

سوال: وضو کے بعد مہندی لگائی، خشک ہو گئی، تو کیا اس سے وضو باطل ہو گیا؟

جواب: وضو صحیح ہے، باطل ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

سوال: کیا میاں بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر بوسہ و کنار کرنے سے شرمگاہ سے کوئی چیز خارج نہیں ہوئی، تو وضو برقرار ہے، محض بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر شرمگاہ سے کوئی چیز مثلاً مذی وغیرہ خارج ہو جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

سوال: وضو کرنے کے بعد مجھے اپنی جلد پر کچھ خشک دھبے نظر آئے، جہاں پانی ٹھیک سے نہیں پہنچا تھا، تو میں کیا کروں؟

جواب: اگر اعضائے وضو ابھی خشک نہیں ہوئے، تو خشک جگہ کو گیلا کر لیں، وضو صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، البتہ اگر وضو کے اعضا خشک ہو چکے ہیں، تو دوبارہ وضو کریں۔

سوال: اگر کسی نے واجب نماز کی نیت سے وضو کیا اور وضو کے صحیح ہونے کے بعد دوبارہ وضو کیا، تو کیا نیت کا مختلف ہونا ضروری ہے؟

جواب: وضو میں یہ نیت ہونی چاہیے کہ میں اس عمل سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کر رہا ہوں اور طہارت حاصل کر رہا ہوں، یہ نیت کرنے کی ضرورت نہیں کہ فرض نماز کے لیے کر رہا ہوں یا نفل کے لیے۔

لہٰذا مسئولہ صورت میں نیت بدلنے کی ضرورت نہیں۔

سوال: کیا وضو میں سر کا مسح کرتے وقت پانی کا سر کی جلد تک پہنچنا ضروری ہے؟

جواب: سر کی جلد کو گیلا کرنا صرف غسل میں ضروری ہے، وضو میں مسح کرتے وقت سر کو گیلا کرنا مقصود و مطلوب نہیں، صرف گیلے ہاتھوں کو پورے سر پر گزارنا مطلوب ہے، لہٰذا مسح کرتے ہوئے سر کی جلد تک پانی پہنچنا ضروری نہیں اور نہ مسح میں ایسا ممکن ہے۔

سوال: کیا بیت الخلا، شاور، سنک پر مشتمل غسل خانے میں وضو کرتے ہوئے مستحب دعا پڑھنا جائز ہے؟ نیز کیا ایسے غسل خانے میں اللہ کا نام لینا جائز ہے؟

جواب: جس غسل خانے میں شاور اور بیت الخلا دونوں ہوں، تو اس میں وضو کی دعا پڑھنا جائز ہے، پاکیزہ کلمات اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھ جاتے ہیں۔

صرف قضائے حاجت کرتے ہوئے ذکر الٰہی ممنوع ہے، اگر کوئی بیت الخلا میں قضائے حاجت نہیں کر رہا، تو اس کے لیے وہاں ذکر کرنا جائز ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ (فاطر: ١٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل پاکیزہ کلام کو بلند کرتا ہے۔“

❁ امام شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

الرَّجُلُ يَعْطِسُ عَلَى الْخَلَاءِ؟ قَالَ : يَحْمَدُ اللّٰهَ .

”ایک آدمی کو بیت الخلا میں چھینک آجائے؟ فرمایا: الحمدللہ کہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة :113/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَحْمَدُ اللّٰهَ، فَإِنَّهٗ يَصْعَدُ .

”وہ الحمدللہ کہے، کیونکہ یہ اوپر چڑھ جاتا ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة :113/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن سیرین رحمہ اللہ سے باتھ روم میں چھینک لینے والے کے بارے میں سوال ہوا، تو فرمایا:

لَا أَعْلَمُ بَأْسًا بِذِكْرِ اللّٰهِ .

”اللہ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة :114/1، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ:

❁ ابووائل شقیق بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِثْنَتَانِ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهِمَا : إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهٗ يَبْدَأُ فَيُسَمِّي اللّٰهَ، وَإِذَا كَانَ فِي الْخَلَاءِ .

”دو اوقات میں بندہ اللہ کا ذکر نہیں کر سکتا، ایک بسم اللہ پڑھ کر اپنی بیوی کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پاس آ کر، دوسرا بیت الخلا کے وقت۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 1/113، وسندهٗ صحيحٌ)

ابو وائل رحمہ اللہ کی مراد یہ ہے کہ مباشرت اور قضائے حاجت کے وقت ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مطلب نہیں کہ باتھ روم میں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: کیا قرآن کی کوئی صورت بغیر وضو پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: بے وضو شخص قرآنی مصحف کو نہیں چھو سکتا، البتہ زبانی یا موبائل وغیرہ سے دیکھ کر قرآن پڑھ سکتا ہے۔ قرآن پڑھنے کے لیے وضو ضروری نہیں، البتہ مصحف کو ہاتھ میں لینے کے لیے وضو ضروری ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهٗ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ کر آنکھیں ملنے لگے، پھر سورت آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی، پھر (پاس) لٹکے ایک مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔“

(صحيح البخاري : 183، صحيح مسلم : 256)

❁ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْفِقْهِ رَدٌّ عَلٰى مَنْ كَرِهَ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَلٰى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غَيْرِ طَهَارَةٍ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا، وَهُوَ الْحُجَّةُ الْكَافِيَةُ فِي ذٰلِكَ .

''اس حدیث میں اس کا رد ہے، جو غیر جنبی بے وضو شخص کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کو مکروہ سمجھتا ہے، اس مسئلہ میں یہ حدیث ہی مکمل حجت ہے۔''

(شرح صحيح البخاري :279/1)

سوال: کیا لمبے ناخنوں سے وضو ہو جاتا ہے؟

جواب: ناخنوں کو لمبا کرنا ناجائز اور فطرت کی مخالفت ہے، ناخن کاٹنے کی انتہائی مدت چالیس دن ہے، اس کے بعد ناخن رکھنا حرام ہے، نیز کافروں سے مشابہت ہے۔ مگر لمبے ناخنوں سے وضو درست اور صحیح ہے۔

سوال: کیا آن لائن قرآن کلاس میں شرکت کے دوران وضو کرنا لازمی ہے، جہاں ہم طباعت شدہ متن کو جسمانی طور پر ہاتھ نہیں لگاتے؟

جواب: مذکورہ صورت میں وضو ضروری نہیں، وضو صرف مصحف قرآنی کو جسمانی طور پر چھونے کے لیے ضروری ہے۔ ڈیجیٹل فارم میں قرآن کریم کو بے وضو بھی چھوا جا سکتا ہے، کیونکہ وہ ایک ایپلیکیشن ہے، مصحف نہیں۔

سوال: کیا چھ سالہ بچے کے عوارہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں۔ اصل وضو کا نہ ٹوٹنا ہے، ٹوٹنے پر دلیل نہیں، لہٰذا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: میں سگریٹ پیتا ہوں، لیکن جب میں مؤذن کی آواز سنتا ہوں، تو مسجد میں داخل ہوتا ہوں، کیا مجھے دوبارہ وضو کرنا ہوگا یا کلی کرنا کافی ہے؟

جواب: سگریٹ مضر صحت ہے، کئی مہلک امراض کا باعث ہے، اس لیے یہ حرام ہے، اس کے متعدد نقصانات ہیں، اس کی بدبو مسلمانوں کے لیے باعث اذیت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک مسئولہ صورت کا تعلق ہے، تو سگریٹ سے وضو نہیں ٹوٹتا، کلی ہی کافی ہے۔

سوال: کیا خون کا عطیہ دینا جائز ہے؟

جواب: خون کا عطیہ کرنے کے جواز اور عدم جواز میں اہل علم کا اختلاف ہے، ہمارے مطابق مجبوری کی صورت میں خون دینا جائز ہے، بلاضرورت ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: کیا خون دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: خون دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ وہ نماز میں نہیں ہے؟

جواب: ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ نماز میں ہو یا نماز میں نہ ہو۔ البتہ نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنس دیا، تو نماز ٹوٹ جائے گی، وضو نہیں ٹوٹے گا۔

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الضِّحْكَ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ لَا يُنْقِضُ طَهَارَةً، وَلَا يُوجِبُ وُضُوءً.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ نماز سے باہر ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ اس سے وضو واجب ہوتا ہے۔''

(الإجماع : 5)

سوال: دوران غسل شرمگاہ کو ہاتھ لگا، کیا غسل سے پہلے کیا گیا وضو برقرار ہے؟

جواب: اس میں اہل علم کا اختلاف ہے، ہمارا رجحان یہ ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ وضو کرنا مستحب ہے۔

سوال: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں سے بڑے عالم کون تھے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: علمائے اہل سنت کا اجماع و اتفاق ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مطلق طور پر تمام صحابہ میں بڑے عالم اور فقیہ تھے۔ اس کے برخلاف روافض کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اُمت کے سب سے بڑے عالم اور فقیہ تھے۔

❀ امام ابوالمظفر سمعانی رحمہ اللہ (۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

إِجْمَاعَ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ عَلٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ مِنْ عَلِيٍّ .

''اہل سنت علما کا اجماع ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے بڑے عالم ہیں۔''

(تقويم الأدلة على الإمام، نقلًا عن مَجموع الفَتاوىٰ لابن تيمية : 398/4، ومنهاج السّنة : 502/7)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

ذَكَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ إِجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ أَعْلَمُ مِنْ عَلِيٍّ .

''کئی علما نے اہل علم کا اجماع نقل کیا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بڑے عالم تھے۔''

(مَجموع الفَتاوىٰ : 399/4)

بعض روایات ذخیرہ کتب میں ملتی ہیں، جن کا مفہوم یہ ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ امت میں سب سے بڑے عالم ہیں، لیکن وہ روایات من گھڑت اور موضوع کے درجے پہ ہیں، لہٰذا ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوال: کیا آسمان گول ہیں؟

جواب: آسمان گول ہیں، علما نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلسَّمٰوَاتُ مُسْتَدِيرَةٌ عِنْدَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ حَكٰى إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ ...... وَلَا أَعْلَمُ فِي عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ الْمَعْرُوفِينَ مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ .

''علمائے مسلمین کے نزدیک آسمان گول ہیں، کئی اہل علم اور ائمہ اسلام نے اس پر مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔...... میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے معروف علما میں سے کسی نے اس کا انکار کیا ہو۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 589/6)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ گناہوں پر دوام ایمان کو نقصان نہیں پہنچاتا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کے نزدیک ایمان نیکیوں سے بڑھتا ہے اور گناہوں کے ارتکاب یا نیکیاں نہ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ جو شخص گناہوں کو ایمان کے لیے نقصان دہ نہیں سمجھتا، وہ مرجئی ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ ظَنَّ أَنَّ الذُّنُوبَ لَا تَضُرُّ مَنْ أَصَرَّ عَلَيْهَا فَهُوَ ضَالٌّ مُخَالِفٌ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ .

''جو یہ سمجھے کہ گناہوں پر اصرار کرنے سے ان کا نقصان نہیں ہوتا، وہ گمراہ ہے، کتاب وسنت اور سلف وائمہ کے اجماع کا مخالف ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 256/11)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: سانپ اور بچھو کھانا کیسا ہے؟

جواب: سانپ اور بچھو حرام ہیں، ان کا کھانا جائز نہیں، نیز جانتے بوجھتے انہیں حلال جاننا کفر ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَكْلُ الْخَبَائِثِ وَأَكْلُ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ حَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ أَكَلَهَا مُسْتَحِلًّا لِذٰلِكَ فَإِنَّهُ يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ، وَمَنِ اعْتَقَدَ التَّحْرِيمَ وَأَكَلَهَا فَإِنَّهُ فَاسِقٌ عَاصٍ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ .

''خبائث، سانپوں اور بچھوؤں کو کھانا حرام ہے، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے، جس نے انہیں حلال سمجھتے ہوئے کھایا، تو اسے توبہ کرائی جائے گی، اگر توبہ کر لے، تو درست، ورنہ (مرتد ہونے کی وجہ سے) قتل کر دیا جائے گا۔ جس نے انہیں حرام سمجھتے ہوئے کھایا، تو وہ فاسق ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 609/11)

سوال: جو قرآن کریم کو بشر کا کلام کہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے، اسے کلام معنوی کہنا واضح الحاد ہے۔ اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے قرآن کریم کو صوت وحروف سے کلام کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام سنا گیا۔ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سنا اور جبریل سے نبی کریم ﷺ نے سنا۔ اس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع واتفاق ہے۔

❁ علامہ سجزی رحمہ اللہ (۴۴۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ بَيْنَ الْعُقَلَاءِ عَلٰى كَوْنِ الْكَلَامِ حَرْفًا وَصَوْتًا.

''علوم عقلیہ کے ماہرین کا اجماع ہے کہ کلام حروف اور صوت (آواز) پر مشتمل ہوتا ہے۔''

(رِسالة السّجزي، ص 118)

قرآن بھی اللہ کا کلام ہے، لہٰذا لامحالہ اللہ تعالیٰ نے اسے صوت وحروف سے کلام کیا ہے، ورنہ اسے کلام نہیں کہا جا سکتا۔

یہ کہنا کہ قرآن کریم بشر کا کلام ہے یا اس کے الفاظ بشر کے تکلم کیے ہوئے ہیں یا یہ فرشتے کے الفاظ ہیں، واضح کفر ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِطْلَاقُ الْقَوْلِ بِأَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ جِبْرِيلَ أَوْ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَخْلُوقِينَ كُفْرٌ لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِّنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ؛ بَلْ عَظَّمَ اللّٰهُ الْإِنْكَارَ عَلٰى مَنْ يَقُولُ: إِنَّهٗ قَوْلُ الْبَشَرِ ...... فَمَنْ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ قَوْلُ الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ وَكَذٰلِكَ مَنْ قَالَ: إِنَّهٗ قَوْلُ مَلَكٍ.

''یہ کہنا کہ قرآن کریم جبریل علیہ السلام، محمد ﷺ یا مخلوق میں سے کسی اور کا کلام ہے، یہ کفر ہے، ائمہ مسلمین میں سے کوئی یہ بات نہیں کہتا، بلکہ اللہ تعالیٰ قرآن کو بشر کا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قول کہنے والوں پر سختی سے رد کیا ہے۔......لہٰذا جس نے یہ کہا کہ قرآن بشر کا کلام ہے، وہ کافر ہو گیا، اسی طرح وہ بھی کافر ہو جائے گا، جس نے یہ کہا کہ قرآن فرشتے کا کلام ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 12/556)

سوال: کافر جنات کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: انسانوں کی طرح جنات بھی مکلّف ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت جنات کی طرف بھی ہے، لہٰذا شرع کے مخاطب جن بھی ہیں، ان میں بھی مسلمان اور کافر ہوتے ہیں، ان کے مسلمانوں کے لیے بھی جنت تیار ہے، اسی طرح کافروں کے لیے جہنم تیار ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

كُفَّارُ الْجِنِّ يَدْخُلُونَ النَّارَ بِالنُّصُوصِ وَإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

”نصوص (کتاب وسنت) اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافر جنات جہنم میں داخل ہوں گے۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 13/86)

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾

(هود : ۱۱۹)

”تیرے رب کا یہ کلمہ پورا ہو چکا ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھروں گا۔“

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾

(السّجدة : ١٣)

"لیکن میری طرف سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے بھروں گا۔"

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ﴾ (الأعراف : ٣٨)

"اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ۔"

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ﴾(الأعراف : ١٧٩)

"یقیناً ہم نے جہنم کے لیے بہت سے جن اور انسان پیدا کر رکھے ہیں۔"

ان کے علاوہ بھی آیات بینات ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فساق جنات بھی جہنم رسید ہوں گے، کیونکہ انسانوں کی طرح وہ بھی مکلّف ہیں۔

سوال: کیا اجماع کتاب وسنت کے خلاف منعقد ہوسکتا ہے؟

جواب: اجماع اُمت حق ہے، یہ دین کی تیسری بنیادی دلیل ہے۔ کتاب وسنت کی واضح نص کے خلاف اجماع نہیں ہوتا۔ دنیا میں ایسا کوئی اجماع نہیں، جو کتاب وسنت کے خلاف منعقد ہوا ہو، کیونکہ اجماع معصوم عن الخطا ہے، اللہ ساری کی ساری اُمت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

الْإِجْمَاعُ الصَّحِيحُ لَا يُعَارِضُ كِتَابًا وَلَا سُنَّةً .

”صحیح (ثابت) اجماع کتاب وسنت کے معارض نہیں ہوسکتا۔“

(مَجموع الفتاویٰ: 202/19)

سوال: اجماع علما سے کیا مراد ہے؟

جواب: اہل اسلام کے اہل حق علما جس حکم پر اکٹھے ہوجائیں، وہ اجماع ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

مَعْنَى الْإِجْمَاعِ : أَنْ تَجْتَمِعَ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حُكْمٍ مِّنَ الْأَحْكَامِ، وَإِذَا ثَبَتَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلٰى حُكْمٍ مِّنَ الْأَحْكَامِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْرُجَ عَنْ إِجْمَاعِهِمْ؛ فَإِنَّ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَلٰكِنْ كَثِيرٌ مِّنَ الْمَسَائِلِ يَظُنُّ بَعْضُ النَّاسِ فِيهَا إِجْمَاعًا وَّلَا يَكُونُ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ بَلْ يَكُونُ الْقَوْلُ الْآخَرُ أَرْجَحَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ .

وَأَمَّا أَقْوَالُ بَعْضِ الْأَئِمَّةِ كَالْفُقَهَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَغَيْرِهِمْ؛ فَلَيْسَ حُجَّةً لَازِمَةً وَلَا إِجْمَاعًا بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ .

”اجماع کا معنی یہ ہے کہ مسلمانوں کے علما کسی حکم پر جمع ہوجائیں۔ جب اُمت کا اجماع کسی حکم پر ثابت ہو جائے، تو کسی کے لیے اجماع کی مخالفت جائز نہیں، کیونکہ اُمت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ مگر کئی ایسے مسائل ہیں، جن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں بعض لوگ اجماع خیال کرتے ہیں، مگر اجماع ہوتا نہیں ہے، بلکہ اس کا مخالف قول کتاب وسنت میں راجح ہوتا ہے۔

رہا بعض ائمہ مثلاً فقہائے اربعہ وغیرہ کا اتفاق کر لینا، تو وہ لازمی حجت نہیں، نہ وہ اجماع شمار ہوگا، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 10/20)

سوال: جو شخص ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا واجب سمجھے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہر نماز کے لیے وضو شرط ہے، ایک وضو سے کئی فرض اور نفل نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ ہر نماز کے لیے نئے سرے سے وضو کو واجب کہنا متواتر سنت اور اجماعِ اُمت کی مخالفت ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْقَوْلُ بِوُجُوبِهِ، فَمُخَالِفٌ لِلسُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ .

''ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنے کو واجب کہنا، رسول اللہ ﷺ کی متواتر سنت اور اجماعِ صحابہ کی مخالفت ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 373/21)

سوال: بعض کہتے ہیں کہ تیمّم صرف فرض نمازوں کے لیے کیا جا سکتا ہے، نوافل یا مصحف کو چھونے کے لیے تیمّم نہیں کیا جا سکتا، اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: پانی دستیاب نہ ہو یا پانی استعمال کرنا ممکن نہ ہو، تو تیمّم مشروع اور جائز ہے، تیمّم وضو اور غسل دونوں کا بدل ہے، تیمّم ان تمام اُمور کے لیے کیا جا سکتا ہے، جن کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وضو اور غسل کیا جاتا ہے۔ فرائض اور نوافل سب کے لیے تیمّم کیا جا سکتا ہے، جو اس کا انکار کرے، وہ سنت اور اجماع کا مخالف ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذَا خِلَافُ السُّنَّةِ وَخِلَافُ إِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ بَلْ يَتَيَمَّمُ لِلْوَاجِبِ وَيَتَيَمَّمُ لِلْمُسْتَحَبِّ كَصَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ الْمُسْتَحَبَّةِ وَمَسِّ الْمُصْحَفِ الْمُسْتَحَبِّ، وَاللّٰهُ قَدْ جَعَلَهٗ طَهُورًا لِلْمُسْلِمِينَ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُضَيِّقَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَقَدْ أَرَادَ رَفْعَ الْحَرَجِ عَنِ الْأُمَّةِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَ فِيهِ حَرَجًا، كَمَا فَعَلَهٗ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ .

”یہ (کہنا کہ تیمّم صرف فرائض کے لیے ہے) سنت اور مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہے، بلکہ (صحیح بات یہ ہے کہ) تیمّم واجب کے لیے بھی کیا جا سکتا ہے اور مستحب کے لیے بھی، مثلاً نفل نماز، قرآن کریم کی مستحب تلاوت اور مستحب صورت میں مصحف کو چھونے وغیرہ کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کی عدم دستیابی کے وقت تیمّم کو مسلمانوں کے لیے طہارت کا ذریعہ بنایا ہے، لہٰذا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے وسیع رکھا ہے، کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے تنگ کر دے، اللہ تعالیٰ نے امت سے حرج ختم کرنے کا ارادہ فرمایا ہے، تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس میں حرج واقع کرے، جیسا کہ کئی گروہ کرتے ہیں۔“

(مَجموع الفتاویٰ: 21/439)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: جو شخص یہ کہے کہ مسافر کے لیے نماز پوری پڑھنا ہی واجب ہے، قصر جائز نہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کتاب وسنت اور اجماع اُمت سے ثابت ہے کہ مسافر نماز قصر کر سکتا ہے، البتہ اگر مقیم امام کی اقتدا میں نماز پڑھے، تو پوری پڑھے گا۔ جو مسافر کے لیے نماز پوری پڑھنے کو واجب سمجھے، وہ سخت گمراہ ہے اور جو جانتے بوجھتے کلی طور پر قصر نماز کا انکار کرے، وہ مرتد کافر ہے، کیونکہ اس نے قرآنی آیات، احادیث متواترہ اور اجماع اُمت کا انکار کیا ہے، جو کہ کفر ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَالَ : إِنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسَافِرٍ أَنْ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَالَ : إِنَّهٗ يَجِبُ عَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَكِلَاهُمَا ضَلَالٌ، مُخَالِفٌ لِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ، يُسْتَتَابُ قَائِلُهٗ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ، وَالْمُسْلِمُونَ مُتَّفِقُونَ عَلٰى أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا صَلَّى الرُّبَاعِيَّةَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْفَجْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، وَأَفْطَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقَضَاهُ أَجْزَأَهٗ ذٰلِكَ .

”جس نے یہ کہا کہ ہر مسافر کے لیے (ظہر، عصر اور عشاء) چار رکعت ادا کرنا واجب ہے، تو وہ اس شخص کی طرح ہے، جو مسافر کے لیے ماہِ رمضان کے روزے رکھنا واجب سمجھتا ہے۔ یہ دونوں گمراہ اور مسلمانوں کے اجماع کے مخالف ہیں، ایسی بات کہنے والے کو توبہ کرائی جائے گی، توبہ کر لے، تو درست،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ورنہ (ارتداد کی حد میں) قتل کر دیا جائے گا۔ مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ مسافر اگر چار رکعت والی نماز کو دو رکعت، نماز فجر کی دو رکعت، نماز مغرب کی تین رکعت ادا کر لے اور ماہِ رمضان کے روزے چھوڑ دے اور (بعد میں روزوں کی) قضا کر لے، تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 31/22)

سوال: کیا نبی یا ولی کی قبر پر مسجد بنانا جائز ہے؟

جواب: قبروں پر مسجد بنانا ممنوع وحرام ہے۔

❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: أُولٰئِكِ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولٰئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ.

''نبی ﷺ بیمار ہوئے، تو آپ ﷺ کی کسی زوجہ نے گرجا کا تذکرہ کیا، جسے انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا، اس گرجا کا نام ''ماریہ'' تھا، سیّدہ ام سلمہ اور سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سرزمین حبشہ گئی تھیں، انہوں نے اس کے حسن اور اس میں رکھی ہوئی تصویروں کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: یہی وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لیتے۔ پھر اس مسجد میں ان کی تصویریں بناتے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔''

(صحيح البخاري :1341؛ صحيح مسلم : 528)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضِ موت میں فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا، قَالَتْ : وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشٰى أَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا .

''اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبریں مسجد بنالی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خدشہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسجد بنالیا جائے گا، ورنہ قبر کھلی رکھی جاتی۔''

(صحيح البخاري : 1330، صحيح مسلم : 529)

❀ سیّدنا جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پانچ دن پہلے فرماتے ہوئے سنا:

إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَّكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ .

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے بری کردیا گیا ہے کہ آپ میں سے کوئی میرا خلیل ہو، میرے ربّ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے، جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تھا۔ اگر میں اپنی امت سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا۔ خبردار! آپ سے پہلے والوں نے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، آپ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں آپ کو اس سے منع کرتا ہوں۔‘‘

(صحیح مسلم : 532)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ قَبْرَ نَبِيٍّ أَوْ رَجُلٍ صَالِحٍ لَمْ يُشْرَعْ أَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ مَسْجِدٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ وَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَفِيضَةِ عَنْهُ .

’’نبی یا ولی کی قبر پر مسجد بنانا مشروع نہیں، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے، نیز اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور و معروف احادیث ہیں۔‘‘

(مَجموع الفتاویٰ : 62/27)

سوال: کیا ولی کی قبر کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: قبروں کے پاس نماز پڑھنا قبر پرستی کے شرک کا ذریعہ بن سکتا تھا، لہٰذا اس سے بھی منع کر دیا گیا، اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث موجود ہیں، نیز اس پر مسلمانوں کا اجماع بھی ہے کہ قبروں کے قریب نماز پڑھنا منع ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَئِمَّةُ الدِّينِ مُتَّفِقُونَ عَلَى النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ وَأَنَّهٗ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَقْصِدَ الصَّلَاةَ عِنْدَ قَبْرِ أَحَدٍ لَا نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِ نَبِيٍّ وَكُلُّ مَنْ قَالَ : إِنَّ قَصْدَ الصَّلَاةِ عِنْدَ قَبْرِ أَحَدٍ أَوْ عِنْدَ مَسْجِدٍ بُنِيَ عَلٰى قَبْرٍ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَوْ مَشْهَدٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، أَمْرٌ مَشْرُوعٌ بِحَيْثُ يُسْتَحَبُّ ذٰلِكَ وَيَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي لَا قَبْرَ فِيهِ، فَقَدْ مَرَقَ مِنَ الدِّينِ، وَخَالَفَ إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ، وَالْوَاجِبُ أَنْ يُسْتَتَابَ قَائِلُ هٰذَا وَمُعْتَقِدُهُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ .

''ائمہ دین اس (قبر کے پاس نماز کی ممانعت) پر متفق ہیں ان کے نزدیک کسی کے لیے جائز نہیں کہ کسی نبی یا غیر نبی کی قبر کے پاس نماز پڑھے اور جو یہ کہتے ہیں کہ کسی قبر یا قبر پر بنی ہوئی مسجد یا مقبرے وغیرہ میں نماز پڑھنا مشروع و مستحب ہے اور عام مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، وہ دین سے نکل گئے ہیں اور مسلمانوں کے اجماع کے منکر ہیں، ایسی بات کہنے والے اور اس پر اعتقاد رکھنے والے سے توبہ کرانا ضروری ہے، اگر توبہ کر لے، تو درست، ورنہ قتل کر دیا جائے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 489/27)

❀ نیز فرماتے ہیں:

لَا تُسْتَحَبُّ الصَّلَاةُ؛ لَا الْفَرْضُ وَلَا النَّفْلُ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ؛ بَلْ يُنْهٰى عَنْهُ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ کسی نبی یا غیر نبی کی قبر کے پاس کوئی فرض یا نفل نماز پڑھنا مستحب نہیں ہے، بلکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 62/27)

❀ حافظ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ تَدُلُّ كُلُّهَا عَلٰى تَحْرِيْمِ تَخْصِيْصِ الْقُبُوْرِ بِمَا يُوْجَبُ اِنْتِيَابُهَا وَكَثْرَةُ الْاِخْتِلَافِ إِلَيْهَا مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَهَا وَاتِّخَاذُهَا مَسَاجِدَ، وَاتِّخَاذُهَا عِيْدًا، وَإِيْقَادُ السُّرُجِ عَلَيْهِ وَالصَّلَاةُ إِلَيْهَا وَالذَّبْحُ عِنْدَهَا، وَلَا يَخْفٰى مَقَاصِدُ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ وَمَا اشْتَرَكَتْ فِيهِ عَلٰى مَنْ شَمَّ رَائِحَةَ التَّوْحِيْدِ الْمَحْضِ .

''یہ تمام احادیث بتاتی ہیں کہ قبروں پر ان چیزوں کا اہتمام حرام ہے، جن کی وجہ سے ان کی طرف آنا جانا زیادہ ہو، مثلا نماز پڑھنے کے لیے جانا، انہیں سجدہ گاہ اور میلہ گاہ بنانا، ان پر چراغ جلانا، ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا اور ان کے پاس ذبح کرنا۔ ان احادیث کے مطالب اور ان کا مشترکہ مقصد اس شخص سے مخفی نہیں، جس نے خالص توحید کی خوشبو سونگھی ہو۔''

(الصّارم المُنكي في الردّ على السّبكي، ص 310)

سوال: قاضی اگر نص کے خلاف فیصلہ دے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہر شرعی فیصلہ کتاب وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں ہوگا۔ اگر قاضی کتاب وسنت کی نص کے خلاف فیصلہ دے، تو وہ فیصلہ مردود ہے، ہر تنازع کو قرآن وحدیث کی طرف لوٹانا واجب ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْحَاكِمَ مَتٰى خَالَفَ نَصًّا أَوْ إِجْمَاعًا نُقِضَ حُكْمُهُ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ .

''ائمہ کا اتفاق ہے کہ اگر حاکم نص یا اجماع کی مخالفت کرے، تو اس کا فیصلہ کالعدم قرار پائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مجموع الفتاویٰ: 202/27)

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

مِنَ الْمُحَالِ أَنْ لَّا يَحْصُلَ الشِّفَاءُ وَالْهُدٰى وَالْعِلْمُ وَالْيَقِينُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَكَلَامِ رَسُولِهٖ، وَيَحْصُلَ مِنْ كَلَامِ هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَيِّرِينَ، بَلِ الْوَاجِبُ أَنْ يَّجْعَلَ مَا قَالَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ هُوَ الْأَصْلَ، وَيَتَدَبَّرَ مَعْنَاهُ وَيَعْقِلَهٗ، وَيَعْرِفَ بُرْهَانَهٗ وَدَلِيلَهٗ؛ إِمَّا الْعَقْلِيُّ وَإِمَّا الْخَبَرِيُّ السَّمْعِيُّ، وَيَعْرِفَ دَلَالَتَهٗ عَلٰى هٰذَا وَهٰذَا، وَيَجْعَلَ أَقْوَالَ النَّاسِ الَّتِي تُوَافِقُهٗ وَتُخَالِفُهٗ مُتَشَابِهَةً مُّجْمَلَةً، فَيُقَالُ لِأَصْحَابِهَا: هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ تَحْتَمِلُ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ أَرَادُوا بِهَا مَا يُوَافِقُ خَبَرَ الرَّسُولِ قُبِلَ، وَإِنْ أَرَادُوا بِهَا مَا يُخَالِفُهٗ رُدَّ.

”ایسا ممکن نہیں کہ کتاب اللہ اور کلامِ رسول ﷺ سے شفا، ہدایت اور علم و یقین حاصل نہ ہو اور حیران و سرگرداں لوگوں کی کلام سے ہو جائے، مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ و رسول کے فرمان کو اصل بنائے، اس کے معنی میں غور و فکر کرے، اسے سمجھے، اس کی عقلی، خبری یا سمعی برہان پہچانے، اِس کی دلالت ہر زاویے سے سمجھے اور انسانوں کی بعض آراء وحی کے موافق ہوتی ہیں، بعض مخالف ہوتی ہیں، بعض متشابہہ اور مجمل۔ ان کی آراء میں ان احتمالات کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرے، ان کے قائلین کو بتائے کہ آپ کی فلاں بات میں فلاں فلاں احتمال ہیں، اگر ان کی مراد رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے موافق ہے تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قبول وگرنہ رد کردے۔‘‘

(شرح الطّحاوية، ص 167)

(سوال): جس کا یہ عقیدہ ہو کہ فلاں قبر پر قربانی کرنا مستحب ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): کسی عمل کو کسی جگہ کے ساتھ خاص کرنا یا مستحب کہنا شریعت کا وظیفہ ہے، قبروں پر قربانی کو مستحب کہنا غلو اور ان کی غیر شرعی تعظیم ہے، جو کہ ممنوع ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ ظَنَّ أَنَّ التَّضْحِيَةَ عِنْدَ الْقُبُورِ مُسْتَحَبَّةٌ وَأَنَّهَا أَفْضَلُ، فَهُوَ جَاهِلٌ ضَالٌّ مُخَالِفٌ لِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

’’جو یہ سمجھے کہ قبروں کے پاس قربانی مستحب اور افضل ہے، وہ جاہل، گمراہ اور مسلمانوں کے اجماع کا مخالف ہے۔‘‘

(مَجموع الفتاوٰی : 495/27)

(سوال): اسقاط حمل کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب): بلا عذر شرعی اسقاط حمل حرام ہے۔ یہ ’’واد خفی‘‘ میں سے ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِسْقَاطُ الْحَمْلِ حَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مِنَ الْوَأْدِ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ فِيهِ : ﴿وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ، بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ وَقَدْ قَالَ : ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ﴾

’’اسقاط حمل کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ یہ اس زندہ درگور کرنے میں سے ہے، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿وَإِذَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ، بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾(التّكوير : ٨-٩) ''جب زندہ درگور کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا، کس گناہ کی پاداش میں اسے قتل کیا گیا؟''

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ﴾ (بني إسرائيل : ٣١) ''اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل مت کرو۔''

(مَجموع الفتاوٰی : 160/34)

سوال: کیا سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر سواری پر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سواری پر سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر جائز ہے، جمہور اہل علم یہی کہتے ہیں۔

سوال: اہل کتاب کے ذبیحہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کا ذبیحہ حلال ہے۔ قرآن، حدیث، اجماع اُمت اور عمل تواتر اس پر دلالت کناں ہیں۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ حِلَّ ذَبَائِحِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ثَبَتَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ ...... مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ فِي كُلِّ عَصْرٍ وَمِصْرٍ يَأْكُلُونَ ذَبَائِحَهُمْ فَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ.

''اہل کتاب کے ذبیحہ اور عورتوں کی حلت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔...... ہر زمانے اور ہر علاقے کے مسلمان اہل کتاب کا ذبیحہ کھاتے رہے ہیں، جس نے اس کا انکار کیا، اس نے مسلمانوں کے اجماع کی مخالفت کی۔''

(مَجموع الفتاوٰی : 232/35)

سوال: درج ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَغْمِضْ عَيْنَيْهِ .

”جب آپ میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو، تو آنکھیں بند نہ کرے۔“

(المُعجم الكبير للطّبراني : 34/11، ح : 10956)

(جواب): سند ضعیف ہے۔

① ابو خیثمہ مصعب بن سعید مصیصی ضعیف ہے۔

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُحَدِّثُ عَنِ الثِّقَاتِ بِالْمَنَاكِيرِ وَيُصَحِّفُ عَلَيْهِمْ .

”یہ ثقات سے منسوب منکر روایات بیان کرتا تھا اور خود تصحیف کر کے ان پر ڈال دیتا تھا۔“

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 89/8)

② لیث بن ابی سلیم ”ضعیف وسیء الحفظ“ ہے۔

ضرورت کے مطابق نماز میں آنکھیں بند کی جاسکتی ہیں۔

❀ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانُوا يَقُولُونَ : لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ مُصَلَّاهُ، فَإِنْ كَانَ قَدِ اسْتَعَادَ النَّظَرَ فَلْيُغْمِضْ .

”لوگ (صحابہ وتابعین) کہا کرتے تھے کہ نمازی کی نظر جائے نماز سے تجاوز نہیں کرنی چاہیے، اگر نظر ادھر اُدھر ہونے لگے، تو آنکھیں بند کر لے۔“

(تعظيم قدر الصّلاة : 143، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا نماز کے لیے نیت ضروری ہے؟

جواب: نیت نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر نماز صحیح نہیں، اس پر کئی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے۔

سوال: زبان سے نیت کرنا کیسا ہے؟

جواب: نیت کا محل دل ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ثابت نہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَنْقُلْ أَحَدٌ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ وَلَا حَسَنٍ بَلْ وَلَا ضَعِيفٍ أَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَتَلَفَّظُ بِنِيَّةِ الصَّلَاةِ .

''کسی محدث نے صحیح، حسن بلکہ ضعیف سند کے ساتھ بھی نقل نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی نیت زبان سے ادا کرتے تھے۔''

(كتاب الأحكام الكبير : 281/2)

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کن الفاظ کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے تھے۔

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ''اللہ اکبر'' کے الفاظ کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے تھے۔

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ، قَالَ : اَللّٰهُ أَكْبَرُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو اللہ اکبر کہتے۔''

(مسند البزّار : 536، وسندهٗ حسنٌ، أصله في صحيح مسلم :771)

❁ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ .

”رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو قبلہ رُخ ہوتے، رفع الیدین کرتے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔“

(سنن ابن ماجه : 803، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۵۸۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۸۶۵) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا نَصٌّ صَرِيحٌ وَحَدِيثٌ صَحِيحٌ فِي تَعْيِينِ لَفْظِ التَّكْبِيرِ .

”اللہ اکبر کے تعین میں یہ واضح نص اور صحیح حدیث ہے۔“

(تفسير القُرطبي : 176/1)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ .

”رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتدا اللہ اکبر سے کرتے تھے۔“

(صحيح مسلم : 498)

❁ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهَا لَا تَنْعَقِدُ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ .

”یہ دلیل ہے کہ نماز اللہ اکبر کے ساتھ ہی منعقد ہوتی ہے۔“

(كشف المُشكِل : 415/4)

سوال: رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کا کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): رکوع جاتے، سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) نے رفع الیدین کو ''سنت متواترہ'' کہا ہے۔

(سِیَر أعلام النُّبَلاء : 293/5)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

...... مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْمُتَعَدِّدَةِ الَّتِي لَا يُمْكِنُ دَفْعُهَا وَلَا مَنْعُهَا وَلَا رَدُّهَا، وَهِيَ مُتَوَاتِرٌ إِلَيْهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ، وَالرَّفْعِ مِنْهُ يَدَيْهِ .

''......(نماز کے شروع میں، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کے بارے میں) متعدد احادیث صحیحہ موجود ہیں، جنہیں ترک کرنا اور رد کرنا ممکن نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔''

(كتاب الأحكام الكبير : 310/2)

۞ علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُ الرَّفْعِ تَكَادُ تَبْلُغُ التَّوَاتُرَ .

''رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں۔''

(التّنبيه على مُشكلات الهِداية : 567/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا نماز ترک کرنے پر حاکم وقت سزا دے سکتا ہے؟

جواب: حاکم وقت پر ضروری ہے کہ رعایا کو فرائض وواجبات کا پابند بنائے اور اس کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ اگر تنبیہ کے باوجود کوئی فرض نماز ترک کرے، تو اسے سزا دے اور فرض نماز کے منکر سے قتال کرے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

الْوَاجِبُ عَلٰی وَلِيِّ الْأَمْرِ أَنْ يَّأْمُرَ بِالصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ جَمِيعَ مَنْ يَقْدِرُ عَلٰی أَمْرِهٖ وَيُعَاقِبُ التَّارِكَ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

”حاکم وقت پر واجب ہے کہ وہ اپنے زیر ولایت تمام افراد کو فرض نمازوں کا حکم دے اور ترک کرنے والے کو سزا دے، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔“

(مَجموع الفَتاویٰ: 307/28)

سوال: کیا قبر پر قرآن کریم پڑھنے سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: قبر پر قرآن کریم پڑھنا ثابت نہیں، اس سے منع کیا گیا ہے، نیز اس کا میت کو فائدہ نہیں پہنچتا۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَالَ : إِنَّهٗ عِنْدَ الْقَبْرِ يَنْتَفِعُ الْمَيِّتُ بِسَمَاعِهَا دُونَ مَا إِذَا بَعُدَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْقَارِئُ، فَقَوْلُهُ هٰذَا بِدْعَةٌ بَاطِلَةٌ مُخَالِفَةٌ لِإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ .

”جس نے یہ کہا کہ قرآن کریم کی قرأت اگر قبر پر کی جائے، تو میت اسے سن کر فائدہ اٹھاتی ہے، نہ کہ دور سے پڑھنے والا۔ یہ قول بدعی، باطل اور علما کے اجماع کے خلاف ہے۔“

(مَجموع الفتاویٰ:42/31)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبْعِ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگے لگانے، درندوں کی طرح بازو پھیلانے اور اونٹ کی مانند مسجد میں ایک جگہ متعین کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 428/3، سنن أبي داود : 862، سنن النّسائي : 1112، سنن ابن ماجه : 1429)

جواب: سند ضعیف ہے۔ تمیم بن محمود ”ضعیف“ ہے۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيثِهِ نَظَرٌ .

”اس کی حدیث محل نظر ہے۔“

(التّاريخ الكبير : 154/2)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس پر متابعت نہیں کی گئی۔''

(الضّعفاء الكبير :170/1)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نَهَانِي عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيكِ، وَإِقْعَاءٍ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ، وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرغ کی طرح ٹھونگے مارنے، کتے کی طرح بیٹھنے اور لومڑی کی طرح التفات کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 311/2)

سند ضعیف ہے۔ یزید بن ابی زیاد جمہور کے نزدیک ''ضعیف وسیء الحفظ'' ہے، نیز یہ ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے، تلقین بھی قبول کرتا تھا۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ، كَبِرَ، فَتَغَيَّرَ وَصَارَ يَتَلَقَّنُ وَكَانَ شِيعِيًّا .

''یہ ضعیف ہے، بڑی عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور یہ تلقین قبول کرنے لگا تھا، یہ شیعہ بھی تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 7717)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْجُمْهُورُ عَلٰى تَضْعِيفِ حَدِيثِهٖ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جمہور محدثین اس کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔“

(هدى السّاري، ص 459)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ لَا سِيَّمَا وَقَدْ خَالَفَ بِرِوَايَتِهِ الثِّقَاتَ .

”اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے، خصوصاً جب ثقات کی مخالفت کرے۔“

(شرح النّووي :306/1، 8/7)

❁ نیز فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِينَ .

”باتفاق محدثین ”ضعیف“ ہے۔

(المَجموع : 195/7)

❁ المعجم الاوسط للطبرانی (۵۲۷۵) والی سند بھی ضعیف ہے۔

① لیث بن ابی سلیم جمہور کے نزدیک ”ضعیف ومختلط“ ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى ضَعْفِهٖ، وَاضْطِرَابِ حَدِيثِهٖ، وَاخْتِلَالِ ضَبْطِهٖ .

”اہل علم کا اتفاق ہے کہ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے، اس کی حدیث میں اضطراب ہے اور اس کے حافظے میں خلل ہے۔“

(تهذيب الأسماء واللُّغات : 75/2)

② حبیب بن ابی ثابت کا عنعنہ ہے۔

❁ مسند ابی یعلی (۲۶۱۹) والی سند سخت ضعیف ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

① محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیمان عرزمی فزاری کوفی ”ضعیف ومتروک“ ہے۔

② قاضی ابو یوسف جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

سوال: کیا جہنم پیدا ہو چکی ہے؟

جواب: جنت اور جہنم اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، یہ پیدا ہو چکی ہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِشْتَکَتِ النَّارُ إِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَکَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ؛ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ.

”جہنم نے رب سے شکایت کی: میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے، مجھے دو سانس لینے کی اجازت عطا فرما! ایک سانس سردیوں میں اور دوسرا گرمیوں میں۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) لہٰذا گرمی یا سردی کی جتنی شدت آپ محسوس کرتے ہیں، (وہ جہنم کے سانس لینے سے ہے)۔“

(صحيح البخاري: 3260، صحيح مسلم: 617)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰی أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ بَعْدُ وَهُوَ قَوْلُ جَمَاعَةِ أَهْلِ السُّنَّةِ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ.

”یہ حدیث دلیل ہے کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں، اہل سنت فقہا اور محدثین کی جماعت کا یہی عقیدہ ہے۔“

(الاستذكار: 103/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ بِأَنَّ النَّارَ مَخْلُوقَةٌ، رَدًّا عَلٰى مَنْ قَالَ: إِنَّهَا لَمْ تُخْلَقْ وَإِنَّمَا تُخْلَقُ وَقْتَ الْحَاجَةِ إِلَيْهَا.

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جہنم مخلوق ہے، اس میں ان لوگوں کا رد ہے، جو کہتے ہیں کہ جہنم کو ابھی تک پیدا نہیں کیا گیا، بلکہ وہ اسی وقت پیدا ہوگی، جب اس کی ضرورت ہوگی (یعنی قیامت کے دن)۔''

(المَسالك في شرح موطأ مالك :454/1)

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ كَمَا يَقُولُ جَمَاعَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَهُمُ الْجَمَاعَةُ الَّذِينَ هُمُ الْحُجَّةُ أَهْلُ الرَّأْيِ وَالْآثَارِ.

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جنت اور جہنم مخلوق ہیں، جیسا کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے، یہی وہ جماعت ہے، جن کا عقیدہ حجت ہے، جو فقہا اور محدثین پر مشتمل ہے۔''

(الاستذکار : 86/3)

❀ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

''اہل سنت کا اتفاق ہے کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں اور اس وقت موجود ہیں، اہل سنت ہمیشہ سے اسی عقیدہ پر قائم رہے ہیں۔ یہاں تک کہ معتزلہ اور قدریہ کا ایک فرقہ نمودار ہوا، اس نے اس کا انکار کر دیا، کہنے لگے: (جنت اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جہنم ابھی پیدا نہیں ہوئیں) بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن پیدا کرے گا۔ انہوں نے یہ بات اپنی اس فاسد دلیل کی بنیاد پر کہی کہ جس دلیل کی بنیاد پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے افعال کے لیے اپنی شریعت وضع کر دی۔ کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا کرنا چاہیے اور اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے افعال پر قیاس کیا، یوں وہ افعال میں مشبہہ قرار پائے۔ ان میں جہمیت داخل ہوئی، تو مشبہہ کے ساتھ ساتھ وہ معطلہ بھی بن گئے۔ انہوں نے کہا: استعمال سے پہلے سے جنت کو پیدا کرنا عبث ہے، کیونکہ اس سے جنت لمبے عرصے تک خالی رہے گی، یوں انہوں نے ایسی بہت سے نصوص کو ٹھکرا دیا، جو ان کی اللہ تعالیٰ کے لیے وضع کردہ شریعت کے مخالف ہوں، بہت سے نصوص کے معانی ومطالب کو بدل دیا اور جس نے ان کی وضع کردہ شریعت کی مخالفت کی، انہیں گمراہ اور بدعتی قرار دیا۔“

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص 420)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا أَنَا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ، فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزٍ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَأَخَذْتُهَا مِنْهُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ .

”کیا آپ میں سے کسی نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مسجد میں داخل ہوا، تو دیکھا ایک سائل مانگ رہا تھا، میں نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(اپنے بیٹے) عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا دیکھا، تو اس سے پکڑ کر سائل کو دے دیا۔''

(سنن أبي داود : 1670)

جواب: سند ضعیف ہے۔ مبارک بن فضالہ ضعیف و مدلس ہے۔

سوال: کیا ذکر الٰہی سے شیطان بھاگ جاتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ، عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ .

''انسان جب سو جاتا ہے، تو شیطان اس کے سر کی پچھلی جانب تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر یہ پھونکتا ہے کہ سو جا! لمبی رات ہے۔ اگر وہ جاگ کر ذکر کرنے لگے، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ وضو کرے، تو دوسری اور نماز پڑھ لے، تو تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش ہوتا ہے، ورنہ سستی و کاہلی اس پر چھائی رہتی ہے۔''

(صحيح البخاري : 1142، صحيح مسلم : 776)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى يُطْرَدُ بِهِ الشَّيْطَانُ بِالتِّلَاوَةِ وَالذِّكْرِ وَالْأَذَانِ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ تلاوت، ذکر الٰہی اور اذان کے ذریعے شیطان کو بھگایا جاسکتا ہے۔“

(الاستذکار : 375/2)

سوال: لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے؟

جواب: لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے، حرمت یا کراہت پر کوئی دلیل ثابت نہیں۔ اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

❁ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی سے حق مہر کے حوالے سے فرمایا:

اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ .

”جائیں، کچھ لیں آئیں، چاہے لوہے کی انگوٹھی ہو۔“

(صحيح البخاري : 5871)

❁ ایک روایت میں ہے:

تَزَوَّجْ، وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ .

”شادی کریں، خواہ لوہے کی انگوٹھی کے عوض میں ہو۔“

(صحيح البخاري : 5150)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى جَوَازِ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ مِنَ الْحَدِيدِ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الاستذكار : 407/5)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُخْتَارُ أَنَّهٗ لَا يُكْرَهُ لِهٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ .

''مذکورہ دونوں حدیثوں کی بنا پر مختار یہی ہے کہ لوہے کی انگوٹھی مکروہ نہیں۔''

(المَجموع : 341/4)

سوال: کیا انسان کے بال نجس ہیں؟

جواب: انسانی بال نجس نہیں، طاہر ہیں۔

حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعَرٍ .

''انہوں نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو حج کے سال منبر پر (خطبہ دیتے) سنا، آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔''

(صحيح البخاري : 3468، صحيح مسلم : 2127)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (٤٦٣ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ شَعْرَ بَنِي آدَمَ طَاهِرٌ أَلَا تَرٰى إِلٰى تَنَاوُلِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ فِي الْخُطْبَةِ قَصَّةَ الشَّعْرِ وَعَلٰى هٰذَا أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ انسانوں کے بال طاہر ہیں، ذرا دیکھئے کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے دوران خطبہ بالوں کا گچھا پکڑا ہوا ہے۔ اکثر اہل علم کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی موقف ہے۔''

(التّمهيد : 219/7)

سوال: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب: علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) نقل کرتے ہیں:

اَلْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَنَّ الرَّسُولَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ : مَنْ جَمَعَ إِلَى الْمُعْجِزَةِ الْكِتَابَ الْمُنَزَّلَ عَلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ غَيْرُ الرَّسُولِ : مَنْ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ كِتَابٌ وَإِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يَدْعُوَ النَّاسَ إِلٰى شَرِيعَةِ مَنْ قَبْلَهٗ .

''نبی اور رسول میں فرق یہ ہے کہ رسول وہ نبی ہوتا ہے، جسے معجزہ کے ساتھ ساتھ منزل کتاب بھی عطا ہو، جبکہ نبی وہ ہوتا ہے، جس پر کتاب نازل نہیں ہوتی، بلکہ اسے پہلی شریعت کی طرف دعوت دینے کا حکم دیا جاتا ہے۔''

(شرح الطّيبي :3629/11)

سوال: کیا امام بخاری رحمہ اللہ مدلس تھے؟

جواب: امام بخاری رحمہ اللہ مدلس نہیں تھے۔

❀ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

اِسْتَبْعَدَ هٰذَا .

''امام بخاری رحمہ اللہ کو مدلس قرار دینا بعید ہے۔''

(عُمدة القاري : 65/23)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : هٰذَا يَقْتَضِي أَنْ يَّكُونَ الْبُخَارِيُّ مُدَلِّسًا وَلَمْ يَصِفْهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحَدٌ بِذٰلِكَ إِلَّا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَنْدَه وَذٰلِكَ مَرْدُودٌ عَلَيْهِ.

قُلْتُ : لَا يَلْزَمُ مِنْ هٰذَا الْفِعْلِ الْاِصْطِلَاحِيِّ لَهٗ أَنْ يُوصَفَ بِالتَّدْلِيسِ لِأَنَّا قَدْ قَدِمْنَا الْأَسْبَابَ الْحَامِلَةَ لِلْبُخَارِيِّ عَلٰى عَدَمِ التَّصْرِيحِ بِالتَّحْدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ الَّتِي عَلَّقَهَا حَتّٰى لَا يَسُوقَهَا مَسَاقَ أَصْلِ الْكِتَابِ فَسَوَاءٌ عِنْدَهٗ عَلَّقَهَا عَنْ شَيْخِهٖ أَوْ شَيْخِ شَيْخِهٖ وَسَوَاءٌ عِنْدَهٗ كَانَ سَمِعَهَا مِنْ هٰذَا الَّذِي عَلَّقَهٗ عَنْهُ أَوْ سَمِعَهَا عَنْهُ بِوَاسِطَةٍ ثُمَّ إِنَّ «عَنْ» فِي عُرْفِ الْمُتَقَدِّمِينَ مَحْمُولَةٌ عَلَى السَّمَاعِ قَبْلَ ظُهُورِ الْمُدَلِّسِينَ وَكَذَا لَفْظَةُ «قَالَ» لٰكِنَّهَا لَمْ تَشْتَهِرِ اصْطِلَاحًا لِلْمُدَلِّسِينَ مِثْلُ لَفْظَةِ «عَنْ» فَحِينَئِذٍ لَا يَلْزَمُ مِنِ اسْتِعْمَالِ الْبُخَارِيِّ لَهَا أَنْ يَّكُونَ مُدَلِّسًا وَقَدْ صَرَّحَ الْخَطِيبُ بِأَنَّ لَفْظَةَ «قَالَ» لَا تُحْمَلُ عَلَى السَّمَاعِ إِلَّا إِذَا عُرِفَ مِنْ عَادَةِ الْمُحَدِّثِ أَنَّهٗ لَا يُطْلِقُهَا إِلَّا فِيمَا سَمِعَ.

''اگر آپ کہیں کہ اس سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مدلس ہونا ثابت ہوتا ہے، تو انہیں ابوعبداللہ ابن مندہ رحمہ اللہ کے علاوہ کسی نے مدلس نہیں کہا۔ ابن مندہ رحمہ اللہ کی یہ بات رد ہے۔

میں کہتا ہوں: اس عمل سے یہ لازم نہیں آتا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کو مدلس قرار دیا جائے، کیونکہ پہلے ان اسباب کا ذکر کر چکے ہیں، جن کی بنا پر امام بخاری رحمہ اللہ نے معلق روایات میں سماع کی صراحت نہیں کی، نیز امام بخاری رحمہ اللہ انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل بخاری میں ذکر نہیں کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں فرق نہیں کیا کہ معلق روایت ان کے اپنے شیخ سے ہو، یا شیخ کے شیخ سے، خواہ وہ روایت اسی سے سنی ہوئی ہو جس سے معلق بیان کی ہے یا کسی دوسرے کے واسطہ سے سنی ہو۔ پھر متقدمین کی اصطلاح میں لفظ ''عن'' مدلسین کے ظہور سے قبل سماع پر محمول ہوتا تھا، اسی طرح لفظ ''قال'' ہے۔ لفظ ''عن'' مدلسین کے لیے اصطلاحی طور پر مشہور نہیں ہوا۔ تو اس لحاظ سے امام بخاری رحمہ اللہ کے ''عن'' استعمال کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ رحمہ اللہ مدلس ہیں، نیز خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے صراحت کی ہے کہ لفظ ''قال'' سماع پر محمول نہیں ہوتا، البتہ اگر محدث کی عادت ہو کہ وہ اس لفظ کا اطلاق اسی روایت پر کرتے ہیں، جو اس نے سنی ہوئی ہوتی ہے۔''

(تغليق التّعليق : 9/2)

سوال: بعض لوگ درج ذیل حدیث سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت کرتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

''غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(مدینہ میں) اپنا جانشین مقرر کیا، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ کو یہ امتیاز خوش نہیں آتا کہ میرے ساتھ آپ کی وہی نسبت ہو، جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(صحیح البخاري: 3706، صحیح مسلم: 2404، واللّفظ لهٗ)

❁ صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

إِنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. ''میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔''

(جواب): غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گھر پر چھوڑا، جس بنا پر منافقین نے چہمی گوئیاں کیں کہ اب انہیں علی رضی اللہ عنہ کی کوئی ضرورت نہیں، تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میری علی سے وہی نسبت ہے، جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، البتہ میرے بعد نبوت نہیں۔

اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلا فصل چنا تھا۔ اگر ایسا ہوتا، تو اُمت کبھی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی خلاف ورزی نہ کرتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے دور میں بھی یہ بات ذکر نہیں کی کہ اس فرمان نبوی میں میری خلافت کا ثبوت ہے۔

❁ علامہ ابو عبد اللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُّوسَى الْخِلَافَةَ بَعْدَهٗ.

''اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان سے اپنے بعد

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد نہیں لی۔“

(تفسیر القرطبي :267/1)

سوال: خنزیر کے شکار کا کیا حکم ہے؟

جواب: خنزیر نجس العین ہے، اس کے کسی جزو سے انتفاع جائز نہیں، لہٰذا اس کا شکار بھی جائز نہیں۔

❀ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْاِصْطِيَادَ بِهٖ لَا يَجُوزُ بِالْإِجْمَا عِ، لِنَجَاسَةِ عَيْنِهٖ .

”خنزیر کا شکار بالا جماع جائز نہیں، کیونکہ نجس العین ہے۔“

(مِنحة السّالك، ص 367)

اگر خنزیر فصلوں وغیرہ کو نقصان پہنچائے، تو اسے تلف کیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے رفع الیدین کا ترک ثابت ہے؟

جواب: سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے رفع الیدین کا ترک ثابت نہیں۔

❀ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ، فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ .

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، انہوں نے صرف نماز کے شروع میں تکبیر اُولیٰ کے وقت رفع الیدین کیا۔“

(سنن الدّارقُطني : ۱/۲۹۵، ح : ۱۱۲۰، واللّفظ لهٗ، مسند أبي يعلٰى : ۵۰۳۹)

روایت سخت ”ضعیف“ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

① محمد بن جابر یمامی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ. ''یہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: ۱۹۱/۵)

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ. ''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(مَحَجَّة القُرَب، ص 185)

اسے امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام یحییٰ بن معین، امام فلاس، امام نسائی، امام ترمذی، امام جوزجانی، امام دارقطنی وغیرہم رحمہم اللہ نے مجروح و ''ضعیف'' کہا ہے۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْيَمَامِيُّ وَكَانَ ضَعِيفًا.

''اسے بیان کرنے میں محمد بن جابر یمامی متفرد ہے اور وہ ضعیف تھا۔''

(سنن الدّارقُطني: ۲۹۵/۱)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا ابْنُ جَابِرٍ اِيْشْ حَدِيثُهُ؟ هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ، أُنْكِرُهُ جِدًّا.

''ابن جابر کی حدیث کیا ہے؟ یہ حدیث منکر ہے، میں اسے سخت منکر سمجھتا ہوں۔''

(العِلَل ومعرفة الرّجال: ۱۱۷/۱)

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا عَلٰى عَامَّةِ حَدِيثِهِ.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''محمد بن جابر کی نہ اس حدیث میں متابعت کی گئی ہے اور نہ دیگر احادیث پر۔''

(الضّعفاء الكبير : ٤٢/٤)

✿ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(معرفة السّنن والآثار للبيهقي : ٤٢٤/٢)

✿ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔'' (المَوضوعات : ٩٦/٢)

✿ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُهٗ عَنْ حَمَّادٍ، فِيهِ اضْطِرَابٌ .

''اس کی حدیث حماد بن ابی سلیمان سے مضطرب ہوتی ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢١٩/٧)

اس نے مذکورہ روایت بھی اپنے استاذ حماد سے بیان کی ہے، لہٰذا یہ جرح مفسر ہے۔

② اگر یہ حدیث ''صحیح'' ہے، تو قنوت وتر اور عیدین میں رفع الیدین کیوں؟

③ یہ روایت ''ضعیف'' ہونے کے ساتھ ساتھ عام ہے، جبکہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کے ثبوت والی احادیث خاص ہیں، لہٰذا خاص کو عام پر مقدم کیا جائے گا۔

④ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کرنا ''صحیح'' سند سے ثابت ہے۔

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٧٣/٢)

تنبیہ:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْافْتِتَاحِ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف نماز کے آغاز (تکبیر تحریمہ) میں رفع الیدین کرتے تھے۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ١/٢٣٦، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ١/٢٢٧)

سند ''ضعیف'' ہے۔

❀ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَثْبُتُ . ''یہ ثابت نہیں ہے۔''

(السّنن الكبرٰی للبيهقي : ٢/٨١)

امام نخعی ''مدلس'' ہیں۔(طبقات المدلسین:٢٨)،سماع کی صراحت نہیں کی۔نیز یہ سند سخت ''منقطع'' ہے،کیونکہ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی پیدائش سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہوئی۔

❀ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَصْلُ قَوْلِهٖ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَوْ رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ، لِأَنَّهٗ لَمْ يَلْقَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا .

''ہماری دلیل یہ ہے کہ ابراہیم اگر سیدنا علی وسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بیان کریں،تو قبول نہیں ہے،کیونکہ ان کی دونوں صحابہ میں سے کسی سے بھی ملاقات نہیں ہے۔''(إختلاف الحديث : ٨/٦٣٥)

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

إِبْرَاهِيمُ النَّخْعِيُّ لَمْ يَرَ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَالْحَدِيثُ مُنْقَطِعٌ .

”ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا، یہ حدیث منقطع ہے۔“

(البدر المنیر : ٤٧٨/٣)

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِوَايَةُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مُنْقَطِعَةٌ، لَّا شَكَّ فِيهَا .

”ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت منقطع ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔“(السّنن الکبریٰ : ٧٦/٨)

بلکہ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کسی بھی صحابی سے سماع نہیں کیا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التقریب : ٢٧٠) نے ان کو طبقہ خامسہ میں ذکر کیا ہے۔اس طبقہ کے راویوں کا کسی بھی صحابی سے سماع ثابت نہیں ہوتا۔

فائدہ:

اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ : إِذَا حَدَّثْتَ فَأَسْنِدْ، قَالَ : إِذَا قُلْتُ لَكَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَإِذَا قُلْتُ : حَدَّثَنِي فُلَانٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فَهُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي .

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کہا: جب آپ (مجھے) حدیث بیان کریں، تو سند بھی ذکر کر دیا کریں، تو ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں بیان کروں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو یہ میں اس وقت کہتا ہوں، جب کئی ایک راویوں نے مجھے عبد اللہ بن مسعود سے بیان کیا ہو۔اور جب میں کہوں کہ مجھے فلاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے، تو مجھے اسی نے بیان کیا ہوتا ہے۔''

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : ١٤/٥١٩)

سند ضعیف ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس سند میں شک کا اظہار کیا ہے۔

اس قول کو صحیح بھی مان لیا جائے، تب بھی اس سے مراسیل ابراہیم نخعی کا صحیح ہونا ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں (قال عبداللہ) کہوں، تو مجھے کئی ایک راویوں نے بیان کیا ہوتا ہے۔ اب یہ ''کئی ایک راوی'' نامعلوم ہیں۔ جب تک ان کی صراحت نہ ہو جائے، صحیح کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

✿ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لَمْ يَرَ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَالْحَدِيثُ مُنْقَطِعٌ، وَالْعَجَبُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَرْضَ بِأَنْ وَصَلَ هٰذَا الْمُنْقَطِعَ، حَتّٰى زَادَ أَيْضًا فِي مَتْنِهِ السَّنَدَ؛ فَأَسْنَدَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ يُقْنِعْهُ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ وَصَلَهُ بِذِكْرِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

''یہ روایت ہی محفوظ ہے، (اس میں بھی) ابراہیم نخعی نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا، لہٰذا حدیث منقطع ہے۔ محمد بن جابر یمامی پر تعجب ہے وہ اس منقطع روایت کو موصول بیان کرنے پر راضی نہ ہوا، بلکہ متن میں زیادتی کر کے اسے مسند بیان کر دیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر دیا، پھر اس پر بھی اکتفا نہ کیا، بلکہ اس میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر بھی کر دیا۔''

(الخلافيات للبيهقي : 365/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان کلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان کلام کرنا جائز ہے، اس کی ممانعت نہیں، بلکہ احادیث میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ : أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي .

”اقامت کہی جا چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخِ انور ہماری طرف پھیرا اور فرمایا: صفیں مکمل کر کے خوب مل کر کھڑے ہوں۔ میں آپ کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“

(صحيح البخاري : 719)

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”صفیں سیدھی کریں،(دورانِ نماز) میں آپ کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔پھر ہم اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں چپکانے لگے۔“

(صحيح البخاري : 725)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى جَوَازِ الْكَلَامِ بَيْنَ الْإِقَامَةِ وَالْإِحْرَامِ بِالصَّلَاةِ وَلَا بَأْسَ بِهٖ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ الْحِجَازِيِّينَ، وَهُوَ رَدٌّ عَلَى الْكُوفِيِّينَ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ اقامت اور تکبیر تحریمہ میں کلام کرنا جائز ہے،فقہائے حجاز کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں،اس حدیث میں اہل کوفہ کا رد ہے۔“

(التّوضيح : 597/6)

سوال: کیا نصاریٰ کے مذہب میں خنزیر حلال تھا؟

جواب: خنزیر نجس العین ہے، یہ کسی مذہب میں حلال نہیں رہا۔بعض نصاریٰ کا یہ کہنا کہ ان کے مذہب میں خنزیر کی حلت نازل ہوئی ہے، سراسر جھوٹ ہے اور اپنے دین میں اضافہ ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ أَحَدٌ، حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

”قسم ہے اس ذات کی،جس کے ہاتھ میری جان ہے،عنقریب تم میں عیسیٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم علیہما السلام عادل ومنصف بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے اور (اس وقت) اتنا مال و دولت بہہ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہو گا، اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔"

(صحيح البخاري : 3448، صحيح مسلم : 155)

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ أَنَّ الْخِنْزِيرَ حَرَامٌ فِي شَرِيعَةِ عِيسٰى، وَقَتْلُهُ لَهُ تَكْذِيبٌ لِلنَّصَارٰى أَنَّهُ حَلَالٌ فِي شَرِيعَتِهِمْ.

"اس حدیث میں دلیل ہے کہ خنزیر عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بھی حرام تھا، آپ علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنے میں نصاریٰ کے اس دعویٰ کی تکذیب ہے کہ خنزیر ان کی شریعت مین حلال تھا۔"

(شرح صحيح البخاري : 344/6، التّوضيح لابن ملقن : 555/14)

سوال: درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا وُضِعَتِ الْحَلْوٰى بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلْيُصِبْ مِنْهَا وَلَا يَرُدَّهَا.

"جب آپ کے ساتھ میٹھی چیز رکھی جائے، تو اس سے کچھ تناول کیجئے، بغیر تناول کیے واپس نہ لوٹایئے۔"

(الضّعفاء لأبي زرعة : 400/2، كتاب المَجروحين لابن حِبّان : 206/2، مُعجم أبي يعلٰى : 95، المُعجم الأوسط للطّبراني : 7129)

جواب: روایت ضعیف ومنکر ہے۔ فضالہ بن حصین مضطرب الحدیث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مُتَّهَمًا بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

”اس حدیث کے گھڑنے کا جرم فضالہ بن حصین کے سر پر ہے۔“

(شُعب الإيمان : 89/8)

جس روایت میں اس کی متابعت ہوئی ہے، وہ بھی ضعیف ومنکر ہے۔ اس میں عبد الرحمٰن بن عبدالملک بن شیبہ ”ضعیف“ ہے۔

✿ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حديثٌ مُنكَرٌ .

”یہ حدیث منکر ہے۔“

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : 1514)

سوال: نماز میں سورت بقرہ کی آخری آیت پڑھنے یا سننے پر آمین کہنا کیسا ہے؟

جواب: نماز میں سورت بقرہ کی آخری آیت پر آمین کہنا ثابت نہیں۔

✿ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنْ لَا تَأْمِينَ فِي شَيْءٍ مِنْ قِرَاءَ ةِ الصَّلَاةِ إِلَّا عِنْدَ خَاتِمَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ نماز کی کسی قرأت پر آمین نہیں، سوائے سورت فاتحہ کے اختتام پر۔“

(التّمهيد : 10/7)

تنبیہ:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

كَانَ إِذَا قَرَأَ آخِرَ الْبَقَرَةِ : ﴿وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (البقرة : ۲۵۰) قَالَ : آمِينَ .

''آپ رضی اللہ عنہ جب سورت بقرہ کے اختتام پر آیت: ﴿وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ پڑھتے، تو آمین کہتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 7979)

سند ضعیف ہے۔

① رجل مبہم ہے۔

② ابواسحاق کا عنعنہ ہے۔

سوال: نماز میں ''سکتہ'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: نماز میں سورت فاتحہ کے بعد یا قرأت کے بعد ''سکتہ'' کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، البتہ اس بارے میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر ثابت ہے۔

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لِلْإِمَامِ سَكْتَتَانِ فَاغْتَنِمُوا الْقِرَاءَةَ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''امام کے دو ''سکتے'' ہیں، ان میں سورت فاتحہ کی قرأت کو غنیمت جانیں۔''

(القِراءة خَلفَ الإمام للبخاري : 165، وسندهٗ حسنٌ)

مرفوع روایت ثابت نہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا مَذْهَبُ الْجُمْهُورِ، لَا أَعْلَمُ فِي ذٰلِكَ نِزَاعًا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”دوسکتوں کا جواز جمہور کا مذہب ہے، مجھے اس میں کوئی اختلاف معلوم نہیں۔“

(كتاب الأحكام الكبير : 128/3)

ثابت ہوا سورت فاتحہ کے بعد اور قرأت کے بعد سکتہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحة : ٧)، فَقَالَ الَّذِينَ خَلْفَهُ : آمِينَ، فَالْتَقَتْ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلِ الْأَرْضِ آمِينَ، غَفَرَ اللّٰهُ لِلْعَبْدِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، قَالَ : وَمَثَلُ الَّذِي لَا يَقُولُ : آمِينَ، كَمَثَلِ رَجُلٍ غَزَا مَعَ قَوْمٍ فَاقْتَرَعُوا، فَخَرَجَتْ سِهَامُهُمْ وَلَمْ يَخْرُجْ سَهْمُهُ، فَقَالَ : مَا لِسَهْمِي لَمْ يَخْرُجْ؟ قَالَ : إِنَّكَ لَمْ تَقُلْ : آمِينَ .

”جب امام کہتا ہے: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ اور مقتدی کہتے ہیں: آمین، آسمان والوں (فرشتوں) اور زمین والوں کی آمین موافق ہو جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ انسان کے گزشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ جو آمین نہیں کہتا، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے کسی جماعت کے ساتھ جہاد کیا، تو انہوں نے قرعہ ڈالا، لوگوں کا قرعہ نکل آیا، مگر اس شخص کا قرعہ نہیں نکلا، تو وہ کہتا ہے: میرا قرعہ کیوں نہ نکلا؟ تو اسے کہا گیا: کیونکہ تم نے آمین نہیں کہا تھا۔“

(مسند أبي يعلىٰ: 6411)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: سند ضعیف ہے۔

① کعب مدنی ''مجہول الحال'' ہے۔

② لیث بن ابی سلیم جمہور کے نزدیک ''ضعیف و مختلط'' ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی ضَعْفِهٖ، وَاضْطِرَابِ حَدِيثِهٖ، وَاخْتِلَالِ ضَبْطِهٖ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے، اس کی حدیث میں اضطراب ہے اور اس کے حافظے میں خلل ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات : 75/2)

سوال: نماز مغرب، نماز عشاء اور نماز فجر کی جماعت میں اونچی آواز سے قرأت کیوں کی جاتی ہے، جبکہ ظہر و عصر میں آہستہ قرأت ہوتی ہے؟

جواب: نماز مغرب، نماز عشاء اور نماز فجر کی جماعت میں اونچی آواز سے قرأت سنت کی پیروی میں کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو جس طرح قرأت کرتے دیکھا اور سنا، ایسے ہی عمل کیا اور اسے آگے منتقل کر دیا، یوں یہ سنت جاری ہو گئی۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ .

''ہر نماز میں قرأت کی جاتی ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اونچی آواز میں سنایا، ہم نے بھی آپ کو اونچی آواز میں سنا دیا اور جسے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے مخفی رکھا (یعنی آہستہ قرأت کی)، تو ہم نے بھی اسے آپ سے مخفی رکھا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(صحيح البخاري : 772، صحيح مسلم : 396)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَفِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ أَمْرٌ مُتَلَقًّى بِنَقْلِ الْخَلَفِ عَنِ السَّلَفِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ...... وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلٰى مَشْرُوعِيَّتِهٖ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِي حَقِّ الْإِمَامِ .

''نماز فجر، اور مغرب وعشاء کی پہلی رکعتوں میں اونچی قرأت کرنا ایسا عمل ہے، جسے خلف نے سلف سے اور سلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔ ...... (مذکورہ مقامات پر) اونچی آواز میں قرأت کرنا امام کے لیے مشروع ہے، اس پر علما کا اجماع ہے۔''

(كتاب الأحكام الكبير : 191/3)

سوال: کیا مقتدی پر فاتحہ کی قرأت واجب ہے؟

جواب: صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مقتدی پر فاتحہ کی قرأت واجب ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهٖ فَإِنَّهٗ يُنَاجِي رَبَّهٗ .

''جب آپ میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو، تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔''

(صحيح البخاري : 405، صحيح مسلم :551)

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِأَنَّ عَلَى الْمَأْمُومِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكِتَابِ فِي صَلَاتِهِ، إِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ، وَالْمُنَاجَاةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِنُطْقِ الْخَطَّابِ دُونَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالسُّكُوتِ .

''اس حدیث میں واضح بیان ہے کہ مقتدی کے لیے نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، مناجات تو مخاطب کر کے ہی کی جاتی ہیں، (مراد تلاوت ہے۔) نہ کہ تسبیح، تکبیر اور سکوت سے۔''

(صحیح ابن حبان، تحت الحدیث : 1783)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اَلْأَمْرُ بِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ أَمْرُ فَرْضٍ، قَامَتِ الدَّلَالَةُ مِنْ أَخْبَارٍ أُخَرَ عَلٰى صِحَّةِ فَرْضِيَّتِهِ، ذَكَرْنَاهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا وَالْأَمْرُ بِقِرَاءَ ةِ مَا تَيَسَّرَ غَيْرِ فَرْضٍ، دَلَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى ذٰلِكَ .

''نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کا حکم فرض ہے، دیگر کئی احادیث میں اس کی فرضیت ثابت ہے، جنہیں ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے، جبکہ فاتحہ کے علاوہ قرأت کا حکم فرض نہیں ہے، اجماع اس پر دلیل ہے۔''

(صحیح ابن حبان، تحت الحدیث : 1790)

❁ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ قُلْتُ : الرَّجُلُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، أَيَّ شَيْءٍ يَنْوِي بِقِرَاءَتِهِ وَصَلَاتِهِ؟ قَالَ : يَنْوِي أَنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ .

''میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا: جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو وہ قرأت اور نماز کی کیا نیت کرے؟ فرمایا: نیت کرے کہ وہ اپنے رب سے مناجات کرنے لگا ہے۔''

(تعظيم قدر الصّلاة : 159، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''اس شخص کی نماز نہیں، جس نے سورت فاتحہ کی قرأت نہ کی۔''

(صحيح البخاري : 756، صحيح مسلم : 394)

یہ حدیث دلیل ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی اس روایت کا درست مفہوم ومعنی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہاں ''لا'' نفی جنس کے لیے نہیں، بلکہ نفی کمال کے لیے ہے۔ مطلب کہ نماز ہو جاتی ہے، البتہ کامل نہیں ہوتی، بطور دلیل یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ .

''کھانا حاضر ہو، تو نماز نہیں۔''

(صحيح مسلم : 560)

یہاں ''لا'' نفی جنس مراد لینے میں اجماع مانع ہے، کیونکہ تمام فقہا مجتہدین کا اجماع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کھانے حاضر ہو، تو نماز پڑھی جا سکتی ہے، البتہ اس لیے جماعت ترک کرنے میں رخصت ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

يَمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ إِجْمَاعٌ، لَا يُعْرَفُ خِلَافُهٗ عَنْ مُجْتَهِدٍ كَبِيرٍ مُحَقِّقٍ .

''یہاں نماز کے عدم صحت مراد لینے میں اجماع مانع ہے، اس کی مخالفت کسی بڑے محقق مجتہد سے معلوم نہیں۔''

(كتاب الأحكام الكبير : 444/2)

نیز سورت فاتحہ والی حدیث میں نفی کمال مراد لینے پر یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے:

لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ .

''مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے۔''

(سنن الدّارقطني : 1553)

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس طرح یہ روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی آتی ہے، وہ بھی ضعیف ہے۔ سعید بن حیان کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں ہو سکا۔

حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ جو نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کرے، اس کی نماز نہیں۔ اس معنی کی تائید کئی صحیح احادیث سے ہوتی ہے۔

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی ہی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''وہ نماز کفایت نہیں کرتی، جس میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کی جائے۔''

(سنن الدّارقطني : 1225، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''وہ نماز کفایت نہیں کرتی، جس میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کی جائے۔''

(صحيح ابن خزيمة : 490، صحيح ابن حبان : 1789، وسندهٗ صحيحٌ)

حدیث میں لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ کے الفاظ سے ثابت ہوا کہ حدیث عبادہ میں مذکورہ لانفی جنس کا ہے، نہ کہ نفی کمال کا۔

سوال: تکبیرات انتقال کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: تکبیرات انتقال صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

✿ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى هٰذِهِ التَّكْبِيرَاتِ .

''ان تکبیرات کی مشروعیت پر اُمت کا اتفاق ہے۔''

(شرح السّنة : 91/3)

سوال: نماز میں آنے والے خیالات کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: نماز میں خشوع وخضوع ضروری ہے، نماز میں خیالات آنے سے نماز تو باطل نہیں ہوتی، البتہ اجر وثواب میں کمی آ جاتی ہے۔ نمازی کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر سوچ وبچار سے بچے، البتہ اگر خیالات آئیں، تو تعوذ پڑھ کر تین دفعہ بائیں جانب دھتکار دے، مزید سوچنے سے گریزاں رہے۔

✿ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ (۲۹۴ھ) فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ مُجْتَمِعُونَ عَلٰى أَنَّهٗ إِذَا شَغَلَ جَارِحَةً مِنْ جَوَارِحِهٖ بِعَمَلٍ مِّنْ غَيْرِ عَمَلِ الصَّلَاةِ، أَوْ بِفِكْرٍ، وَشَغَلَ قَلْبَهٗ بِالنَّظَرِ فِي غَيْرِ أَمْرِ الصَّلَاةِ، أَنَّهٗ مَنْقُوصٌ مِّنْ ثَوَابِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ تَارِكًا جُزْءً مِنْ تَمَامِ صَلَاتِهٖ وَكَمَالِهَا .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جب نمازی کا کوئی جزو نماز کے اعمال کے علاوہ کسی عمل میں مشغول ہو یا کسی سوچ وفکر میں مصروف ہو یا اس کا دل نماز کے علاوہ کسی کام کے متعلق سوچ رہا ہو، تو اس کی مکمل اور کامل نماز کے ثواب سے ایک حصہ کمی ہو جاتی ہے۔''

(تعظیم قَدَر الصّلاۃ :172/1)

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ، الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾

(المؤمنون : ١۔٢)

''یقیناً وہ مومن فلاح پا گئے، جو نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔''

سوال: خبر واحد کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: خبر واحد کی حجیت اور عدم حجیت کا مسئلہ اہل السنہ اور فرق ضالہ کے یہاں مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے، اہل السنہ کے نزدیک خبر واحد حجت ہے۔

خبر واحد ایک ایسی حقیقت ہے، جس سے انکار تو ممکن ہے، اس سے مفر مگر ممکن نہیں، جو لوگ اور جو فرق خبر واحد کی حجیت کا انکار کرتے ہیں، ان میں سے اکثر خبر واحد سے دلیل اور استنباط لیتے پائے گئے ہیں، حتی انہوں نے اپنے اعمال وعقائد کی بنیاد بھی خبر واحد پر رکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑی ہیں، خبر واحد کیا انہوں نے کئی دفعہ اخبار ضعیفہ و موضوعہ کو بھی اپنے لئے حجت بنایا ہے، اس کی تفصیل کسی دوسرے وقت پہ اٹھاتے ہیں۔

بعض لوگ مطلق خبر واحد کو ٹھکراتے ہیں، بعض کے یہاں خبر واحد میں تفصیل پائی گئی ہے، کہ عام احوال میں حجت ہے عقائد وغیرہ میں حجت نہیں، اجماع کے مخالف ہو تو حجت نہیں یا اس قسم کی دیگر شرائط، اہل سنت خبر واحد کو مطلق طور پر حجت مانتے ہیں، جب کہ وہ صحیح سند سے ثابت ہو جائے۔

ہمارا ماننا ہے کہ خبر واحد کی وہ صورت جو علم حدیث اور علل کی چھننی سے صحیح سلامت گزر آتی ہے اور امت کے محدثین اس کو صحیح قرار دیتے ہیں، اس کے بعد خبر واحد نہ تو عقل کے خلاف رہ جاتی، نہ اجماع کے مخالف ہوتی اور نہ قطعی الثبوت معاملات کی مخالفت کرتی، اگر کسی کو لگے کہ یہ خبر ان میں سے کسی چیز کی مخالفت کر رہی ہے، تو اس کو مزید غور و فکر کرنا چاہئے، تا آنکہ اس پر حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

❁ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ.

”اگر تمہیں کسی جگہ کوڑھ کے مرض کا علم ہو، تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے علاقے میں کوڑھ کا مرض نازل ہو، تو وہاں سے بھاگ کر مت جاؤ۔“

(صحيح البخاري: 5729، صحيح مسلم: 2219)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ قُبُولُ خَبَرِ الْوَاحِدِ ...... قِيلَ: وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى صِحَّةِ قَوْلِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ الطَّيِّبِ : أَنَّ الصَّحَابَةَ أَجْمَعُوا عَلٰى تَقْدِمَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ عَلٰى قِيَاسِ الْأُصُولِ، وَفَسَادِ قَوْلِ مَنْ قَدَّمَ قِيَاسَ الْأُصُولِ عَلَى الْخَبَرِ؛ لِرُجُوعِ جَمِيعِهِمْ إِلٰى خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ خبر واحد قبول ہے۔...... یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حدیث میں علامہ ابوبکر محمد بن طیب باقلانی رحمہ اللہ (۴۰۳ھ) کے قول کے صحیح ہونے کی دلیل ہے: ''صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ خبر واحد کو قیاس پر مقدم کیا جائے گا۔'' نیز ان لوگوں کا رد ہے، جو قیاس کو خبر واحد پر مقدم کرتے ہیں، کیونکہ تمام صحابہ نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف رجوع کیا ہے۔''

(التّوضیح : 91/32)

سوال: نماز عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

جواب: نماز عصر کا وقت ایک مثل سایہ پر شروع ہو جاتا ہے۔ کئی صحیح احادیث اس پر دلالت کناں ہیں۔ یہ مؤقف کہ نماز عصر کا وقت دو مثل پر شروع ہوتا ہے، بے اصل اور بے دلیل ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے، سورج ابھی بلند اور روشن ہوتا، پھر جانے والا مدینہ کے دور دراز علاقے میں جاتا، وہاں پہنچتا، تو بھی سورج

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بلند ہوتا تھا۔‘‘

(صحيح البخاري : 50، صحيح مسلم : 621)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَبِي حَنِيفَةَ الْقَائِلِ : أَنَّ الْعَصْرَ وَقْتُهٗ إِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ؛ لِأَنَّهٗ يَبْعُدُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةَ أَمْيَالٍ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَعْدَ أَنْ صَارَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ بَعْدَ ظِلِّ الزَّوَالِ .

’’یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف دلیل ہے، جن کا کہنا ہے کہ عصر کا وقت اس وقت ہوتا ہے، جب سایہ دو مثل ہو جائے۔ کیونکہ ایسا ناممکن ہے کہ سایہ دو مثل ہونے پر کوئی نماز عصر پڑھے، پھر چار میل سفر کرے اور ابھی تک سورج بلند ہی رہے۔‘‘

(التّوضيح : 33/114)

سوال: خانہ کعبہ کی تعمیر کب ہوئی ؟

جواب: قرآن کریم کے سیاق سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کعبۃ اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام نے کی، البتہ بعض اسرائیلی آثار میں ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بھی تعمیر کعبہ کا ذکر ہے، مگر یہ آثار قابل اعتماد اور صحیح نہیں، نیز ابراہیم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کا حج کرنا بھی ثابت نہیں، واللہ اعلم !

سوال: جعفر بن میمون راوی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: جعفر بن میمون ضعیف ہے۔

سوال: عبداللہ بن عمر عمری راوی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: عبداللہ بن عمر عمری سیء الحفظ اور متکلم فیہ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا نماز جنازہ میں قرأت فاتحہ سے پہلے تعوذ پڑھا جائے گا؟

جواب: سورت فاتحہ قرآن ہے، قرآن کریم کی قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا بالاتفاق مستحب ہے۔

سوال: نفل نماز میں کتنی لمبی قرأت کی جاسکتی ہے؟

جواب: نفل نماز میں جتنی چاہے، لمبی قرأت کی جاسکتی ہے۔

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضٰى، فَقُلْتُ : يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضٰى، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ، فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَأَهَا .

''ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (تہجد کی) نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت بقرہ کی قرأت شروع کی، میں نے سوچا کہ سو آیات پر رکوع کر دیں گے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری رکھا، میں نے سوچا: سورت بقرہ مکمل ایک رکعت میں پڑھیں گے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت جاری رکھی، میں نے سوچا کہ سورت مکمل کر کے رکوع کر دیں گے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورت نساء شروع کر دی، اسے مکمل کیا، پھر سورت آل عمران شروع کی اور اس کی بھی مکمل قرأت کی۔''

(صحیح مسلم : 772)

❁ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں نماز کیسی تھی؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي .

''رسول اکرم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے، چار رکعت پڑھتے، ان کا حسن اور ان کی طوالت مت پوچھئے، پھر چار رکعت پڑھتے، طوالت اور حسن میں مثالی، پھر تین وتر پڑھتے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔''

(صحيح البخاري : 1147، صحيح مسلم : 125/738)

✽ صحیح بخاری (1123) میں ہے:

يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً، قَبْلَ أَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهٗ .

''سجدہ اتنا طویل ہوتا کہ آپ ﷺ کے سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہیں۔''

✽ سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

”میں نے عزم کیا کہ آج رات نبی کریم ﷺ کی نماز کا مشاہدہ کروں گا، آپ ﷺ نے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں بہت لمبی پڑھیں، پھر ان کی نسبت چھوٹی دو رکعتیں ادا کیں، بعد والی دو رکعتیں ان سے بھی چھوٹی تھیں، آئندہ دو رکعتیں ان سے بھی مختصر رہیں، آخری دو رکعت سب سے مختصر تھیں، پھر وتر ادا کیے۔ یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں۔“

(صحیح مسلم : 765)

بعض سلف سے ایک رکعت میں مکمل قرآن پڑھنا بھی ثابت ہے۔

یاد رہے کہ جب قیام اللیل میں قرائت لمبی ہوتی تھی، تو رکوع و سجود بھی لمبے ہوتے تھے۔

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ بِآيَةٍ، وَالْآيَةُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْحَكِيمُ﴾(المائدة : ١١٨)

”نبی کریم ﷺ نے قیام کیا، تو صبح تک ایک ہی آیت پڑھتے رہے، وہ آیت یہ تھی: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ”اگر تو انہیں عذاب دے گا، تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کردے گا، تو تو غالب وحکمت والا ہے۔“

(سنن النّسائي : 1010، سنن ابن ماجه : 1350)

جواب: سند ضعیف ہے۔ قدامہ بن عبداللہ مجہول الحال ہے۔

سوال: کیا نماز میں استقبال قبلہ کے لیے نیت کرنا شرط ہے؟

جواب: شرط نہیں۔

سوال: جس کو متعدی مرض لاحق ہو، کیا اس پر مسجد داخل ہونے کی پابندی لگائی جا سکتی ہے؟

جواب: اگر کسی کو متعدی اور مہلک مرض لاحق ہو، تو اہل محلّہ اسے پابند کر سکتے ہیں کہ وہ نماز کی جماعت میں شامل نہ ہو، مفاد عامہ کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، يُرِيدُ الثُّومَ، فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا.

”جس نے تھوم (لہسن) کے پودے میں کچھ بھی کھایا، وہ (نماز پڑھنے کے لیے) ہماری مسجد میں نہ آئے۔“

(صحيح البخاري : 854، صحيح مسلم : 564)

❁ صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ.

”جس نے پیاز، لہسن یا گیندنا (بدبودار سبزی) کھایا، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ پھٹکے، کیونکہ جس چیز سے انسان اذیت محسوس کرتے ہیں، اس سے فرشتے بھی اذیت محسوس کرتے ہیں۔“

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَا يُتَأَذّٰى بِهٖ كَالْمَجْذُومِ وَشِبْهِهٖ يُبْعَدُ عَنِ الْمَسْجِدِ وحِلَقِ الذِّكْرِ.

”یہ حدیث دلیل ہے کہ جو شخص دوسرے کے لیے اذیت کا باعث ہو، مثلاً مجذوم وغیرہ، تو اسے مسجد اور ذکر کی مجالس سے دور رکھا جائے گا۔“

(المَسالك في شرح مؤطأ مالك :479/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا روح کو موت ہے؟

جواب: روح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، اسے باقی رکھنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اسے فنا نہیں، اہل سنت والجماعت کا یہی مذہب ہے، بعض اہل بدعت کا کہنا ہے کہ روحیں بھی فنا ہو جائیں گی۔

❀ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ تْ.

”شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں، ان کے لیے عرش الٰہی کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، روحیں جنت میں جہاں چاہتی ہیں، کھاتی پیتی ہیں۔“

(صحیح مسلم: 1887)

❀ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ أَنَّ الْأَرْوَاحَ بَاقِيَةٌ لَا تَفْنٰى، فَيُنْعَمُ الْمُحْسِنُ وَيُعَذَّبُ الْمُسِيءُ كَمَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ وَالْآثَارِ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، خِلَافًا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ الْقَائِلِينَ بِفَنَائِهَا .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ روحوں کو بقا ہے، فنا نہیں، نیک روح نعمتوں میں ہوتی ہے اور بری عذاب سے دوچار ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن اور احادیث میں وارد ہوا ہے، اہل سنت کا یہی مذہب ہے، اس کے برعکس بعض اہل بدعت کہتے ہیں کہ روحیں فنا ہو جائیں گے۔''

(إكمال المُعلِم : 306/6)

سوال: کیا ایمان میں کمی پیشی ہوتی ہے؟

جواب: ایمان میں کمی پیشی ہوتی ہے، تمام اہل حق کا یہی مذہب ہے۔

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ، فَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ عَلٰى أَنَّ الْأَعْمَالَ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَالُوا : إِنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ، وَعَمَلٌ، وَعَقِيدَةٌ، يَزِيدُ بِالطَّاعَةِ، وَيَنْقُصُ بِالْمَعْصِيَةِ عَلٰى مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ فِي الزِّيَادَةِ، وَجَاءَ فِي الْحَدِيثِ .

''صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد والے سنی علماء کا اسی بات پر اجماع ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں...، نیز ان کا کہنا ہے کہ ایمان قول، عمل اور عقیدے کا نام ہے، یہ اطاعت سے زیادہ ہوتا ہے اور معصیت سے کم ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن وحدیث نے اس کی زیادت کو بیان کیا ہے۔''

(شرح السّنة : 38/1)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .

''جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر خیر (ایمان) ہوا، وہ آگ سے نکل جائے گا، جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر (ایمان) ہوا، وہ جہنم سے نکل جائے گا اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر (ایمان) ہوا، وہ جہنم سے نکل جائے گا۔''

(صحيح البخاري : 44، صحيح مسلم : 193)

صحیح بخاری میں ''من خیر'' کی جگہ ''من ایمان'' کے الفاظ ہیں۔

❀ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى ...... زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ......ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے، یہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔''

(شرح الطّيبي :3531/11)

اس بارے میں اور بھی بہت سی آیات واحادیث موجود ہیں، نیز اس پر سلف وخلف کا اجماع بھی ہے۔

سوال: کیا رات کو سورت واقعہ پڑھنے سے فقر وفاقہ ختم ہو جاتا ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(جواب): ثابت نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بَنَاتَهُ أَنْ يَّقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ.

”جس نے ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کی، اسے کبھی فقر وفاقہ نہیں پہنچے گا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ ہر رات اس سورت کی تلاوت کیا کریں۔“

(مسند الحارث: 1708، التّفسير لابن مردويه: 465، 466)

سند ضعیف ومضطرب ہے۔

① شجاع یا ابوشجاع کا تعین وتوثیق نہیں۔

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهُ.

”میں اسے نہیں پہچانتا۔“

(المُنتخب من عِلَل الخَلّال: 117/1)

② ابوطیبہ یا ابوظبیہ یا ابوفاطمہ کون ہے؟ معلوم نہیں۔

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُو طَيْبَةَ هٰذَا لَا أَعْرِفُهُ.

”میں اس ابوطیبہ کو نہیں پہچانتا۔“

(المُنتخب من عِلَل الخَلّال: 117/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

”یہ حدیث منکر ہے۔“

(المُنتخب من عِلَل الخَلّال : 116/1)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِّمُوا نِسَاءَ كُمْ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ، فَإِنَّهَا سُورَةُ الْغِنٰى .

”اپنی عورتوں کو سورت واقعہ کی تعلیم دیں، یہ غنی کر دینے والی سورت ہے۔“

(الغرائب المُلتقطة لابن حَجَر : 635/5)

سند سخت ضعیف ہے۔

① علی بن حسن بن حبیب کی تعیین وتوثیق نہیں۔

② موسیٰ بن فرقد بصری کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن حمدان کے حالات نہیں ملے۔

④ موسیٰ بن فرقد کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں۔

❀ تفسیر ابن مردویہ (۴۲۹) والی سند بھی ضعیف ہے۔

① علی بن الحسن کا تعین وتوثیق درکار ہے۔

② اس کے باپ کے حالات زندگی بھی معلوم نہیں۔

❀ ذیل اللآلی المصنوعہ للسیوطی (۱۴۶) والی سند بھی سخت ضعیف ہے۔

① عبد القدوس بن حبیب ”متروک ومنکر الحدیث“ ہے۔

② حسن بصری کا عنعنہ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

③ ابراہیم بن سلیمان نہمی خراز ''متروک'' ہے۔

④ احمد بن محمد بن عصام کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ : ﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ﴾ لَمْ يُصِبْهُ فَقْرٌ أَبَدًا .

''جس نے ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کی، اسے کبھی فقر وفاقہ نہیں پہنچے گا۔''

(تاریخ ابن عَساکر : 444/36)

جھوٹی روایت ہے۔

① احمد بن محمد بن عمر بن یونس یمامی ''متروک وکذاب'' ہے۔

② عمرو بن یزید کا تعین وتوثیق معلوم نہیں۔

③ محمد بن الحسن کا تعین نہیں ہوسکا۔

④ ابوبکر عبدالرحمٰن بن عباس بن ولید بن محمد غسانی کی توثیق نہیں ملی۔

⑤ وہب بن منبہ کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع معلوم نہیں ہوسکا۔

سوال: دجال کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: دجال سب سے بڑا فتنہ ہے، قرب قیامت اس کا خروج برحق ہے، قرآن کریم، متواتر احادیث اور اجماع میں اس کا اثبات ہے، اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔

❁ سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا: کیا مذاکرہ چل رہا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأَجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ ؛ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ .

”قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، پھر آپ ﷺ نے دھواں، دجال، دابۃ الارض،سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نزول عیسیٰ، یاجوج ماجوج کا خروج، تین مقامات سے خسف (زمین کا نیچے دھنس جانا)،مشرق کا خسف،مغرب کا خسف ، جزیرہ عرب کا خسف اور ان سب سے آخری نشانی یہ ہے کہ یمن سے آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک لائے گی۔“

(صحيح مسلم :2901)

✿ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَعَامَّةِ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ، خِلَافًا لِمَنْ أَنْكَرَ أَمْرَهُ وَأَبْطَلَهُ مِنَ الْخَوَارِجِ وَبَعْضِ الْمُعْتَزِلَةِ، وَخِلَافًا لِلْجَبَائِيِّ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ .

”دجال کے خروج پر ایمان لانا اہل سنت اور تمام فقہا اور محدثین کا مذہب ہے، اس کے برعکس خوارج،بعض معتزلہ اور معتزلہ میں سے فرقہ جبائیہ دجال کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

معاملات کا انکار اور ابطال کرتے ہیں۔''

(المُفهم : 267/7)

❀ علامہ ابن رسلان رحمہ اللہ (۸۴۴ھ) ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فِيهِ الْإِيمَانُ بِالدَّجَّالِ وَخُرُوجُهُ حَقٌّ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ .

''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دجال (کے وجود) پر ایمان لانا ضروری ہے، اس کا خروج حق ہے، اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔''

(شرح سنن أبي داود : 660/16)

سوال: قرآن میں اہل کتاب سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآن کریم میں اہل کتاب کی اصطلاح یہود ونصاریٰ کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں جہاں بھی کہا گیا ہے: ''جن لوگوں کو کتاب دی گئی۔'' ان سے مراد بھی یہود ونصاریٰ ہیں۔

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

عُرِفَ الْقُرْآنُ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ فِي الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ أَنَّهُمْ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ خَاصَّةً، وَعَلَيْهِ إِجْمَاعُ الْمُفَسِّرِينَ، وَالْفُقَهَاءِ، وَأَهْلِ الْحَدِيثِ .

''قرآن کریم میں اول تا آخر جن لوگوں کو کتاب دیے جانے کا ذکر ہے، ان سے مراد خاص دو کتاب والے مذہب (یہود ونصاریٰ) ہیں، اس پر مفسرین، فقہا اور محدثین کا اجماع ہے۔''

(أحكام أهل الذّمة : 813/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْکِتَابُ عَلٰی طَائِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾

(الأنعام : 156)

''(ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے) کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی۔''

سوال: مسلم ریاست میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر مسلموں کی عبادت گاہیں، مثلاً کلیسا (یہود کی عبادت گاہ)، کنیسا (گرجا، عیسائیوں کی عبادت گاہ)، آتش کدہ (مجوسیوں کی عبادت گاہ)، مندر (ہندوؤں کی عبادت گاہ) اور گوردوارہ (سکھوں کی عبادت گاہ) وغیرہ بنانا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے کفر پر تعاون لازم آتا ہے۔

اسی طرح کفر و شرک کا باعث بننے والے مزاروں، قبوں اور مقبروں کا بھی یہی حکم ہے۔ مسلمان علاقوں میں ان کو گرا دیا جائے گا۔

اگر کفار کی عبادت گاہیں مسلمانوں کی مفتوحہ زمین میں پہلے سے موجود ہوں، تو اس کے دو حکم ہیں، اگر تو اہل ذمہ سے معاہدہ تشکیل پا جائے کہ ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا، پھر وہ عبادت گاہیں باقی رکھی جائیں گی، البتہ ان کی تعمیر نو وغیرہ کی اجازت نہیں ہوگی۔

اگر ان سے معاہدہ نہ ہو اور وہاں مسلمانوں کا مکمل قبضہ ہو جائے، تو بادشاہ مصلحت کو مدنظر رکھ کر ان معبد خانوں کو گرا بھی سکتا ہے۔ البتہ اگر مسلمانوں کے لئے یہ عمل ضرر رساں بن رہا ہو، تو ایک مدت تک انہیں باقی بھی رکھا جا سکتا ہے۔

بعض علاقے خالص مسلمانوں کے ہوتے ہیں، جن کو مسلمان ہی آباد کرتے ہیں، پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم بھی مسلمانوں کے ساتھ رہنے لگتے ہیں، جیسے اسلامی تاریخ میں بصرہ اور بغداد وغیرہ کے نام ملتے ہیں، تو وہاں اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ بناتا ہے، تو اس عبادت گاہ کو گرا دیا جائے گا۔ ان میں ناقوس بجانے کی اجازت نہیں دی جائے گی، شراب فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی خنزیر کھانے کی اجازت دی جائے گی اور نہ کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کو شرک کی دعوت دے سکتا ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) سے پوچھا گیا سوال اور اس کا جواب ملاحظہ ہو:

سُئِلَ عَنْ نَصْرَانِيٍّ قِسِّيسٍ بِجَانِبِ دَارِهِ سَاحَةٌ بِهَا كَنِيسَةٌ خَرَابٌ لَا سَقْفَ لَهَا وَلَمْ يَعْلَمْ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقْتَ خَرَابِهَا، فَاشْتَرَى الْقِسِّيسُ السَّاحَةَ وَعَمَّرَهَا وَأَدْخَلَ الْكَنِيسَةَ فِي الْعِمَارَةِ وَأَصْلَحَ حِيطَانَهَا وَعَمَّرَهَا وَبَقِيَ يَجْمَعُ النَّصَارٰى فِيهَا وَأَظْهَرُوا شِعَارَهُمْ وَطَلَبَهُ بَعْضُ الْحُكَّامِ فَتَقَوّٰى وَاعْتَضَدَ بِبَعْضِ الْأَعْرَابِ وَأَظْهَرَ الشَّرَّ، فَأَجَابَ:

لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ مَا ذَكَرَهُ مِنَ الْكَنِيسَةِ وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ آثَارُ كَنِيسَةٍ قَدِيمَةٍ بِبَرِّ الشَّامِ فَإِنَّ بَرَّ الشَّامِ فَتَحَهُ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً وَمَلَكُوا تِلْكَ الْكَنَائِسَ؛ وَجَازَ لَهُمْ تَخْرِيبُهَا بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّمَا تَنَازَعُوا فِي وُجُوبِ تَخْرِيبِهَا، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُعَاوِنَهُ عَلٰى إِحْدَاثِ ذٰلِكَ وَيَجِبُ عُقُوبَةُ مَنْ أَعَانَهُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَأَمَّا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْمُحْدِثُ لِذٰلِكَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَإِنَّهُ فِي أَحَدِ قَوْلَيْ الْعُلَمَاءِ يُنْتَقَضُ عَهْدُهُ وَيُبَاحُ دَمُهُ وَمَالُهُ؛ لِأَنَّهُ خَالَفَ الشُّرُوطَ الَّتِي شَرَطَهَا عَلَيْهِمْ الْمُسْلِمُونَ وَشَرَطُوا عَلَيْهِمْ أَنَّ مَنْ نَقَضَهَا فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ مِنْهَا مَا يُبَاحُ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''سوال :ایک نصرانی پادری کے گھر کے نزدیک میدان تھا، جس میں ایک خراب کنیسا تھا۔اس کی چھت نہیں تھی ،اس کے خراب ہونے کا کسی مسلمان کو پتہ نہیں تھا۔تو پادری نے وہ میدان خرید کراس کو آباد کر دیا اور کنیسا کو عمارت میں داخل کردیا،اس کی دیواروں کو درست کیا اوراس میں آبادکاری کی،نصرانی اس میں جمع ہوکر اپنے شعار بلند کرنے لگے،اس کو بعض حکام نے بلوایا تو وہ قوت کا مظاہرہ کرنے لگا،بعض اعرابیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور شر کا اظہار کرنے لگا۔تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

پادری کے لئے یہاں کنیسا بنانا جائز نہیں، اگر چہ اس میں پرانے کنیسے کے آثار موجود ہوں، کیوں کہ یہ شام کی خشک زمین پر ہے اوراس کو مسلمانوں نے دشواری کے ساتھ فتح کیا تھا، یہ ان کی ملکیت تھی۔تو مسلمانوں کے لئے ان کنیسوں کو ختم کرنا جائز تھا، اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔اگر چہ اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس کو گرانا واجب ہے یا نہیں۔کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس پادری کی معاونت کرے، جو ایسا کرے گا اس پر عقوبت واجب ہوگی۔ اگر یہ کام کرنے والا کوئی ذمی ہوگا،تو علما کے ایک قول کے مطابق اس کا عہد ختم ہوجائے گا،اس کا خون اور مال مباح ہوجائے گا۔کیوں کہ اس نے ان شرائط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مخالفت کی ہے، جو مسلمانوں نے اس پر عائد کی ہیں۔ مسلمانوں نے ان پر شرط لگائی تھی کہ جس نے عہد توڑ دیا اس پر وہ سب احکام لاگو ہوں گے، جو اہل حرب پر ہوتے ہیں۔‘‘

(مَجموع الفتاوی : 647/28)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُ لَوْ أَرَادَ الْإِمَامُ عِنْدَ فَتْحِهِ هَدْمَ ذٰلِكَ جَازَ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي جَوَازِ هَدْمِهِ.

’’اگر حاکم وقت علاقہ فتح کرتے وقت غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو منہدم کرنا چاہیے، تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے، منہدم کرنے کے جواز میں کسی نے اختلاف نہیں کیا۔‘‘

(أحكام أهل الذّمة : 1192/3)

❀ نیز فرماتے ہیں:

يُمْنَعُ أَهْلُ الذِّمَّةِ مِنْ ابْتِدَاءِ إِحْدَاثِ كَنِيسَةٍ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ وَلَا يُمْنَعُونَ مِنْ اسْتِدَامَتِهَا.

’’ذمیوں کو دار الاسلام میں نیا کنیسا بنانے سے منع کیا جائے گا، البتہ پہلے کنیسے کو باقی رکھنے سے منع نہیں کیا جائے گا۔‘‘

(إعلام المؤقعين عن ربّ العالمين : 246/2)

سوال: خنزیر کی چربی کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: خنزیر کے تمام اعضا حرام ہیں، ان سے انتفاع جائز نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ﴾(الأنعام: ١٤٥)

”خنزیر کا گوشت (بھی حرام کیا گیا ہے) کیونکہ وہ (خنزیر) نجس ہے۔“

❀ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (٨٥٥ھ) فرماتے ہیں:

اَلضَّمِيرُ يَرْجِعُ عَلَى الْخِنْزِيرِ، فَتَكُونُ جَمِيعُ أَجْزَائِهٖ نَجِسًا.

”﴿فَإِنَّهُ﴾ کی ضمیر خنزیر کی طرف لوٹتی ہے، لہٰذا خنزیر کے تمام اجزا نجس ہیں۔“

(مِنحة السّلوك، ص 48)

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (٤٥٦ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا ...... أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَشَحْمَهٗ وَوَدَكَهٗ وَغُضْرُوفَهٗ وَمُخَّهٗ وَعَصَبَهٗ حَرَامٌ كُلُّهٗ وَكُلُّ ذٰلِكَ نَجَسٌ.

”اہل علم کا اتفاق ہے کہ......خنزیر کا گوشت، چربی، چکنائی، نرم ہڈی، بھیجہ اور اعصاب سب کچھ حرام ہے، نیز سب نجس ہے۔“

(مَراتب الإجماع، ص 23)

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (٥٤٣ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ حَرَامٌ بِجَمِيعِ أَجْزَائِهٖ.

”اہل علم کا اتفاق ہے کہ خنزیر کے گوشت کے تمام اجزا حرام ہیں۔“

(أحكام القرآن: 80/1)

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى تَحْرِيمِ شَحْمِ الْخِنْزِيرِ ...... لِأَنَّ اللَّحْمَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَعَ الشَّحْمِ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّحْمِ، فَقَدْ دَخَلَ الشَّحْمُ فِي اسْمِ اللَّحْمِ وَلَا يَدْخُلُ اللَّحْمُ فِي اسْمِ الشَّحْمِ، وَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَحْمَ الْخِنْزِيرِ فَنَابَ ذِكْرُ لَحْمِهٖ عَنْ شَحْمِهٖ، لِأَنَّهٗ دَخَلَ تَحْتَ اسْمِ اللَّحْمِ .

''اُمت کا اجماع ہے کہ خنزیر کی چربی حرام ہے۔ ...... کیونکہ چربی والے گوشت پر بھی گوشت کا لفظ بولا جاتا ہے، چربی کا لفظ گوشت کے لفظ میں داخل ہوتا ہے، مگر چربی کے لفظ میں گوشت کا لفظ داخل نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے خنزیر کا گوشت حرام کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے گوشت کا لفظ ذکر کر کے چربی کو بھی شامل کر دیا ہے، کیونکہ چربی گوشت کے لفظ کے تحت آتی ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 222/2)

سوال: کیا خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟

جواب: خضر علیہ السلام کے زندہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ بعض صوفیا نے ان کے متعلق باطل عقائد پھیلا رکھے ہیں۔

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

الدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ الْخَضِرَ لَيْسَ بِبَاقٍ فِي الدُّنْيَا أَرْبَعَةُ أَشْيَاءٍ؛ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ وَإِجْمَاعُ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْمَعْقُولُ .

''سیدنا خضر علیہ السلام کے دنیا میں باقی نہ رہنے پر چار دلائل ہیں: ① قرآن ② حدیث ③ محقق علما کا اجماع ④ عقل۔''

(المَنار المُنيف لابن القيّم، ص 69)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات خضر علیہ السلام کے بارے میں مروی تمام روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں۔

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْخَضِرُ وَحَيَاتُهٗ كُلُّهَا كِذْبٌ وَلَا يَصِحُّ فِي حَيَاتِهٖ حَدِيثٌ وَاحِدٌ .

”وہ تمام احادیث، جن میں خضر علیہ السلام اور ان کے زندہ ہونے کا ذکر ہے، سب جھوٹ ہیں، حیات خضر کے بارے میں کوئی ایک حدیث بھی ثابت نہیں۔“

(المَنار المُنيف، ص 67)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ رُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ضَعِيفٍ ...... وَلَا يَصِحُّ .

”یہ روایت دیگر ضعیف سندوں سے بھی مروی ہے۔...... یہ روایت ثابت نہیں۔“

(البِداية والنّهاية : 258/2)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هِيَ وَاهِيَةٌ كُلُّهَا .

”اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف ہیں۔“

(نتائج الأفكار : 358/4)

❀ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْجُمْهُورُ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ وَغَيْرِهِمْ وَبَعْضِ الصُّوفِيَّةِ عَلٰى أَنَّهٗ مَاتَ .

”جمہور فقہا، محدثین وغیرہ اور بعض صوفیا کے نزدیک خضر علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مِرقاة المَفاتيح : 3466/8)

سوال: انگور کی شراب کا کیا حکم ہے؟

جواب: انگور کی شراب حرام ہے، اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، اُمت کا اجماع بھی اسی پر قائم ہے۔

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ خَمْرَ الْعِنَبِ حَرَامٌ فِي عَيْنِهَا قَلِيلَهَا وَكَثِيرَهَا فَأَغْنٰى ذٰلِكَ عَنِ الْإِكْثَارِ فِيهَا .

''اُمت کا اجماع ہے کہ انگور کی شراب بالکل حرام ہے، خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ۔ (اجماع کے بعد) اس پر مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں۔''

(التّمهيد : 142/4)

سوال: دیدار الٰہی کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ روزِ آخرت اپنے مومن بندوں کو اپنا دیدار دیں گے۔ یہ بہت بڑی غایت اور نہایت شان دار عنایت ہے۔ اس پر قرآن و حدیث کی نصوص اور مومنوں کا اجماع دلیل ہے۔ معطلہ، جہمیہ، معتزلہ، خوارج اور امامیہ شیعہ اس کے منکر ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

هِيَ الْغَايَةُ الَّتِي شَمَّرَ إِلَيْهَا الْمُشَمِّرُونَ وَتَنَافَسَ فِيهَا الْمُتَنَافِسُونَ وَتَسَابَقَ إِلَيْهَا الْمُتَسَابِقُونَ وَلِمِثْلِهَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ، إِذَا نَالَهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَسُوا مَا هُمْ فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ، وَحِرْمَانُهُ وَالْحِجَابُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْجَحِيمِ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِّنْ عَذَابِ الْجَحِيمِ، اتَّفَقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَجَمِيعُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعُونَ وَأَئِمَّةُ الْإِسْلَامِ عَلٰى تَتَابُعِ الْقُرُونِ وَأَنْكَرَهَا أَهْلُ الْبِدَعِ الْمَارِقُونَ وَالْجَهْمِيَّةُ الْمُتَهَوِّكُونَ وَالْفِرْعَوْنِيَّةُ الْمُعَطِّلُونَ وَالْبَاطِنِيَّةُ الَّذِينَ هُمْ مِنْ جَمِيعِ الْأَدْيَانِ مُنْسَلِخُونَ وَالرَّافِضَةُ الَّذِينَ هُمْ بِحَبَائِلِ الشَّيْطَانِ مُتَمَسِّكُونَ وَمِنْ حَبْلِ اللّٰهِ مُنْقَطِعُونَ وَعَلٰى مَسَبَّةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ عَاكِفُونَ وَلِلسُّنَّةِ وَأَهْلِهَا مُحَارِبُونَ وَلِكُلِّ عَدُوٍّ لِّلّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَدِينِهٖ مُسَالِمُونَ، وَكُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ رَّبِّهِمْ مَّحْجُوبُونَ وَعَنْ بَّابِهٖ مَطْرُودُونَ أُولٰئِكَ أَحْزَابُ الضَّلَالِ وَشِيعَةُ اللَّعِينِ وَأَعْدَاءُ الرَّسُولِ.

’’دیدارِ الٰہی وہ مقصود ہے، جس کے لئے مستعد لوگ مستعد رہتے ہیں، ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اعمال کا مقابلہ کرتے ہیں، نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی نیکیاں کرنی چاہیے۔ جب یہ مقصود اہل جنت کو حاصل ہو جائے گا، تو وہ جنت کی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ اہل جہنم کی اس سے محرومی ان پر جہنم کی سختیوں سے بھی گراں ہو گی۔ اس پر انبیائے کرام، صحابہ، تابعین اور ہر دور کے ائمہ اسلام کا اجماع ہے۔ اس کا انکار اہل بدعت مارقہ، حیرت زدہ جہمیہ، فرعونیہ معطلہ، تمام ادیان سے بیزار باطنیہ اور شیطان کی رسی میں تھامے ہوئے، اللہ کی رسی کو چھوڑے ہوئے، اصحاب رسول کو سب و شتم کا نشانہ بنانے والے، سنت اور اہل سنت کی عداوت و دشمنی مول لینے والے اور اللہ و رسول اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دین اسلام کے دشمنوں سے مصالحت کرنے والے رافضیوں نے کیا ہے۔ (مذکورہ) یہ سب لوگ دیدارِ الٰہی سے محروم کر دیے جائیں گے اور اس کے در سے دھتکار دیے جائیں گے۔ یہ گم راہی کی فوجیں ہیں۔ ملعون (شیطان) کے ساتھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں۔"

(حادي الأرواح، ص 285)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدْ دَلَّ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ الْمُتَوَاتِرَةُ وَإِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ وَأَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِ الْحَدِيثِ عِصَابَةِ الْإِسْلَامِ وَنُزُلِ الْإِيمَانِ وَخَاصَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يُرٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْأَبْصَارِ عِيَانًا .

"قرآن، متواتر سنت، صحابہ، ائمہ اسلام اور محدثین، جو اسلام کی جماعت، ایمان کے مہمان اور رسول اللہ ﷺ کے خاص الخاص ہیں، کا اجماع ہے کہ روز قیامت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا آنکھوں سے آمنے سامنے دیدار کیا جائے گا۔"

(حادي الأرواح، ص 342)

سوال: ربیبہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ربیبہ اس لڑکی کو کہتے ہیں، جو بیوی کے پہلے خاوند سے ہو، ہمارے ہاں اسے سوتیلی بیٹی کہا جاتا ہے۔ اگر سوتیلی بیٹی کی ماں سے ازدواج قائم ہو چکا ہے، تو سوتیلی بیٹی سے کبھی نکاح نہیں ہوسکتا، البتہ اگر ماں سے ازدواج قائم نہیں ہوا، تو ماں کی وفات یا طلاق کی صورت میں سوتیلی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء : ۲۳)

”تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ لڑکیوں سے نکاح کر لو)۔“

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَهَا ابْنَةٌ أَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَهُ الِابْنَةُ بَعْدَ مَوْتِ الْأُمِّ أَوْ فِرَاقِهَا إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِالْأُمِّ حَتّٰى فَارَقَهَا حَلَّ لَهُ نِكَاحُ الرَّبِيبَةِ .

”اُمت کا اجماع ہے کہ آدمی جب کسی عورت سے نکاح کرے، اس عورت کی (سابقہ خاوند سے) بیٹی ہو، تو اگر آدمی نے عورت سے ازدواج قائم کر لیا، تو عورت کی وفات یا طلاق کے بعد اس کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں، اگر ماں سے ازدواج قائم نہیں کیا، تو ماں کے نکاح سے نکلنے کے بعد سوتیلی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔“

(الاستذکار : 457/5)

سوال: دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا کیسا ہے؟

جواب: دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا حرام ہے۔ قرآن وحدیث کے دلائل اس پر شاہد ہیں، نیز اس پر اجماع ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ......﴾(النّساء : ٢٣)

''اورتم دو بہنوں کو(ایک نکاح میں) جمع کرو(یہ بھی تم پرحرام کردیا گیا ہے)۔''

❁ حافظ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ فِي النِّكَاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے،اس پر اتفاق ہے۔''

(إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام : 172/2)

سوال: کیا ''عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ'' کا سلسلہ سند متصل ہے؟

جواب: جی ہاں۔ متصل ہے۔

❁ علامہ حازمی رحمہ اللہ (۵۸۴ھ) فرماتے ہیں:

الْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهَا مُتَّصِلَةٌ لَيْسَ فِيهَا إِرْسَالٌ وَلَا انْقِطَاعٌ .

''اکثر اہل علم کے مطابق یہ سلسلہ متصل ہے،اس میں ارسال یا انقطاع نہیں۔''

(الاعتبار، ص 42، الإمام لابن دقيق العيد : 324/2، تهذيب السّنن لابن القيم :126/1)

سوال: بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا کیسا ہے؟

جواب: بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھی جا سکتی ہیں،اس سے زائد رکھنا حرام اور نا جائز ہے،چار سے زائد بیویاں رکھنا نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾

(النِّساء : 3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جتنی عورتوں سے چاہو نکاح کرو، دو دو سے، تین تین سے، چار چار سے۔“

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ قَاطِبَةً عَلٰى أَنَّ الزِّيَادَةَ عَلٰى أَرْبَعٍ كَانَ مِنْ خَصَائِصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا عِبْرَةَ بِمُخَالَفَةِ الشِّيعَةِ فِي ذٰلِكَ .

”تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ (بیک وقت) چار سے زائد بیویاں رکھنا رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہے، اس حوالہ سے شیعہ کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔“

(تُحفة الطّالب، ص 104)

❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟

جواب: قرآن اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے صوت وحروف سے کلام کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام سنا گیا۔ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سنا اور جبریل علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ اس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع واتفاق ہے۔

معتزلہ، اشاعرہ اور ان کے ہم نوا کلام الٰہی کے مسئلہ میں گمراہ ہو گئے اور عقیدہ اہل سنت سے منحرف ہو گئے، کبھی کہتے ہیں کہ یہ کلام نفسی ہے، کبھی کلام کا اثبات کرتے ہیں اور صوت وحروف کا انکار کرتے ہیں۔

❀ علامہ ابوالمظفر سمعانی رحمہ اللہ (۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَعَلَيهِ إِجْمَاعُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَزَعَمُوا أَنَّ مَنْ قَالَ: إِنَّهٗ مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ؛ لِأَنَّ فِيهِ نَفْيَ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

''قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق نہیں، اس پر اہل سنت کا اجماع ہے، نیز ان کا کہنا ہے کہ جو قرآن کو مخلوق کہے، وہ کافر ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفت کلام کی نفی ہے۔“

(تفسير السّمعاني : 90/5)

سوال: بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان اور کافر سے محبت کرتا ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ہیں، جن میں بعض کا تقاضا رحمت اور محبت کا ہے اور بعض کا تقاضا غضب اور عذاب کا ہے۔ رحمت والی صفات صرف مؤمنوں کے لیے ہیں اور عذاب وغضب والی صفات کفار، منافقین اور فساق کے لیے ہے۔ کئی آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ میں اس کا ثبوت ہے۔

لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ مسلمان اور کافر ہر ایک سے محبت کرتا ہے، کسی پر غضب یا ناراض نہیں ہوتا، بالکل غلط ہے۔ اس سے کئی صفات کا انکار اور تعطل لازم آتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ، فَقَالَ : إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ : فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ، فَيَقُولُ : إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، قَالَ : ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ : إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ : إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ، قَالَ : فَيُبْغِضُونَهُ، ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبریل علیہ السلام آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، تم سب بھی اس سے محبت کرو۔ آسمان کی تمام مخلوق اس سے محبت کرنے لگتی ہے۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس بندے کے بارے میں نیک نامی ڈال دی جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے، تو جبریل کو بلاتا ہے اور کہتا ہے: میں فلاں بندے سے بغض رکھتا ہوں، تم بھی اس سے بغض رکھو، تو جبریل بھی اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر جبریل علیہ السلام آسمان والے فرشتوں میں آواز لگاتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے بغض رکھتا ہے، تم بھی اس سے بغض رکھو، تو فرشتے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر زمین والوں کے دل میں اس کا بغض ڈال دیا جاتا ہے۔‘‘

(صحيح البخاري: 3209، صحيح مسلم: 2637، واللفظ لهٗ)

❀ علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

يَدُلُّ عَلَيْهِ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى غَيْرُ مُحِبٍّ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، بَلْ هُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِ، وَأَنَّهٗ مُحِبٌّ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

’’اس پر اُمت کا اجماع دلالت کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان لوگوں سے محبت نہیں کرتا، جو اس کے علم کے مطابق جہنمی ہیں، بلکہ ان پر ناراض ہوتا ہے، نیز

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے، جو اس کے علم کے مطابق جنتی ہیں۔‘‘

(تفسير القرطبي: 194/1)

سوال: اگر شکاری کتے کو مالک شکار پر نہ چھوڑے، بلکہ وہ خود بخود شکار پکڑ کر مار دے، تو اس شکار کا کیا حکم ہے؟

جواب: شکاری کتے سے شکار کرنا جائز ہے۔ اگر کتا شکار کے لیے سدھارا گیا ہو، تو اسے بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑ دیں، اگر وہ شکار کو زخمی کر کے لے آئے، تو اسے ذبح کر لیں، تو وہ شکار حلال ہے۔ بلکہ اگر شکاری کتا شکار کو زخمی کر دے اور شکار ذبح ہونے سے پہلے ہی دم توڑ دے، تو بھی شکار حلال ہے، بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس میں شریک نہ تھا۔

اگر شکاری نے کتے کو خود نہیں چھوڑا، بلکہ کتا خود بخود شکار پکڑ کر لے آیا ہے اور وہ شکار زندہ ہے، تو اسے تکبیر پڑھ کر ذبح کیا جا سکتا ہے، وہ شکار حلال ہے، البتہ اگر شکار مر گیا، تو وہ حلال نہیں، بلکہ حرام ہے۔ اس پر اجماع ہے۔

❁ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ، وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ : وَإِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا .

’’میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سدھارے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتا ہوں، وہ میرے لیے شکار پکڑتے ہیں، میں اس پر اللہ کا نام لیتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ اپنا سدھارا ہوا کتا چھوڑیں اور اس پر اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا نام (بسم اللہ) پڑھ لیں، تو (کتے کے پکڑے ہوئے شکار کو) کھا سکتے ہیں، میں نے عرض کیا: خواہ کتے شکار کو قتل بھی کر دیں؟ فرمایا: (جی ہاں) خواہ کتے اسے قتل بھی کر دیں، جب تک ان کے ساتھ کوئی باہر والا کتا شریک نہ ہو۔“

(صحیح مسلم: 1929)

✿ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الْإِرْسَالَ مِنْ جِهَةِ الصَّائِدِ شَرْطٌ، حَتّٰى لَوْ خَرَجَ الْكَلْبُ بِنَفسِهٖ، فَأَخَذَ صَيْدًا وَقَتَلَهٗ، لَا يَكُونُ حَلَالًا، أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَيْهِ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ (شکاری کتے کے شکار کے حلال ہونے میں) شکاری کی طرف سے (کتا) چھوڑنا شرط ہے، اگر کتا خود بخود نکلے اور شکار کو پکڑ کر مار دے، تو وہ حلال نہیں ہوگا، اس پر اُمت کا اجماع ہے۔“

(شرح السّنة: 193/11)

سوال: کیا فرض نماز سواری پر ادا کی جا سکتی ہے؟

جواب: فرض نماز زمین پر ہی ادا کی جائے گی، سواری پر ادا کرنا جائز نہیں۔ نوافل اور سنن سواری پر ادا کی جا سکتی ہیں۔

✿ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، يُسَبِّحُ، يُومِيءُ بِرَأْسِهٖ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَلَمْ يَكُنْ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر نفل پڑھتے دیکھا۔ آپ سر کے اشارے سے نماز پڑھتے، اس کی پرواہ کئے بغیر کہ سواری کا منہ کس طرف ہے، البتہ فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 1097)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

''سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا، نبی کریم ﷺ اس پر نفل ادا کر لیتے تھے، آپ ﷺ سواری پر وتر تو پڑھ لیتے تھے، فرض نہیں۔''

(صحيح البخاري : 1098، صحيح مسلم : 39/700)

❀ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ (۲۹۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ الْمَفْرُوضَةَ لَا يَجُوزُ أَنْ تُصَلّٰى عَلَى الرَّاحِلَةِ.

''اُمت کا اجماع ہے کہ فرض نماز سواری پر ادا کرنا جائز نہیں۔''

(مختصر قيام اللّيل، ص 298)

سوال: سونے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے؟

جواب: سونا اُمت کے مردوں کے لیے حرام ہے، عورتوں کے لیے جائز ہے، مردوں کے لیے انگوٹھی پہننا جائز ہے، مگر سونے کی انگوٹھی جائز نہیں، عورتیں سونے کی انگوٹھی پہن سکتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) اور حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى إِبَاحَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ وَأَجْمَعُوا عَلٰى تَحْرِيمِهٖ عَلَى الرِّجَالِ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ عورتوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا مباح ہے، نیز اس پر بھی اجماع ہے کہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔''

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 430/7، شرح النّووي : 65/14)

لہٰذا منگنی یا شادی پر لڑکی والے لڑکے کو جو سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں، یہ جائز نہیں، نیز یہ غیر مسلموں کا رواج ہے، مسلمانوں کا نہیں۔

سوال: حج یا عمرہ کرتے ہوئے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا مشروع ہے یا صفا اور مروہ کی سعی؟

جواب: حج یا عمرہ کے طریقہ میں پہلے بیت اللہ کا طواف کیا جائے گا اور بعد میں صفا مروہ کی سعی کی جائے گی۔

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَبْلَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ .

''اہل علم میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حج وعمرہ میں بیت اللہ کا طواف، صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے کیا جائے گا۔''

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 412/4)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا حائضہ صفا اور مروہ کی سعی کرسکتی ہے؟

جواب: حائضہ صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرسکتی۔طواف کعبہ اور سعی کا ایک ہی حکم ہے۔

❀ ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَلَا تُصَلِّي، وَلَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَالَ : الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَدْلُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ .

''حائضہ قرآن اور نماز نہیں پڑھ سکتی،طواف اور سعی کی اجازت بھی نہیں،صفا و مروہ کی سعی طواف ہی کی طرح ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 325/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْحَائِضَ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَلَا تَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

''اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں کہ حائضہ نہ بیت اللہ کا طواف کرسکتی ہے اور نہ صفا اور مروہ کی سعی کرسکتی ہے۔''

(شرح صحيح البخاري : 230/4)

سوال: اکہری اقامت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: اذان اکہری ہو، تو اقامت بھی اکہری مسنون ہے، اکہری اقامت کے ثبوت پر اجماع ہے، محدثین کا اس پر عمل رہا ہے۔

❀ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ (۲۹۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرٰى فُقَهَاءَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ .

”میرے علم کے مطابق تمام فقہاء محدثین کا اکہری اقامت پر اجماع ہے۔“

(السّنن الكبرٰى للبيهقي :420/1، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: تیار فصل کو اندازہ لگا کر فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: پکی فصل، جو ابھی کھیت میں کھڑی ہے، اسے محتاط انداز لگا کر بیچنا جائز ہے، البتہ فصل کا دانہ مکمل ہونے سے پہلے بیچنا جائز نہیں۔

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى رُؤُوسِ النَّخْلِ إِذَا بَدَا صَلَاحُهٗ، بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْأُمَّةِ فِي جَوَازِهٖ .

”کھجوروں پر لگے پھل کی صلاحیت (پکنا) واضح ہونے کے بعد انہیں سونے چاندی کے عوض فروخت کرنا جائز ہے، اس میں اُمت کا کوئی اختلاف نہیں۔“

(التّوضيح : 472/14)

سوال: مال نصاب کو پہنچ جائے، تو زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟

جواب: مال نصاب کو پہنچ جائے، تو سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهٗ لَا يَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ .

”اس میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں کہ (نصاب کو پہنچنے والے) مال میں زکوٰۃ تب واجب ہوتی ہے، جب اس پر سال گزر جائے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 23/4)

سوال: اگر کسی نے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن روزہ کی نذر مانی ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے، اس دن نذر، فرض یا نفل روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اگر کوئی روزہ رکھے، تو وہ گناہ گار ہوگا۔

❁ ابو عمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

''ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عید گاہ جانے کا حکم دیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، سندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ (۱۷۰/۲) نے اس کی سند کو ''حسن''، امام ابن الجارود (۲۶۶) اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ: ۳۱۶/۳) ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

اس حدیث کو علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (محلی: ۳۰۷/۳، مسئلہ: ۵۵۲)، حافظ خطابی رحمہ اللہ (معالم السنن: ۲۱۸/۱)، حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الأحکام: ۸۳۸/۲) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر: ۹۵/۲) نے ''صحیح'' اور حافظ ابن منذر رحمہ اللہ (الاوسط: ۲۹۴/۴) نے ''ثابت'' کہا ہے۔

❁ زیاد بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَسَأَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ : نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَوْمِ ثَلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ، فَوَافَقْتُ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ.

''میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا: میں نے نذر مانی ہے کہ جب تک زندہ رہوں گا ہر منگل یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا، اب یہ دن عیدالاضحیٰ کو آ گیا ہے (میں کیا کروں؟) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذریں پوری کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن ہمیں عیدالاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔''

(صحيح البخاري: 6706، صحيح مسلم: 1139)

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهٗ لَا يَجُوزُ صِيَامُهُمَا لِلنَّاذِرِ وَلَا لِلْمُتَطَوِّعِ، وَلَا يُقْضٰى فِيهِمَا رَمَضَانُ، وَالَّذِي يَصُومُهُمَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِالنَّهْيِ، فَهُوَ عَاصٍ عِنْدَ جَمِيعِ الْأُمَّةِ.

''اس بارے میں علما کا کوئی اختلاف نہیں کہ عیدین کے دن نذر یا نفل کا روزہ جائز نہیں، نہ عیدین کے دن رمضان کے روزے کی قضا دی جا سکتی ہے۔ جو ممانعت جاننے کے بعد بھی ان دنوں روزہ رکھے، تو وہ ساری کی ساری اُمت کے نزدیک گناہ گار ہو گا۔''

(المَسالك في شرح موطأ مالك: 4/419)

❁ علامہ ابو مطرف قنازعی رحمہ اللہ (۴۱۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يُصَامُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ نہیں رکھا جائے گا۔“

(تفسير الموطأ : 218/2)

سوال: کیا نابینا شخص کو حاکم وقت بنانا جائز ہے؟

جواب: نابینا حاکم وقت نہیں بن سکتا، اس پر اجماع ہے، کیونکہ نابینا کئی ایسے اُمور انجام نہیں دے سکتا، جو حاکم وقت کے ذمہ ہوتے ہیں۔

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَنْعِ مِنْ كَونِ الْأَعْمٰى حَاكِمًا .

”مسلمانوں کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ نابینا کو حاکم نہیں بنایا جائے گا۔“

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 230/6)

سوال: کیا مذی کے خروج پر وضو ضروری ہے؟

جواب: مذی نجس ہے، اس کے خارج ہونے پر استنجا اور وضو ضروری ہے۔

❀ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يَّسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ، فَسَأَلَ فَقَالَ : تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ .

”مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو چونکہ میرے گھر نبی کریم ﷺ کی بیٹی تھیں، اس لیے میں نے ایک صحابی (مقداد رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے اس بارے سوال کرے، تو انہوں نے سوال کیا، آپ ﷺ فرمایا: وضو کیجیے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لیجیے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(صحيح البخاري : 269، صحيح مسلم : 303)

❁ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مذی کی بہت شدت پاتا تھا اور اکثر اس سے غسل کرتا، میں نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ .

''وضو کافی ہے۔''

(سنن أبي داود : 210، سنن التّرمذي : 115، سنن ابن ماجه : 506، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۰۳) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّا الْمَاءُ بَعْدَ الْمَاءِ فهُوَ الْمَذْيُ، وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ .

''جس پانی کے بعد منی نکلتی ہے، اسے مذی کہتے ہیں اور ہر جوان کو مذی آتی ہے، چنانچہ ایسی کیفیت میں آپ شرمگاہ اور خصیتین کو دھولیا کریں اور نماز والا وضو کرلیا کریں۔''

(مسند الإمام أحمد : 342/4، سنن أبي داوٗد : 211، سنن التّرمذي : 133، سنن ابن ماجه : 651، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ مَوْضِعُ إِجْمَاعٍ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي إِيجَابِ الْوُضُوءِ مِنْهُ وَإِيجَابِ غَسْلِهِ لِنَجَاسَتِهِ.

''اس پر اجماع ہے، مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں کہ مذی نکلنے پر وضو کرنا واجب ہے، نیز اسے دھونا بھی واجب ہے، کیونکہ یہ نجس ہے۔''

(التّمهيد: 207/21)

❁ نیز فرماتے ہیں:

إِجْمَاعُهُمْ عَلٰى أَنَّ الْمَذْيَ وَالْوَدْيَ فِيهِمَا الْوُضُوءُ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مذی اور ودی (کے خروج) پر وضو ہے۔''

(الاستذكار: 157/1)

سوال: کیا موت کا وجود ہے؟

جواب: موت کا وجود ہے، موت اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، مخلوق کا وجود ہوتا ہے، فلاسفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ موت زندگی کے زوال کا نام ہے، یہ درست نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کو بھی پیدا کیا اور موت کو بھی۔

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَوْتُ أَمْرٌ وُجُودِيٌّ، قَالَ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ﴾، وَالْعَدَمُ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا، وَإِنَّمَا يَقُولُ: إِنَّ الْمَوْتَ زَوَالُ الْحَيَاةِ الْفَلَاسَفَةُ وَمَنْ وَافَقَهُمْ، وَقَوْلُهُمْ بَاطِلٌ.

''موت ایک وجود والی شے ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اَلَّذِي خَلَقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ﴾ ''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔'' عدم (جس کا وجود نہ ہو) مخلوق نہیں ہو سکتی۔ ''موت زندگی کے زوال کا نام ہے۔'' یہ بات فلاسفہ اور ان کے ہم نوا کہتے ہیں، ان کا قول باطل ہے۔''

(التّنبيه على مُشكلات الهداية :346/1)

سوال: نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: نزول عیسیٰ علیہ السلام حق ہے، قرآن، احادیث متواتر اور اُمت کا اجماع اس پر دلالت کناں ہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ .

''عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل (آسمان سے زمین پر) نزول فرمائیں گے، جیسا کہ متواتر احادیث دلالت کرتی ہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 218/19)

سوال: مغرب، عشاء اور فجر کی قرأت جہری ہوگی یا سری؟

جواب: مغرب، عشاء اور فجر اگر با جماعت ہوں، تو امام اونچی قرأت کرے گا۔ اس پر اجماع ہے، یہ عمل تواتر سے ثابت ہے۔

❁ علامہ زبیدی حنفی رحمہ اللہ (۸۰۰) فرماتے ہیں:

هٰذَا هُوَ الْمَأْثُورُ الْمُتَوَاتِرُ .

''یہ متواتر منقول ہے۔''

(الجوهرة النّيّرة :56/1)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: عرفہ اور مزدلفہ میں نمازوں کو جمع کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عرفہ میں نماز ظہر اور عصر کو جمع کرنا اور مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو جمع کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے، نیز اس پر اہل سنت اہل حق کا اجماع ہے۔

❀ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَمْعُ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ مَنْقُولٌ بِالتَّوَاتُرِ فَلَمْ يَتَنَازَعُوا فِيهِ .

”عرفہ اور مزدلفہ میں نمازیں جمع کرنے پر اتفاق ہے، یہ متواتر منقول ہے، اس میں اہل حق اختلاف نہیں کرتے۔“

(التّنبيه على مشكلات الهداية : 1029/3)

❀ علامہ عبداللہ بن محمود موصلی حنفی رحمہ اللہ (۶۸۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَ النَّقْلُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَمْعِ بَيْنَهُمَا .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں (ظہر اور عصر کو) جمع کرتے تھے۔“

(الاختيار لتعليل المختار :149/1)

سوال: سنت کا استخفاف کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سنت کا استخفاف کفر ہے۔

❀ علامہ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (۱۰۷۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَخَفَّ بِسُنَّةٍ أَوْ حَدِيثٍ مِنْ أَحَادِيثِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّلَامُ أَوْ رَدَّ حَدِيثًا مُتَوَاتِرًا أَوْ قَالَ : سَمِعْنَاهُ كَثِيرًا بِطَرِيقِ الِاسْتِخْفَافِ كَفَرَ .

”جس نے (جانتے بوجھتے) کسی سنت یا کسی حدیث نبوی کا استخفاف کیا یا متواتر حدیث کو رد کیا یا استخفاف کرتے ہوئے کہا: ایسی ہم نے کئی سنی ہیں، تو وہ کافر ہو جائے گا۔“

(مَجمع الأنهر :692/1)

سوال: دعا کی قبولیت کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: دعا کے متعلق یہ ایمان ہونا چاہیے کہ دعا مؤثر شے ہے، اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور اس کے ذریعہ زندوں اور فوت شدگان کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

❀ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّهُ يَجِبُ الْإِيمَانُ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَسْتَجِيبُ الدُّعَاءَ وَيُعْطِيهِ بِهِ الرِّضَا وَيَرُدُّ بِهِ الْقَضَاءَ وَيَنْفَعُ بِهِ الْأَحْيَاءَ وَالْأَمْوَاتَ، دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْآيَاتُ الْقَاطِعَةُ وَالْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ .

”جان لیجئے کہ اس پر ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے، اس کے بدلے میں اپنی رضا عطا کرتا ہے، اس کے عوض تقدیر کو ٹال دیتا ہے، اس کے ذریعہ زندوں اور فوت شدگاں کو نفع پہنچاتا ہے، اس سب پر قطعی آیات اور احادیث متواترہ دلالت کناں ہیں۔“

(حاشية الطّحطاوي، ص 15)

سوال: بعض حنفی بھائی کہتے ہیں کہ اگر آپ نے رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا ہے،تو شافعی ہوکر کریں، یہ کہنا کس حد تک درست ہے؟

جواب: یہ قطعی طور پر درست نہیں۔ جب رفع الیدین نبی کریم ﷺ اور اصحاب رسول سے ثابت ہے، تو یہ دین ہے، جو بھی اس دین کو اپنائے گا، وہ نبی کریم ﷺ کا مطیع وفرماں بردار ہوکر اپنائے گا۔شافعی ہوکر اپنانے کا کیا معنی؟ کیا امام شافعی رحمہ اللہ سے پہلے مسلمان رفع الیدین نہیں کرتے تھے؟اس طرح کی باتیں اہل علم وعقل کوزیبا نہیں۔

سوال: گھوڑے کے گوشت کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: گھوڑا حلال ہے۔اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

لَحْمُهُ طَاهِرٌ بِالِاتِّفَاقِ .

”گھوڑے کا گوشت بالاتفاق پاک ہے۔“

(مِنحة السّلوك، ص 386)

سوال: جادو کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جادو برحق ہے،قرآن، احادیث متواترہ اوراجماع اُمت اس پر دال ہیں۔

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

ذَهَبَ أَهْلُ السُّنَّةِ إِلٰى أَنَّ السِّحْرَ ثَابِتٌ وَلَهُ حَقِيقَةٌ .

”اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے کہ جادو ثابت ہےاوراس کی حقیقت ہے۔“

(تفسير القرطبي : 46/2)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) نقل کرتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ السِّحْرَ لَهُ حَقِيقَةٌ إِلَّا أَبَا حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ قَالَ : لَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حَقِيقَةَ لَهُ عِنْدَهُ .

”ائمہ ثلاثہ جادو کی حقیقت ہونے پر متفق ہیں، سوائے ابو امام حنیفہ رحمہ اللہ کے، وہ کہتے ہیں کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر :212/1)

سوال: کیا قرآن کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے؟

جواب: قرآن کریم معجزہ ہے۔

❀ علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُ مُعْجِزَةٌ مُتَوَاتِرَةٌ عَنْهُ، مُسْتَمِرَّةٌ دَائِمَةُ الْبَقَاءِ بَعْدَهُ .

”قرآن کریم معجزہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول ہے، یہ معجزہ دائمی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی باقی رہے گا۔“

(تفسير القُرطبي :72/1، 80، البِداية والنّهاية : 306/9)

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شریعت کے کسی حکم کا نسخ ہوسکتا ہے؟

جواب: شریعت دائمی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شریعت کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہوسکتا۔

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا بَعْدَ مَوْتِهِ وَاسْتِقْرَارِ الشَّرِيعَةِ فَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّهُ لَا نَسْخَ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور شریعت کے مستقر ہو جانے کے بعد نسخ نہیں ہو سکتا، اس پر اُمت کا اجماع ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(تفسير القرطبي : 66/2)

سوال: آلات موسیقی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: آلات موسیقی حرام ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾

(لقمان : 6)

''بعض لوگ آلات موسیقی کے شوقین ہیں، تاکہ بغیر علم کے اللہ کے رستے سے بھٹکائیں اور اس کی آیات سے ٹھٹھا اور مذاق کریں، ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔''

❁ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ .

''میری امت کے کچھ لوگ زنا، (مردوں کے لیے) ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔''

(صحيح البخاري : 5590)

❁ علامہ غانم بن محمد حنفی رحمہ اللہ (۱۰۳۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهَا كَبِيرَةٌ فِي الْأَدْيَانِ كُلِّهَا .

''آلات موسیقی تمام ادیان میں کبیرہ گناہ ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(مَجمع الضّمانات، ص 132)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَلَاهِي نَوْعَانِ؛ مُحَرَّمٌ وَهِيَ الْآلَاتُ الْمَطْرَبَةُ كَالْمَزَامِيرِ، وَمُبَاحٌ وَهُوَ الدُّفُّ وَالْغِنَاءِ فِي الْوَلِيمَةِ وَنَحْوِهِمَا مِنْ حَادِثِ سُرُورٍ.

''آلات موسیقی دو طرح کے ہیں: ① حرام، جو سریلے آلات مثلاً مزامیر وغیرہ، ② مباح، جیسے دف بجانا، ولیمہ اور خوشی کے موقعوں پر گیت گانا۔''

(حُجّة الله البالغة: 298/2)

اگر گانا شہوت رانی پیدا نہ کرتا ہو، گانے والی عورت نہ ہو اور بغیر آلات موسیقی کے ہو، تو مباح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۴۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شفاعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ شفاعت برحق ہے، قرآن مجید نے کئی شفاعتوں کا اثبات کیا ہے، اس بارے میں احادیث متواترہ بیان ہوئیں ہیں۔

خارجی، معتزلہ، مرجئہ اور شیعہ روز محشر شفاعت کے منکر ہیں۔ خوارج کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ابدی جہنمی ہے، شفاعت سے اسے خلاصی نہیں مل سکتی۔

یاد رہے کہ جو شفاعت کا منکر ہے، وہ گمراہ اور ظالم ہے، نصوصِ شرعیہ اور اجماع امت کا سخت مخالف ہے۔

❀ علامہ ابوالمظفر سمعانی رحمہ اللہ (۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَخْبَارُ فِي الشَّفَاعَةِ كَثِيرَةٌ، وَأَوَّلُ مَنْ أَنْكَرَهَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، وَهُوَ ضَالٌّ مُبْتَدِعٌ بِإِجْمَاعِ أَهْلِ السُّنَّةِ .

”شفاعت کے بارے میں بہت ساری احادیث ہیں، سب سے پہلے شفاعت کا انکار عمرو بن عبید نے کیا، جس کے گمراہ اور بدعتی ہونے پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔“

(تفسير السّمعاني : 270/3)

سوال: کیا تعوذ قرآن کریم کا حصہ ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: قرآن کی تلاوت سے پہلے تعوذ کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے، مگر یہ قرآن کریم کا حصہ نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

(النّحل : ۹۸)

"جب آپ قرآن کریم کی قرأت کرنے لگیں، شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کریں۔"

❀ علامہ ابن حیان اندلسی رحمہ اللہ (۷۴۵ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ بِإِجْمَاعٍ .

"اجماع ہے کہ تعوذ قرآن کا حصہ نہیں۔"

(البَحر المُحيط :32/1)

سوال: کیا گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: گناہوں سے توبہ کرنا فرض ہے، کبائر کی بخشش کے لیے توبہ ضروری ہے۔

❀ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾(هود : ۳)

"اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس سے توبہ کرو۔"

❀ نیز فرمایا:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾(نوح : ۱۰)

"اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾

(هود : ٥٢)

”اے قوم! پروردگار سے بخشش مانگو، اس سے توبہ کرو، وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت بڑھائے گا، دیکھو مجرم بن کر روگردانی نہ کرو۔“

❁ علامہ ابن عطیہ اندلسی رحمہ اللہ (۵۴۲ھ) اور علامہ ابن حیان اندلسی رحمہ اللہ (۷۴۵ھ) فرماتے ہیں:

التَّوْبَةُ فَرْضٌ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ .

”توبہ کرنا فرض ہے، اس پر اُمت کا اجماع ہے۔“

(تفسير ابن عطية : 23/2، البَحر المُحيط : 561/3)

سوال: کافر کے انجام کار کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: کافر اگر مرنے سے پہلے پہلے کفر سے تائب ہو جائے، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ جنت کا مستحق بن جائے گا اور اگر کفر پر ہی مر جائے، تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بن جائے گا، اسے کبھی جہنم سے نہیں نکالا جائے گا۔

❁ علامہ ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۲ھ) اور علامہ ابن فرس اندلسی رحمہ اللہ (۵۹۷) فرماتے ہیں:

كَافِرٌ مَاتَ عَلٰى كُفْرِهٖ، فَهٰذَا مُخَلَّدٌ فِي النَّارِ بِإِجْمَاعٍ .

”جو کافر کفر پر فوت ہو جائے، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اس پر اجماع ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(تفسير ابن عطيّة : 64/2، أحكام القرآن : 214/2)

❀ علامہ ابن جزی غرناطی رحمہ اللہ (۷۴۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا تَابَ مِنْ كُفْرِهٖ، غُفِرَ لَهٗ بِإِجْمَاعٍ، وَإِنْ مَاتَ عَلٰى كُفْرِهٖ، لَمْ يُغْفَرْ لَهٗ، وَخُلِّدَ فِي النَّارِ بِإِجْمَاعٍ.

''کافر جب کفر سے توبہ کر لے، تو اس کی بخشش ہو جائے گی، اس پر اجماع ہے، اگر کفر پر ہی فوت ہو جائے، تو اس کی بخشش نہیں ہوگی اور وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا، اس پر بھی اجماع ہے۔''

(تفسير ابن جزي :196/1)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرک جب اپنے شرک پر مر جائے، تو وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوگا، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جیسے چاہے معاف کر دے گا، البتہ گناہگار مسلمان جو مشرک نہیں ہونگے، وہ اس کی مشیت کے تحت ہوں گے، جسے چاہے گا، معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا، عذاب دے گا۔''

(فتح القدير :549/1)

سوال: سورت مائدہ کہاں نازل ہوئی؟

جواب: سورت مائدہ مکی ہے۔

❀ علامہ ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۲ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ السُّورَةُ مَكِّيَّةٌ بِإِجْمَاعٍ.

''سورت مائدہ بالاجماع مکی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تفسير ابن عطيّة : 143/2)

سوال: کیا زانی جب زنا کرتا ہے، تو وہ ایمان سے خالی ہو کر کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: زنا گناہ کبیرہ ہے اور اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ مؤمن اگر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے، تو وہ کافر نہیں ہو جاتا، بلکہ مؤمن ہی رہتا ہے، البتہ اس کے ایمان میں کمی آجاتی ہے، وہ اگر بغیر توبہ کیے مر جائے، تو اللہ کی مشیئت پر ہے، چاہے اسے معاف کر دے، چاہے عذاب دے کر جنت میں داخل کر دے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ .

”زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، نیز شرابی شراب پیتے وقت، چور چوری کرتے وقت اور ڈاکو ڈاکہ ڈالتے وقت مومن نہیں ہوتا، جب لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔“

(صحيح البخاري : 2475، صحيح مسلم : 57)

جو اہل بدعت کبائر کے مرتکب کو ہمیشہ ہمیشہ جہنمی قرار دیتے ہیں، وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، جبکہ ان کبائر کے ارتکاب سے ایمان کم ہوتا ہے، مگر وہ کافر نہیں ہوتا، اس پر اہل سنت کا اجماع ہے۔

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ كُفْرُهٗ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

”ان گناہوں سے اس کا کافر ہونا لازم نہیں آتا، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر : 418/6)

دیگر احادیث اس کی وضاحت کرتی ہیں، ملاحظہ ہو؛

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الجَنَّةَ، قُلْتُ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ .

”میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سفید کپڑا تھا، آپ سوئے ہوئے تھے، میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، پھر اسی پر مر جاتا ہے، تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے، ابوذر کی مرضی کے برخلاف۔“

(صحیح البخاري : 5827، صحیح مسلم : 94)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ» فَهُوَ حُجَّةٌ لِمَذْهَبِ أَهْلِ السَّنَةِ : أَنَّ أَصْحَابَ الْكَبَائِرِ لَا يُقْطَعُ لَهُمْ بِالنَّارِ، وَأَنَّهُمْ إِنْ دَخَلُوهَا أُخْرِجُوا مِنْهَا، وَخُتِمَ لَهُمْ بِالْخُلُودِ فِي الْجَنَّةِ .

''فرمان نبوی: ''اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔'' اہل سنت والجماعت کے مذہب کی دلیل ہے کہ کبائر کے مرتکبین ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے، بلکہ وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے، پھر نکال لیے جائیں گے، آخر کار جنت ہمیشہ ہمیشہ ان کے مقدر میں ہو جائے گی۔''

(شرح مسلم : 97/2)

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ : تُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَعُوقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ .

''ہم ایک مجلس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ شرک، زنا، چوری اور ناحق قتل نہ کرو گے، جس نے یہ عہد پورا کیا، اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو اس میں سے کسی جرم تک پہنچ گیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اسے اس کی (دنیا میں حد کی صورت میں) سزا دے دی گئی، تو وہ اس کا کفارہ بن جائیگی، اور جس نے اس میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا، پھر اللہ نے اس کا جرم چھپا لیا، تو معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے گا، تو معاف کر دے گا اور چاہے گا، تو اسے سزا دے گا۔“

(صحيح البخاري : 7213، صحيح مسلم : 1709)

✿ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ (۲۹۴ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلَالَتَانِ عَلٰى أَنَّ السَّارِقَ وَالزَّانِيَ وَمَنْ ذُكِرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ خَارِجِينَ مِنَ الْإِيمَانِ بِأَسْرِهٖ؛

إِحْدَاهُمَا : قَوْلُهٗ : «فَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ» وَالْحُدُودُ لَا تَكُونُ كَفَّارَاتٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِينَ، أَلَا تَرٰى قَوْلَهٗ : «وَمَن سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهٗ إِلٰى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ» فَإِذَا غَفَرَ لَهٗ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ الْبَالِغِينَ الْمُكَلَّفِينَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ» هُوَ نَظِيرُ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ وَأَخْبَرَ أَنَّهٗ يَغْفِرُ مَا دُونَ الشِّرْكِ لِمَنْ يَّشَاءُ يَعْنِي لِمَنْ أَتٰى مَا دُونَ الشِّرْكِ، فَلَقِيَ اللّٰهَ غَيْرَ تَائِبٍ مِنْهُ ...... وَلَا جَائِزَ أَنْ يَغْفِرَ لَهٗ وَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا وَهُوَ مُؤْمِنٌ .

''اس حدیث میں دو طرح سے اس بات پر دلالت موجود ہے کہ چور اور زانی وغیرہ ایمان سے بالکل خارج نہیں ہوتے، ایک تو اس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو گیا اور دنیا میں اسے سزا دے دی گئی، تو وہ اس کے لیے کفارہ بن جائیگی۔'' حدود تو صرف مومنوں کے لیے کفارہ بنتی ہیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی اللہ ستر پوشی کر لے، اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ چاہے تو ان کو معاف کر دے اور چاہے تو عذاب دے۔'' جب اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا، تو جنت میں داخل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ جنت میں بالغ اور مکلّف لوگوں میں سے صرف مومنوں کو داخل کرتا ہے۔

نیز آپ ﷺ کا فرمان: ''اگر چاہے تو معاف کر دے اور چاہے تو عذاب کرے۔'' یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ ''اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جسے چاہے جو چاہے معاف کر دے گا۔'' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس کے علاوہ جو گناہ اللہ جسے چاہے گا، معاف فرما دے گا، یعنی شرک کے علاوہ گناہ کیا اور اللہ کو بغیر توبہ کے ملا۔...... ممکن نہیں کہ وہ مومن نہ ہو اور اللہ اسے معاف فرما کر جنت میں داخل کر دے۔''

(تَعظیم قَدَر الصّلاة: 616/2)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بے شمار آیات واحادیث اس بارے میں موجود ہیں، نیز اجماع صحابہ وتابعین سے بھی یہی پتا چلتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اپنے ایمان کی وجہ سے مومن اور اپنے کبیرہ گناہ کی وجہ سے فاسق ہے، اور آخرت میں اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ : إِنَّ أَهْلَ الْكَبَائِرِ يُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ وَإِنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَهٰذَا مِنْ مَقَالَاتِ أَهْلِ الْبِدَعِ الَّتِي دَلَّ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَإِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ عَلٰى خِلَافِهَا .

''یہ (خوارج ومعتزلہ) کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکبین ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، ان میں سے کوئی آگ سے نکل نہ پائے گا، یہ اہل بدعت کی وہ باتیں ہیں، جن کے خلاف کتاب وسنت اور اجماع صحابہ وتابعین کے دلائل موجود ہیں۔''

(مَجموع الفتاوٰی : 670/7)

سوال: اہل بدعت کے اجماع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اجماع صرف اہل ایمان کا حجت ہے، جن کے عقائد اہل سنت والے ہیں۔ اہل شرک وکفر اور اہل بدعت کا کوئی اعتبار نہیں۔

❀ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

(النّساء : ٥٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اہل ایمان! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ولی الامر کی اطاعت کرو۔“

علامہ رازی رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْعِبْرَةَ بِإِجْمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَمَّا سَائِرُ الْفِرَقِ الَّذِينَ يُشَكُّ فِي إِيمَانِهِمْ فَلَا عِبْرَةَ بِهِمْ.

”یہ آیت دلیل ہے کہ مؤمنوں کے اجماع کا اعتبار ہوگا، دیگر فرقے، جن کے ایمان میں شک کیا گیا ہے، ان کا (اجماع میں) اعتبار نہیں۔“

(تفسير الرّازي: 118/10)

سوال: ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے قرأت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا لازمی ہے، اس کے بغیر نماز نہیں۔

امام کے پیچھے ظہر اور عصر میں سورت فاتحہ کے بعد والی قرأت ضروری نہیں، دونوں طرح ثابت ہے۔

اُسامہ بن زید لیثی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ فَقَالَ: إِنْ قَرَأْتَ فَلَكَ فِي رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، وَإِذَا لَمْ تَقْرَأْ فَلَكَ فِي رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

”میں نے قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے سری نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: اگر آپ امام کے پیچھے (سری نمازوں میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سورت فاتحہ سے زائد) قرأت کرتے ہیں، تو آپ کے لیے کئی اصحاب رسول ﷺ بہترین نمونہ ہیں اور اگر (فاتحہ سے زائد) قرأت نہیں کرتے، تو بھی آپ کے لیے کئی اصحاب رسول ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔“

(جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر : 1690، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: اگر بچے نماز کی جماعت میں شامل ہوں، تو وہ کہاں کھڑے ہوں گے؟

جواب: باجماعت نماز میں پہلی صفیں بالغ مردوں کی ہونی چاہیے، اس کے بعد نابالغ بچوں کی، اس کے پیچھے عورتوں کی صف ہوگی۔

❀ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے امامت کروائی، تو فرمانے لگے:

أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَفَّ الرِّجَالُ، ثُمَّ صَفَّ الْوِلْدَانُ خَلْفَ الرِّجَالِ، ثُمَّ صَفَّ النِّسَاءُ خَلْفَ الْوِلْدَانِ.

”میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ وہاں مردوں نے صف بنائی، پھر مردوں کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے صف بنائی۔“

(مسند الإمام أحمد : 343/5، سنن أبي داوٗد : 677، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج : ۵۴۸) نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

اگر نابالغ بچہ سمجھدار ہے، پاکی وطہارت کا خیال رکھنے والا ہے اور صف بندی کا خیال کرتا ہے، تو وہ بالغ مردوں کی صف میں بھی کھڑا ہوسکتا ہے۔

اگر کوئی اسے پیچھے کر دے، تو بھی کوئی حرج نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ یزید بن صہیب فقیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ زِرٌّ، وَأَبُو وَائِلٍ، إِذَا رَأَوْنَا فِي الصَّفِّ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ أَخْرَجُونَا.

''بچپن میں جب ہمیں زر بن حبیش اور ابووائل رحمہما اللہ صف میں کھڑے دیکھتے، تو ہمیں پیچھے کر دیتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: 4167، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: درج ذیل آیت میں مرض سے مراد کیا ہے؟

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾ (البقرة: ١٠)

''ان کے دل میں بیماری ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو مزید بڑھا دیا، ان کے لیے دردناک عذاب ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔''

جواب: آیت مبارکہ میں بیماری سے مراد ''شک و نفاق'' ہے۔

❁ علامہ ابوالمظفر سمعانی رحمہ اللہ (۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

أَرَادَ بِالْمرضِ الشَّكَّ وَالنِّفَاقَ، بِإِجْمَاعِ الْمُفَسِّرِينَ.

''(آیت مبارکہ میں) مرض سے مراد شک اور نفاق ہے، اس پر مفسرین کا اجماع ہے۔''

(تفسير السّمعاني: 48/1)

سوال: ایک عورت کو تین طلاق ہو گئیں، وہ پہلے خاوند سے آزاد ہو گئی، پھر اس نے کسی سے زنا کر لیا، تو کیا اب وہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جواب): تیسری طلاق کے بعد عورت شوہر کے عقد سے نکل جاتی ہے اور اس کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، وہ رجوع نہیں کر سکتا ہے۔

البتہ اگر عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح صحیح کرے، تو طلاق یا وفات شوہر کی صورت میں عدت کے بعد پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ نکاح صحیح کے بعد جماع شرط ہے، یہ جماع نکاح صحیح کے بعد ہو، اب چونکہ زنا نکاح نہیں، لہٰذا اس سے عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُّقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ۲۳۰)

”اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔“

❁ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ وَطِئَهَا وَاطِئٌ بِغَيْرِ نِكَاحٍ لَمْ تَحِلَّ لِلْأَوَّلِ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ جَمِيعًا.

”اگر کوئی وطی کرنے والا (زانی) اس عورت سے بغیر نکاح کیے وطی کر لے، تو وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی، اس پر ساری اُمت کا اجماع ہے۔“

(تفسير الطّبري : 169/4)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔“

(مؤطأ الإمام مالك : 586/2، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: حج افراد، قران اور تمتع کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حج افراد کا مطلب ایک سفر میں اکیلا حج کرنا، قران کا مطلب ایک ہی احرام کے ساتھ حج اور عمرہ کرنا اور حج تمتع کا مطلب یہ ہے کہ حج سے پہلے عمرہ کا احرام باندھنا، عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دینا، پھر حج کے آغاز کے وقت دوبارہ احرام باندھنا۔

حج کے یہ تینوں طریقے جائز اور صحیح ہیں۔ قرآن کریم، احادیث صحیحہ اور اجماع اُمت اس پر واضح دلیل ہیں۔

❀ علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ كُلَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ بِإِجْمَاعٍ .

”حج کی یہ تینوں قسمیں جائز ہیں، اس پر اجماع ہے۔“

(تفسير القُرطبي : 390/2)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: سجدہ تلاوت کس پر ہے؟

جواب: سجدہ تلاوت آیت سجدہ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں کے لیے مشروع ومستحب ہے، یہ سجدہ اسی وقت کیا جائے گا، خواہ آیت سجدہ کی تلاوت نماز میں کی جائے یا نماز کے علاوہ، ہر صورت سجدہ تلاوت قاری اور سامع کے لیے مستحب ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

يُشْرَعُ لِتَالِيهَا وَمُسْتَمِعِهَا السُّجُودُ بِالْإِجْمَاعِ .

''آیت سجدہ کی تلاوت کرنے والے اور بغور سننے والے (دونوں) کے لیے سجدہ کرنا مشروع ہے، اس پر اجماع ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 539/3)

سوال: نماز عید کہاں مشروع ہوئی؟

جواب: نماز عید مدینہ میں مشروع ہوئی۔

❁ علامہ ابو عبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِمَكَّةَ صَلَاةُ عِيدٍ بِإِجْمَاعٍ .

''مکہ میں نماز عید نہیں تھی، اس پر اجماع ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 219/20)

سوال: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ شے کو حلال کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جانتے بوجھتے اللہ تعالیٰ کی واضح حرام کردہ شے کو حلال کہنا کفر ہے، کیونکہ اس میں وحی کا انکار ہے۔

❁ مشہور لغوی، علامہ زجاج رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ مَنْ أَحَلَّ شَيْئًا مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ فَهُوَ كَافِرٌ بِإِجْمَاعٍ .

''جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ شے کو حلال قرار دیا، وہ بالا جماع کافر ہے۔''

(مَعاني القرآن وإعرابه: 468/1، 152/2، التّفسير البسيط للواحدي: 588/5)

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ﴾(النّحل : ١١٦)

''اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے کسی چیز کو اپنی صواب دید سے حلال یا حرام قرار نہ دیا کرو، اللہ پر جھوٹ باندھنے والے کامیاب نہیں ہو سکتے۔''

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

يَدْخُلُ فِي هٰذَا كُلُّ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً لَّيْسَ لَهٗ فِيهَا مُسْتَنَدٌ شَرْعِيٌّ أَوْ حَلَّلَ شَيْئًا مِّمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ أَوْ حَرَّمَ شَيْئًا مِّمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ بِمُجَرَّدِ رَأْيِهٖ وَتَشْهِيهِهٖ .

''ہر وہ شخص جس نے کسی شرعی ثبوت و دلیل کے بغیر کوئی بدعت جاری کی، وہ اس آیت کا مصداق ہے۔ ایسا انسان محض اپنی رائے اور نفسانی خواہش سے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور اس کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 779/2)

سوال: اعتکاف میں بیوی سے جماع کر لیا، کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(جواب): اعتکاف میں بیوی سے جماع حرام ہے، جس نے دوران اعتکاف جانتے بوجھتے بیوی سے جماع کرلیا، اس کا اعتکاف فاسد ہوگیا۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾

(البقرة : ١٨٧)

''جب تم مساجد میں اعتکاف کر رہے ہو، تو بیویوں سے مباشرت (جماع) مت کرو، یہ اللہ کی حدود ہیں، ان کے قریب مت آؤ، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے آیات بیان کرتا ہے، تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔''

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ مَنْ جَامَعَ امْرَأَتَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ عَامِدًا لِذٰلِكَ فِي فَرْجِهَا أَنَّهٗ مُفْسِدٌ لِاعْتِكَافِهِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے دوران اعتکاف قصداً بیوی کی شرمگاہ میں جماع کرلیا، تو اس سے اس کا اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔''

(تفسير القرطبي : 332/2)

(سوال): کیا انبیائے کرام علیہم السلام کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے تھے؟

(جواب): انبیائے کرام علیہم السلام کبیرہ گناہوں اور صغیرہ رذائل سے معصوم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا تھا۔

❁ علامہ واحدی رحمہ اللہ (٤٦٨ھ) فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مَعْصُومُونَ عَنِ الْكَبَائِرِ، وَذٰلِكَ بِإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ.

''انبیائے کرام صلوات اللہ علیہم کبیرہ گناہوں سے معصوم تھے، اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔''

(التّفسیر البسیط: 73/7)

❀ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) کہتے ہیں:

قَالَ السُّبْكِيُّ فِي تَفْسِيرِهٖ: أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى عِصْمَةِ الْأَنْبِيَاءِ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالتَّبْلِيغِ وَفِي غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ وَمِنَ الصَّغَائِرِ الرَّذِيلَةِ الَّتِي تَحُطُّ مَرْتَبَتَهُمْ وَمِنَ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الصَّغَائِرِ، هٰذِهِ الْأَرْبَعَةُ مُجْمَعٌ عَلَيْهَا.

''علامہ سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے: اُمت کا اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اُمور تبلیغ میں معصوم ہیں، اس کے علاوہ کبائر، صغائر رذیلہ، جو ان کے مرتبہ کو کم کریں، اور صغائر پر دوام سے بھی معصوم ہیں۔ ان چار چیزوں (میں معصوم ہونے) پر اجماع ہے۔''

(الخصائص الکبری: 449/2)

سوال: کیا ناجائز اولاد وارث بنے گی؟

جواب: زنا سے پیدا ہونے والی اولاد زانی کی وارث نہیں بنے گی، کیونکہ قرآن کریم نے جس اولاد کو وارث بنایا ہے، وہ نکاح صحیح سے پیدا ہونے والی اولاد ہے، نیز زنا سے پیدا ہونے والی اولاد کا نسب زانی کے ساتھ نہیں جڑے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ .

”بچہ اس کا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کو پتھروں سے رجم کیا جائے گا۔“

(صحيح البخاري : 2053، صحيح مسلم : 1457)

❁ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ مَّشْهُورٌ كَادَ أَنْ يَّكُونَ مُتَوَاتِرًا .

”یہ حدیث صحیح و مشہور ہے اور درجہ تواتر کے قریب ہے۔“

(شرح مسند أبي حنيفة :55/1)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهَا لَا تَرِثُ بِالْإِجْمَاعِ .

”(زنا سے پیدا ہونے والی) بچی (زانی کی) وارث نہیں بنے گی، اس پر اجماع ہے۔“

(تفسير ابن كثير : 248/2)

سوال: غیبت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: غیبت کبیرہ گناہ ہے، حرام اور اخلاقی برائی ہے، جو انسانی وقار کو داغ دار کر دیتی ہے، اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

کوئی دینی یا دنیاوی مصلحت ہو، تو غیبت جائز ہے، کئی احادیث کا عموم اور اجماع اُمت اس پر دال ہیں، مثلاً راویوں پر جرح و تعدیل کے اقوال نقل کرنا کہ اس میں دین کی حفاظت مقصود ہے، اسی طرح لوگوں کو کسی کے شر سے بچانے کے لیے، وغیرہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: نماز میں سجدہ کو جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھنے چاہییں یا ہاتھ؟

جواب: نماز میں سجدہ کے لیے جھکتے وقت پہلے گھٹنے بھی رکھے جا سکتے ہیں اور ہاتھ بھی، اس میں توسع ہے، دونوں طرح جائز ہے۔ اس بارے میں کوئی مرفوع روایت ثابت نہیں، البتہ سلف کے آثار ملتے ہیں۔

❀ خالد حذاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ أَبَا قِلَابَةَ، إِذَا سَجَدَ بدأَ فَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ، وَإِذَا قَامَ اعْتَمَدَ عَلٰى يَدَيْهِ .

''میں نے ابو قلابہ رحمہ اللہ کو دیکھا، جب سجدہ میں جاتے، تو پہلے گھٹنے لگاتے، جب سجدہ سے (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے، تو دونوں ہاتھ سے ٹیک لگاتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 2708، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ خالد حذاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَخِرُّ فَيَبْدَأُ بِيَدَيْهِ، وَيَعْتَمِدُ إِذَا قَامَ .

''میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو دیکھا، وہ سجدہ میں پہلے ہاتھ لگاتے تھے اور جب (دوسرے رکعت کے لیے) اٹھتے، تو (ہاتھوں سے) ٹیک لگاتے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(مصنّف ابن أبي شيبة : 2708، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الصَّلَاةُ بِكِلَيْهِمَا فَجَائِزَةٌ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ، إِنْ شَاءَ الْمُصَلِّي يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِنْ شَاءَ وَضَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ، وَصَلَاتُهٗ صَحِيحَةٌ فِي الْحَالَتَيْنِ، بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ .

''دونوں طرح نماز جائز ہے، اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ نمازی چاہے پہلے گھٹنے رکھ دے یا پہلے ہاتھ رکھ دے، دونوں حالتوں میں اس کی نماز صحیح ہے، اس پر علما کا اتفاق ہے۔''

(الفَتاوى الكبرىٰ : 187/2)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ، أَوْ مُعْتَمِرٌ، أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا .

''سمندری سفر صرف حاجی، عمرہ کرنے والا اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والا کر سکتا ہے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔''

(سنن أبي داود : 2489)

جواب: سند سخت ضعیف اور مضطرب ہے۔

① بشر ابو عبداللہ کندی مجہول ہے۔

② بشیر بن مسلم کندی مجہول الحال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ بشیر بن مسلم کا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سماع معلوم نہیں۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ حَدِيثُهٗ .

''بشیر بن مسلم کندی کی (یہ) حدیث ثابت نہیں۔''

(التّاریخ الکبیر : 105/2)

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ مُظْلِمُ الْإِسْنَادِ لَا يُصَحِّحُهٗ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ لِأَنَّ رُوَاتَهٗ مَجْهُولُونَ لَا يُعْرَفُونَ .

''یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند اندھیری ہے، محدثین اسے صحیح قرار نہیں دیتے، کیونکہ اس کے (دو) راوی مجہول وغیر معروف ہیں۔''

(التّمهيد :240/1)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفُوا إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيثَ .

''محدثین کرام نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَعالم السّنن : 238/2)

❀ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(شرح الإلمام بأحاديث الأحكام :85/1)

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

”اس حدیث کے ضعیف ہونے پر ائمہ کا اتفاق ہے۔“

(خُلاصة البدر المُنير :344/1)

علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(عمدة القاري : 87/14)

اس حدیث کے دیگر ضعیف شواہد بھی ہیں۔

سوال: حج یا عمرہ کے لیے مکہ جانے والے نماز قصر کریں گے یا پوری پڑھیں گے؟

جواب: حج یا عمرہ کے لیے مکہ آنے والا بھی مسافر ہے، وہ نماز قصر کرے گا۔ اگر مقیم امام کے ساتھ نماز پڑھے، تو نماز مکمل پڑھے گا۔

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الْحَاجَّ الْقَادِمَ مَكَّةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ بِهَا وَبِمِنًى وَسَائِرِ الْمَشَاهِدِ، لِأَنَّهٗ عِنْدَهُمْ فِي سَفَرٍ، إِذْ لَيْسَتْ مَكَّةُ دَارَ إِقَامَةٍ إِلَّا لِأَهْلِهَا أَوْ لِمَنْ أَرَادَ الْإِقَامَةَ بِهَا .

”اہل علم کا اتفاق ہے کہ مکہ میں آنے والا حاجی (یا عمرہ کرنے والا) مکہ، منیٰ اور دیگر مقامات پر نماز قصر کرے گا، کیونکہ وہ حالت سفر میں ہے، اس لیے کہ مکہ صرف ان کے لیے اقامت گاہ ہے، جو مکہ میں رہائش پذیر ہیں یا مکہ میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔“

(شرح صحيح البخاري : 68/3، التّوضيح لابن مُلقن : 440/8)

موسیٰ بن سلمہ ہذلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

الْإِمَامِ؟ فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں مکہ ہوں اور جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکوں، تو کتنی رکعت پڑھوں؟ فرمایا: دو رکعت ادا کریں، یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔"

(صحيح مسلم: 688)

❁ عبدالرحمٰن بن یزید نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

"سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہمیں منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھائی، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے پوچھا گیا، تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے منیٰ میں دو دو رکعت ادا کیں۔ کاش کہ ان چار رکعات میں سے میری دو رکعت ہی قبول ہو جائیں۔"

(صحيح البخاري: 1084، صحيح مسلم: 695)

اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو امام چار رکعت نماز پڑھائے، اس کی اقتدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں چار ہی پڑھنی ہیں، دو رکعت نہیں پڑھ سکتے۔

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ، إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَيُصَلِّيهَا بِصَلَاتِهِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مکہ میں دس دن قیام کیا، آپ نماز قصر ادا کرتے رہے، البتہ اگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے، تو امام کی طرح نماز ادا کرتے (یعنی مکمل نماز پڑھتے تھے)۔''

(موطأ الإمام مالك : 148/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهٗ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (سفر میں) جب (مقیم) امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے، تو چار رکعت پڑھتے تھے اور جب اکیلے پڑھتے، تو دو رکعت پڑھتے تھے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي : 2400، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: اگر کسی عورت کا دودھ کپڑے کو لگ جائے، تو اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کا دودھ پاک ہے، جس کپڑے کو لگ جائے، اس میں نماز جائز ہے، خواہ وہ عورت محرم ہو یا غیر محرم۔

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

لَبَنُ بَنِي آدَمَ، وَلَبَنُ كُلِّ حَيَوَانٍ يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ طَاهِرٌ بِاتِّفَاقٍ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”انسانوں اور ماکول اللحم چوپاؤں کا دودھ بالاتفاق پاک ہے۔“

(المَسالك في شرح موطأ مالك : 72/2)

سوال: کیا سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط ہے؟

جواب: سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط نہیں، البتہ باوضو ہونا مستحب ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

لٰكِنْ سُجُودُهَا عَلَى الطَّهَارَةِ أَفْضَلُ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ .

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وضو کی حالت میں سجدہ تلاوت کرنا افضل ہے۔“

(الفتاوی الکبرٰی : 349/1)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَحْدَثَ -يَعْنِي الرَّجُلَ - وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ .

”آدمی آخری تشہد میں بیٹھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے، تو اس کی نماز ہو گئی۔“

(سنن أبي داوٗد : 617، سنن الترمذي : 408، واللفظ لهٗ، سنن الدّارقطني : 379/1، السّنن الکبرٰی للبیهقي : 176/2، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 274/1)

جواب: روایت ضعیف، منقطع اور مضطرب ہے۔

① عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ”ضعیف“ ہے۔

② عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی ضعیف ہے، اس کا متابع بکر بن سوادہ اگرچہ ثقہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، مگر ان کا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سماع معلوم نہیں۔ جہاں سماع کی تصریح ہے، وہاں نیچے سند ضعیف ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

''بکر بن سوادہ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا۔''

(المَجموع : 463/3)

اس حدیث کے بارے میں:

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰى ضَعْفِهٖ لِأَنَّهٗ مُضْطَرِبٌ وَمُنْقَطِعٌ .

''حفاظ حدیث کا اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے، کیونکہ یہ مضطرب اور منقطع ہے۔''

(خلاصة الأحكام : 449/1)

❀ نیز فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ الْحُفَّاظِ، ضُعْفُهٗ مَشْهُورٌ فِي كُتُبِهِمْ .

''اس حدیث کے ضعیف ہونے پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے، اس کا ضعیف ہونا محدثین کی کتب میں مشہور ہے۔''

(المَجموع : 481/3)

❀ نیز فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ بِالْاِتِّفَاقِ . ''یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المَجموع : 425/3)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْحُفَّاظُ .

''حفاظ حدیث نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(فتح الباري : 323/2)

❀ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل : 232/5)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ، وَقَدِ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ .

''اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے، اس کی سند میں اضطراب ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 408)

❀ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُقَالُ لِلْمُحْتَجِّ بِهٰذَا الْخَبَرِ : إِنَّهُ خَبَرٌ مُضْطَرِبُ الْمَتْنِ وَالْإِسْنَادِ .

''جو اس حدیث سے حجت پکڑے، اسے کہا جائے گا: اس کے متن اور سند میں اضطراب ہے۔''

(الخلافيات للبيهقي : 225/3)

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ . ''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(السّنن الكبرٰى : 176/2)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَا يَصِحُّ لِضَعْفِ إِسْنَادِهِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِي لَفْظِهِ .

”یہ حدیث ثابت نہیں، کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے اور اس کے الفاظ بیان کرنے میں رواۃ کا اختلاف (اضطراب) ہے۔“

(التّمهيد : 214/10)

❀ نیز فرماتے ہیں:

لَا هٰذَا الْحَدِيثُ يَصِحُ أَصْلًا .

”یہ حدیث سرے سے ثابت ہی نہیں۔“

(الاستذكار :524/1)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي بَعْضِ نَقَلَتِهِ وَقَدْ عَارَضَتْهُ الْأَحَادِيثُ الَّتِي فِيهَا إِيجَابُ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ .

”یہ حدیث ضعیف ہے، محدثین نے اس کے بعض رواۃ پر کلام کیا ہے، پھر وہ احادیث بھی اس کے معارض و مخالف ہیں، جو تشہد اور سلام کے وجوب پر دلالت کناں ہیں۔“

(مَعالم السّنن :140/1)

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَصِحَّ .

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(القبس في شرح موطأ مالك بن أنس، ص 224)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت کو''منکر'' کہا ہے۔

(میزان الاعتدال: 560/2)

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَفْعُهُ مُنْكَرٌ جِدًّا .

''اسے مرفوع بیان کرنا سخت منکر ہے۔''

(فتح الباري: 218/5)

سوال: پانی زیادہ ٹھنڈا ہے، سردی لگنے کا اندیشہ ہے، کیا تیمّم کرسکتا ہے؟

جواب: اگر ٹھنڈے پانی سے وضو یا غسل کرنا ممکن نہ ہو، بیماری کا اندیشہ ہو اور گرم پانی بھی دستیاب نہ ہو، تو وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرسکتا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا، أَجْنَبَ فِي شِتَاءٍ، فَسَأَلَ فَأُمِرَ بِالْغُسْلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا لَهُمْ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ ثَلَاثًا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الصَّعِيدَ أَوْ التَّيَمُّمَ طَهُورًا .

''ایک آدمی سردی کے موسم میں جنبی ہو گیا۔ اس نے مسئلہ پوچھا، تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس نے غسل کیا، تو مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان کو برباد کرے، انہوں نے اسے مار ڈالا (یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی) اللہ نے مٹی یا تیمّم کو آپ کے لیے طہارت (پاکیزگی) کا ذریعہ بنایا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(مسند الإمام أحمد : 380/1، سنن ابن ماجه : 572، سنن الدّارقطني : 190/1، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۱۲۸)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۷۳)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۳۱۴) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۶۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ التَّيَمُّمَ بِخَشْيَةِ الْبَرْدِ جَائِزٌ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ .

''ائمہ کا اتفاق ہے کہ (وضو اور غسل میں) سردی لگنے کا خدشہ ہو، تو تیمّم کرنا جائز ہے۔''

(الفتاوی الکبریٰ :472/1)

سوال: کیا غیر مسلموں کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا دیدار سب سے بڑی نعمت ہے، روز قیامت غیر مسلم کے لیے کوئی نعمت نہیں، لہٰذا اللہ کا دیدار صرف مؤمنوں کو ہوگا، کافروں اور منافقوں کو نہیں۔ آخرت کے احکام میں منافقین اور کفار کا معاملہ ایک سا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾ (المُطَفِّفِين : ۱۵)

''خبردار! یہ (کفار) روز قیامت دیدارِ الٰہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔''

❀ امام حمیدی رحمہ اللہ (۲۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ : إِنَّ بِشْرًا الْمَرِّيسِيَّ يَقُولُ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يُرٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ : قَاتَلَ اللّٰهُ الدُّوَيَّبَةَ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى قَوْلِهٖ : ﴿كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾(المطففين : ١٥) فَإِذَا احْتَجَبَ عَنِ الْأَوْلِيَاءِ، وَالْأَعْدَاءِ، فَأَيُّ فَضْلٍ لِّلْأَوْلِيَاءِ عَلَى الْأَعْدَاءِ؟ .

''سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ بشر مریسی کہتا کہ روز قیامت باری تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا، فرمایا: اللہ دویبہ کو تباہ و برباد کرے، کیا اس نے اللہ کا فرمان نہیں پڑھا؟ ﴿كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾ (خبردار! روز قیامت یہ لوگ دیدار الٰہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔) اگر اولیائے الٰہی بھی محروم ہوں گے، تو دشمنوں پر ان کی فضیلت کیسی؟''

(حِلْيَةُ الأولياء لأبي نعيم : 297/7، تاريخ بغداد للخطيب : 65/6، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام الائمہ، ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رُؤْيَةَ اللّٰهِ الَّتِي يَخْتَصُّ بِهَا أَوْلِيَاؤُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هِيَ الَّتِي ذَكَرَ فِي قَوْلِهٖ : ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القيامة : ٢٣) وَيُفَضَّلُ بِهٰذِهِ الْفَضِيلَةِ أَوْلِيَاؤُهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحْجَبُ جَمِيعُ أَعْدَائِهٖ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِ مِنْ مُّشْرِكٍ وَّمُتَهَوِّدٍ وَّمُتَنَصِّرٍ وَّمُتَمَجِّسٍ وَّمُنَافِقٍ، كَمَا أَعْلَمَ فِي قَوْلِهٖ ﴿كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾(المطففين : ١٥) وَهٰذَا نَظَرُ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ إِلٰى خَالِقِهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ بَعْدَ دُخُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلِ النَّارِ النَّارَ، فَيَزِيدُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ كَرَامَةً وَّإِحْسَانًا إِلٰى إِحْسَانِهٖ تَفَضُّلًا مِّنْهُ، وَجُودًا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بِإِذْنِهٖ إِيَّاهُمُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَيُحْجَبُ عَنْ ذٰلِكَ جَمِيعُ أَعْدَائِهٖ .

''اس بات کا بیان کہ روز قیامت اولیاء اللہ کے لئے رویتِ الٰہی کا انتظام کیا گیا ہے، قرآن کہتا ہے:﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ ''اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' یہ فضیلت اللہ کے مومن دوستوں کے لئے ہے، اللہ کے دشمن مثلاً یہودی، نصرانی، مجوسی اور منافق اس سے محروم کر دیئے جائیں گے، جیسا کہ قرآن کہتا ہے:﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾ (خبردار! روزِ قیامت یہ لوگ دیدارِ الٰہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔) یہ دیدارتب ہوگا، جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے خاص فضل و کرم اور جود و سخا کرتے ہوئے اپنا دیدار عطا فرمائیں گے، جس سے تمام دشمنانِ الٰہی محروم کر دیئے جائیں گے۔''

(كتاب التّوحيد وإثبات صفات الرّب عزّ وجلّ : 441/2)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

الرُّؤْيَةُ مُخْتَصَّةٌ بِالْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا الْكُفَّارُ فَلَا يَرَوْنَهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَقِيلَ : يَرَاهُ مُنَافِقُوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهٰذَا ضَعِيفٌ وَالصَّحِيحُ الَّذِي عَلَيْهِ جُمْهُورُ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَرَوْنَهٗ كَمَا لَا يَرَاهُ بَاقِي الْكُفَّارِ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ .

''رؤیت باری تعالیٰ مؤمنوں کے ساتھ خاص ہے، کفار کو باری تعالیٰ کا دیدار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو گا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس اُمت کے منافقین کو بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا، مگر یہ بات کمزور ہے، صحیح بات جو جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے، یہ ہے کہ منافقین بھی باری تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکیں گے، جیسا کہ علما کا اتفاق ہے کہ باقی کفار اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکیں گے۔“

(شرح النّووي : 134/5)

سوال: شیعہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر نص قائم کی تھی، اس دعویٰ کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: روافض کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خلیفہ منتخب کر دیا تھا، یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے۔

❁ سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا:

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ : لَا، إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهٗ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ . قَالَ : قُلْتُ : فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ : الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

”کیا آپ کے پاس کوئی خاص تحریر ہے؟ فرمایا: نہیں، صرف کتاب اللہ کا فہم اور یہ صحیفہ ہے۔ میں نے پوچھا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت، قیدی آزاد کرنا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے (کے مسائل ہیں)۔“

(صحيح البخاري : 111)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا مَا تَدَّعِيهِ الشِّيعَةُ مِنَ النَّصِّ عَلٰى عَلِيٍّ وَالْوَصِيَّةِ إِلَيْهِ، فَبَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهٗ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ وَالِاتِّفَاقُ عَلٰى بُطْلَانِ دَعْوَاهُمْ مِنْ زَمَنِ عَلِيٍّ وَأَوَّلُ مَنْ كَذَّبَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَوْلِهٖ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ الْحَدِيث، وَلَوْ كَانَ عِنْدَهٗ نَصٌّ لَذَكَرَهٗ وَلَمْ يُنْقَلْ أَنَّهٗ ذَكَرَهٗ فِي يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ وَلَا أَنَّ أَحَدًا ذَكَرَهٗ لَهٗ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''یہ جو شیعہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کی خلافت پر) نص اور آپ رضی اللہ عنہ کے لیے (خلافت کی) وصیت کا دعویٰ کرتے ہیں، مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ یہ دعویٰ باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔ اس دعویٰ کے بطلان پر اجماع سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہی ہو گیا تھا، سب سے پہلے جس نے روافض کو جھٹلایا، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے، کہ انہوں نے فرمایا: ''ہمارے پاس سوائے اس صحیفہ میں مندرج باتوں کے کچھ نہیں......'' اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس (اپنی خلافت پر) کوئی نص ہوتی، تو ضرور اسے ذکر کرتے، تو ایسا قطعاً منقول نہیں کہ انہوں نے کسی دن بھی کوئی نص ذکر کی ہو، یا کسی دوسرے نے انہیں کوئی نص بتائی ہو، واللہ اعلم!''

(شرح النّووي: 15/155)

❁ نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا تَصْرِيحٌ مِّنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِإِبْطَالِ مَا تَزْعُمُهُ الرَّافِضَةُ وَالشِّيعَةُ وَيَخْتَرِعُونَهٗ مِنْ قَوْلِهِمْ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعَالٰى عَنْهُ أَوْصٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمُورٍ كَثِيرَةٍ مِّنْ أَسْرَارِ الْعِلْمِ وَقَوَاعِدِ الدِّينِ وَكُنُوزِ الشَّرِيعَةِ وَأَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ أَهْلَ الْبَيْتِ بِمَا لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ غَيْرَهُمْ وَهٰذِهٖ دَعَاوٰى بَاطِلَةٌ وَّاخْتِرَاعَاتٌ فَاسِدَةٌ لَّا أَصْلَ لَهَا وَيَكْفِي فِي إِبْطَالِهَا قَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا .

’’یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے تصریح ہے، جو روافض کے خیالات کو باطل کر رہی ہے۔ وہ آپ رضی اللہ عنہ پر یہ جھوٹ گھڑتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وصیت کی تھی، اس میں کئی امور تھے، مخفی علوم تھے، دین کے قواعد تھے اور شریعت کے خزانے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب خاص طور پر اہل بیت کو بتائے تھے، کوئی اور ان پر مطلع نہیں تھا، یہ باطل دعوے ہیں، فاسد اختراعات ہیں، ان کی کوئی اصل موجود نہیں۔ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان کے ابطال کے لئے کافی ہے۔‘‘

(شرح النّووي : 143/9، إرشاد السّاري للقَسطلاني : 331/3، شرح المشكوة للطّيبي : 2050/6)

سوال: مندرجہ ذیل روایت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا بِأَهْلِ الْقُبُورِ .

’’جب آپ معاملات میں پریشان ہو جائیں، تو اہل قبور سے مدد لیا کریں۔‘‘

جواب: یہ من گھڑت، جھوٹی اور بے سند روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ كَلَامٌ مَوْضُوعٌ مَكْذُوبٌ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ یہ من گھڑت اور جھوٹا کلام ہے۔''

(اقتضاء الصّراط المُستقيم : 196/2)

سوال: انبیاء افضل ہیں یا خانہ کعبہ؟

جواب: بلاشبہ انبیائے کرام علیہم السلام سب سے افضل مخلوق ہیں۔

❀ علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ خَيْرٌ مِنَ الْكَعْبَةِ بِاتِّفَاقِ الْأُمَّةِ .

''اُمت کا اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام خانہ کعبہ سے افضل ہیں۔''

(تفسير القرطبي :289/1)

سوال: کیا اعتکاف صرف مسجد میں مشروع ہے؟

جواب: مرد اور عورت کا اعتکاف صرف مسجد میں ہوتا ہے، گھر میں اعتکاف پر کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں، نہ سلف میں اس پر عمل ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾(البقرة : ۱۸۷)

''تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو۔''

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

الْاِعْتِكَافُ مِنَ الْعِبَادَاتِ الْمَشْرُوعَةِ بِالْمَسَاجِدِ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ .

''ائمہ کا اتفاق ہے کہ اعتکاف ان عبادات میں سے ہے، جنہیں مساجد میں ادا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا مشروع ہے۔''

(اقتضاء الصّراط المُستقیم : 356/2)

سوال: مقلد کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: تقلید جہالت ہے، اسے علم نہیں کہا جا سکتا، اسی طرح مقلد جاہل ہوتا ہے، وہ عالم نہیں بن سکتا۔ تقلید کہتے ہیں کتاب وسنت کے خلاف کسی کی بات کو دین کا درجہ دینا۔

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (463ھ) فرماتے ہیں:

الْمُقَلِّدُ لَا عِلْمَ لَهٗ، وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي ذٰلِكَ .

''اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مقلد جاہل مطلق ہوتا ہے۔''

(جامع بَیان العلم وفضله : 992/2)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (751ھ) فرماتے ہیں:

التَّقْلِيدُ لَيْسَ بِعِلْمٍ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ تقلید، علم نہیں (جہالت ہے)۔''

(إعلام الموقّعین : 169/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ لَيْسَ عِلْمًا بِاتِّفَاقِ النَّاسِ .

''سب کا اتفاق ہے کہ تقلید علم نہیں (بلکہ جہالت ہے)۔''

(إعلام الموقّعین : 215/2)

❁ مزید فرماتے ہیں:

الْمُقَلِّدُ لَيْسَ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اہل علم کا اتفاق ہے کہ مقلد کا شمار علما میں نہیں ہوتا۔“

(إعلام الموقعين : 139/2)

وحی اور دین کے مقابلہ میں انسانوں کی آراء کو عقائد واعمال میں دلیل بنانا اہل ایمان کا شیوا نہیں۔ اہل علم و عقل کا اس بات پر اجماع ہے کہ تقلید حرام اور ممنوع ہے۔ قرآن وحدیث سے اس کی مذمت ثابت ہے، نیز ضلالت و جہالت کا دوسرا نام تقلید ہے۔

سوال: کیا نماز کو بلا عذر لیٹ کرنا گناہ ہے؟

جواب: نماز کو وقت پر ادا کرنا واجب ہے، بغیر شرعی عذر تاخیر جائز نہیں۔ اس پر مذمت وارد ہوئی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ، الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ سَاهُونَ﴾

(الماعون : ٤_٥)

”ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے، جو نماز سے غفلت برتتے ہیں۔“

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

تَأْخِيرُهَا عَنْ وَقْتِهَا مِنَ السَّهْوِ عَنْهَا بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ .

”اہل علم کا اتفاق ہے کہ نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کرنا بھی نماز سے غفلت برتنے میں سے ہے۔“

(الفتاوی الکبریٰ : 17/2)

نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے، اس کے اہتمام کے لیے کئی اُمور مشروع کیے گئے ہیں، مثلاً وضو، قبلہ رخ ہونا وغیرہ، اسے بلا وجہ لیٹ کرنا ایمان میں کمزوری کی علامت ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: مختار ثقفی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مختار بن ابی عبید ثقفی عام الہجرہ میں پیدا ہوا، اس کی زندگی کے مختلف ادوار ہیں۔ آخر میں اس نے دعوی نبوت کر دیا تھا۔

❀ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيرًا .

''ثقیف میں ایک کذاب اور ایک مبیر ہوگا۔''

(صحيح مسلم : 2545)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْكَذَّابِ هُنَا الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَبِالْمُبِيرِ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ اس حدیث میں کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ہے، واللہ اعلم!''

(شرح النووي : 100/16)

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلْقُرْآنُ مَا مِنْهُ حَرْفٌ أَوْ قَالَ : آيَةٌ، شَكَّ عَمْرٌو، إِلَّا وَقَدْ عَمِلَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ قَوْمٌ أَوْ قَالَ : بِهَا قَوْمٌ، أَوْ سَيَعْمَلُونَ بِهَا قَالَ مُرَّةُ : فَقَرَأْتُ ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (الأنعام : ٩٣)، فَقُلْتُ : مَنْ عَمِلَ بِهٰذِهٖ حَتّٰى كَانَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ .

''قرآن کا کوئی حرف یا آیت نہیں (راوی عمرو بن مرہ کو شک ہے۔) مگر اس پر لوگوں نے عمل کیا ہے یا عنقریب عمل کریں گے۔مرہ ہمدانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ آیت پڑھا کرتا تھا:﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (الانعام:۹۳) ''اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میرے طرف وحی ہوتی ہے، جبکہ اس کی طرف وحی نہیں ہوتی ہو اور جو کہے کہ عنقریب (اس پر بھی) ایسی ہی کتاب نازل ہوگی، جو اللہ تعالیٰ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر) نازل کی ہے۔'' میں (مرہ رحمہ اللہ) سوچتا تھا کہ اس پر کون عمل کرے گا؟ یہاں تک مختار بن ابی عبید ثقفی نے عمل کر دیا۔''

(دلائل النُّبُوة للبَيْهقي : 484/6، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمٍ .

''علم حاصل کریں، خواہ چین جانا پڑے، کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض (کفایہ) ہے۔''

(الضّعفاء الكبير للعُقيلي : 230/2، الكامل لابن عدي : 188/5)

جواب: اس روایت کی ساری کی ساری سندیں ضعیف ہیں۔

❀ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ فِيهِ .

''اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔''

(مسائل الكوسج :3311)

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ .

''ہمارے نزدیک اس بارے میں کوئی روایت ثابت نہیں۔''

(المُنتخب من عِلَل الخلّال :128/1)

❀ امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُلُّ مَا يُرْوٰى فِيهَا عَنْ أَنَسٍ، فَغَيْرُ صَحِيحٍ .

''اس بارے میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی تمام روایات غیر ثابت ہیں۔''

(مسند البزّار :164/1)

❀ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلرِّوَايَةُ فِي هٰذَا الْبَابِ فِيهَا لِينٌ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”اس باب میں مروی روایات ضعیف ہیں۔“

(الضُعفاء الكبير : 249/4)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِصَحِيحٍ .

”یہ روایت ثابت نہیں۔“

(كتاب المَجروحين :141/1)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُورٌ، وَإِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ .

”اس حدیث کا متن زبان زد عام ہے، اس کی سند ضعیف ہے۔ یہ روایت کئی سندوں سے مروی ہے، سب کی سب ضعیف ہیں۔“

(شُعب الإيمان، تحت الرقم : 1543)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ يُرْوٰى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ كُلُّهَا مَعْلُولَةٌ لَا حُجَّةَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ .

”یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، ساری کی ساری سندیں معلول ہیں، محدثین کرام کے نزدیک اس کی کسی سند سے حجت نہیں لی جاسکتی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جامع بَيان العِلم وفضلِهِ :23/1)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا لَا يَثْبُتُ .

”(اس بارے میں مروی) یہ تمام احادیث غیر ثابت ہیں۔“

(العِلل المُتناهية :62/1)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا ....

”یہ حدیث اگرچہ ثابت نہیں ہے......۔“

(المَجموع :24/1)

❀ نیز ”ضعیف“ بھی کہا ہے۔

(فتاوى النّووي، ص 249)

❀ علامہ زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي كُلِّ طُرُقِهِ مَقَالٌ .

”اس کی سبھی سندوں میں کلام ہے۔“

(التّذكرة في الأحاديث المشتهرة، ص 42)

❀ حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي كُلِّ مِنْهَا مَقَالٌ .

”(اس بارے میں مروی) ہر روایت میں کلام ہے۔“

(المَقاصد الحَسَنة، ص 441)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

...... تُوُفِّيَ آخِرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ لِاثْنَتَي عَشَرَةَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ.

''......نبی کریم ﷺ اس دن کے اختتام پر وفات پا گئے، وہ دن بارہ ربیع الاول کا تھا۔''

(السّيرة النّبوية لابن حبان :400/1)

جواب: سند سخت ضعیف ہے۔ یونس بن خباب کوفی ''ضعیف و منکر الحدیث'' ہے۔

سوال: امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: منفرد، امام اور مقتدی کو ہر نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، خواہ وہ نماز سری ہو یا جہری، اس کے بغیر نماز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاقْرَؤُا ما تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ (المُزّمّل : ۲۰)

''جتنا قرآن میسر ہو، اس کی قرأت کرو۔''

❁ علامہ قاسم بن قطلو بغا حنفی رحمہ اللہ (۸۷۹ھ) کہتے ہیں:

يُوجِبُ بِعُمُومِهِ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْمُقْتَدِي.

''یہ آیت اپنے عموم کے ساتھ مقتدی پر قرأت واجب کرتی ہے۔''

(خلاصة الأفكار شرح مختصر المَنار : 197)

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ .

”جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے، اس کی کوئی نماز نہیں۔“

(صحيح البخاري : 756، صحيح مسلم : 394)

❀ اس حدیث پر امیر المومنین فی الحدیث، سید الفقہا امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) نے ان الفاظ میں باب قائم کیا ہے:

بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَ ةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ .

”اس بات کا بیان کہ امام ہو یا مقتدی، سفر میں ہو یا حضر میں، تمام نمازوں میں، خواہ وہ جہری ہوں، یا سری، (سورت فاتحہ کی) قرأت واجب ہے۔“

❀ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۷۸۶ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ قِرَاءَ ةِ الْفَاتِحَةِ وَاجِبَةٌ عَلَى الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ وَالْمُنْفَرِدِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فَهُوَ صَرِيحٌ فِي دَلَالَتِهٖ عَلٰى جَمِيعِ أَجْزَاءِ التَّرْجَمَةِ .

”یہ حدیث دلیل ہے کہ امام، مقتدی اور منفرد پر تمام نمازوں میں سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے، یہ حدیث (امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ) باب کے تمام اجزاء پر صریح دلالت کرتی ہے۔“

(الكواكب الدّراري : 124/5)

ثابت ہوا کہ یہ حدیث اپنے عموم کے ساتھ امام، مقتدی اور منفرد سب کو شامل ہے، اس پر طرہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو نقل کرنے والے صحابی سیدنا عبادہ بن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صامت رضی اللہ عنہ خود امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل وفاعل تھے۔

❁ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ صَلَاةً وَإِلٰى جَنْبِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ : فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهٗ : يَا أَبَا الْوَلِيدِ، أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟ قَالَ : أَجَلْ؛ إِنَّهٗ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا .

”میں کسی نماز میں تھا، میرے ساتھ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ آپ نے (امام کے پیچھے) سورت فاتحہ پڑھی۔ (نماز کے بعد) میں نے پوچھا: اے ابو الولید (عبادہ رضی اللہ عنہ کی کنیت)! کیا میں نے آپ کو سورت فاتحہ پڑھتے نہیں سنا؟! فرمایا: جی ہاں، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة :1/375، أحكام القرآن للطّحاوي : 509، وسندهٗ صحيحٌ)

صحابہ کرام اپنی احادیث کے معانی ومفاہیم کو سب سے بہتر جانتے تھے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

”جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے، اس کی کوئی نماز نہیں۔“

(كتاب القراءة للبَيهقي : 100، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ، فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جس نے سورت فاتحہ کے بغیر نماز پڑھی، وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: سورت فاتحہ آہستہ سے پڑھیں۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 84/1، صحيح مسلم : 395)

یہ حدیث محدثین کے ہاں بالاتفاق ''صحیح'' ہے۔ اسے امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۹۵۳) نے ''حسن''، امام ابوزرعہ (ترمذی، تحت الحدیث: ۲۹۵۳)، امام ابوعوانہ (۱۶۷۳)، امام ابن خزیمہ (۵۰۲) اور امام ابن حبان رحمہم اللہ (۱۷۸۴) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

اس کا راوی علاء بن عبدالرحمٰن جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ''ثقہ'' ہے۔

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ .

''یہ (جمہور) محدثین کے ہاں ثقہ ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 52)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ أَخْرَجَ لَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ الْمَشَاهِيرِ دُونَ الشَّوَاذِّ .

''امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کی شاذ روایات کو چھوڑ کر معروف نقل کی ہیں۔''

(تهذيب التّهذيب : 187/4)

معلوم ہوا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کی روایات کی تنقیح کر کے اس کی صحیح ومعروف روایات ذکر کر دیں۔ لہٰذا مذکورہ روایت بالکل صحیح ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ .

''جس نے سورت فاتحہ کے بغیر نماز پڑھی، وہ نماز ناقص (نامکمل اور باطل) ہے۔''

(مسند الإمام أحمد: 275/6، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ .

''ہر وہ نماز، جس میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کی جائے، وہ ناقص (نامکمل اور باطل) ہے۔''

(سنن ابن ماجه: 841، القراءة خلف الإمام للبخاري: 15)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ .

''(فاتحہ کی) قرأت کے بغیر کوئی نماز نہیں۔''

(صحيح مسلم: 396)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِقْرَءُ وا .

''(نماز میں سورت فاتحہ کی) قرأت کریں۔''

(سنن أبي داود: 821، وسندهٗ حسنٌ)

ان احادیث میں سورت فاتحہ کی قرأت کا حکم عام ہے، منفرد یا امام کی تخصیص پر کوئی دلیل نہیں۔

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، قَالَ: فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: هَلْ تَقْرَؤُونَ مَعِي؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہری نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، تو آپ ﷺ پر قرأت بوجھل ہوگئی، نماز کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ میرے ساتھ قرأت کرتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: ایسا نہ کیا کریں، البتہ سورت فاتحہ پڑھا کریں، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں، جو سورت فاتحہ کی قرأت نہیں کرتا۔''

(كتاب القراءة للبيهقي: 121، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ.

''یہ سند حسن ہے، اس کے سارے کے سارے راوی ثقہ ہیں۔''

(سنن الدّارقطني، تحت الرقم: 1220)

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَرُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ.

''یہ سند صحیح ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(كتاب القراءة للبيهقي، تحت الرقم: 121)

❀ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى بِنَا رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فَقَالَ : لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَ ةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ .

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہری نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نماز میں میں اونچی قرأت کر رہا ہوں، اس میں آپ سوائے سورت فاتحہ کے کوئی قرأت مت کریں۔''

(سنن النّسائي : 920، وسندہٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُ ونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ، قَالَ : قُلْنَا : أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذًّا قَالَ : فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهٗ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا .

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، تو آپ پر قرأت گراں ہوگئی، جب سلام پھیرا، تو فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ آپ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ کے رسول!، ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں، فرمایا: ام القرآن (سورت فاتحہ) کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کریں، کیوں کہ جو اسے نہیں پڑھتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

(مسند أحمد : 322/5، سنن أبي داوٗد : 823، سنن التّرمذي : 311، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۳۲۱)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۸۱) امام ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبان رحمہ اللہ (۱۸۴۸) اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ: ۱۶۶/۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام دارقطنی رحمہ اللہ (سنن: ۳۱۹/۱) نے سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ لَّا مَطْعَنَ فِيهِ .

''یہ سند جید ہے، اس میں کوئی کلام نہیں۔''

(مَعالم السّنن: 205/1)

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے اس کی سند کو 'جید' کہا ہے۔

(البدر المنير: 547/3)

محمد بن اسحاق بن یسار اکثر نقاد ائمہ کے نزدیک حسن الحدیث ہیں۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُونَ وَثَّقُوهُ .

''اکثر ائمہ نے ان کی توثیق کی ہے۔''

(المَجموع: 190/9)

❀ حافظ ابو العباس دغولی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِمَامٌ فِي الْمَغَازِي صَدُوقٌ فِي الرِّوَايَةِ .

''آپ امام مغازی تھے، روایت میں سچے تھے۔''

(القراء ة خلف الإمام للبيهقي، ص 59، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا قَوْلُ أَئِمَّتِنَا فِي مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”محمد بن اسحاق کے بارے میں ہمارے ائمہ کی یہی رائے ہے۔“

(القراءة خلف الإمام، ص 59)

❁ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰى تَوْثِيقِهٖ.

”اکثر ائمہ ان کی توثیق کرتے ہیں۔“

(نصب الرّاية : 7/4)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُوَثَّقٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ.

”جمہور کے نزدیک مؤثق ہے۔“

(شرح أبي داود : 286/2)

❁ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ مِنَ الثِّقَاتِ الْكِبَارِ عِنْدَ الْجُمْهُورِ.

”بلاشبہ جمہور کے نزدیک محمد بن اسحاق کبار ثقات میں سے تھے۔“

(شرح أبي داود : 212/4)

محمد بن اسحاق نے مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان میں سماع کی تصریح کی ہے، نیز علاء بن حارث نے ان کی متابعت بھی کی ہے۔

(كتاب القراءة للبيهقي : 115، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالُوا : إِنَّا لَنَفْعَلُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذَاكَ، قَالَ : فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''جب امام قرأت کرتا ہے، تو کیا آپ بھی ساتھ قرأت کرتے ہیں؟ یہ بات نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ پوچھی، تو صحابہ نے عرض کیا: ہم ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا: ایسا مت کیا کریں، البتہ آپ سورت فاتحہ کی قرأت کرلیا کریں۔''

(مسند الإمام أحمد : 81/5، القراءة خلف الإمام للبُخاري : 37)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

''یہ سند صحیح ہے۔''

(معرفة السنن والآثار : 54/2)

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے۔

(كتاب القراءة للبيهقي، ص 76)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''محفوظ'' کہا ہے۔

(صحيح ابن حبان : 1849)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 566/1)

❁ حافظ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ .

''یہ سند عمدہ ہے۔''

(اتّحاف الخِيَرة المَهَرة : 342/2)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهٖ فَإِنَّهٗ يُنَاجِي رَبَّهٗ .

”جب آپ میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو، تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔“

(صحيح البخاري : 405، صحيح مسلم :551)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِأَنَّ عَلَى الْمَأْمُومِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِهٖ، إِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهٗ، وَالْمُنَاجَاةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِنُطْقِ الْخَطَّابِ دُونَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالسُّكُوتِ .

”اس حدیث میں واضح بیان ہے کہ مقتدی کے لیے نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، مناجات تو مخاطب کر کے ہی کی جاتی ہیں، (مراد تلاوت ہے۔) نہ کہ تسبیح، تکبیر اور سکوت سے۔“

(صحيح ابن حبان، تحت الحديث : 1783)

نیز فرماتے ہیں:

اَلْأَمْرُ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ أَمْرُ فَرْضٍ، قَامَتِ الدَّلَالَةُ مِنْ أَخْبَارٍ أُخَرَ عَلٰى صِحَّةِ فَرْضِيَّتِهٖ، ذَكَرْنَاهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا وَالْأَمْرُ بِقِرَاءَةِ مَا تَيَسَّرَ غَيْرِ فَرْضٍ، دَلَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى ذٰلِكَ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”نماز میں سورت فاتحہ کی قراءت کا حکم فرض ہے، دیگر کئی احادیث میں اس کی فرضیت ثابت ہے، جنہیں ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے، جبکہ فاتحہ کے علاوہ قراءت کا حکم فرض نہیں ہے، اجماع اس پر دلیل ہے۔“

(صحيح ابن حبان، تحت الحديث : 1790)

❁ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ قُلْتُ : الرَّجُلُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، أَيَّ شَيْءٍ يَنْوِي بِقِرَاءَتِهِ وَصَلَاتِهِ؟ قَالَ : يَنْوِي أَنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ .

”میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا: جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو وہ قراءت اور نماز کی کیا نیت کرے؟ فرمایا: نیت کرے کہ وہ اپنے رب سے مناجات کرنے لگا ہے۔“

(تَعظيم قَدر الصّلاة : 159، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ:

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

”جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے، اس کی کوئی نماز نہیں۔“

(صحيح البخاري : 756، صحيح مسلم : 394)

یہ حدیث دلیل ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی اس روایت کا درست مفہوم ومعنی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہاں ”لا“ نفی جنس کے لیے نہیں، بلکہ نفی کمال کے لیے ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مطلب کہ نماز ہو جاتی ہے، البتہ کامل نہیں ہوتی، بطور دلیل یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ .

''کھانا حاضر ہو، تو نماز نہیں۔''

(صحيح مسلم : 560)

یہاں ''لا'' نفی جنس مراد لینے میں اجماع مانع ہے، کیونکہ تمام فقہا مجتہدین کا اجماع ہے کہ کھانے حاضر ہو، تو نماز پڑھی جا سکتی ہے، البتہ اس لیے جماعت ترک کرنے میں رخصت ہے۔

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

يَمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ إِجْمَاعٌ، لَا يُعْرَفُ خِلَافُهُ عَنْ مُجْتَهِدٍ كَبِيرٍ مُحَقِّقٍ .

''یہاں نماز کے عدم صحت مراد لینے میں اجماع مانع ہے، اس کی مخالفت کسی بڑے محقق مجتہد سے معلوم نہیں۔''

(كتاب الأحكام الكبير : 444/2)

نیز سورت فاتحہ والی حدیث میں نفی کمال مراد لینے پر یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے:

لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ .

''مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے۔''

(سنن الدّارقطني : 1553)

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس طرح یہ روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی آتی ہے، وہ بھی ضعیف ہے۔ سعید بن حیان کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں ہو سکا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ جو نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کرے، اس کی نماز نہیں۔ اس معنی کی تائید کئی صحیح احادیث سے ہوتی ہے۔

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی ہی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

”وہ نماز کفایت نہیں کرتی، جس میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کی جائے۔“

(سنن الدّارقطني : 1225، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

”وہ نماز کفایت نہیں کرتی، جس میں سورت فاتحہ کی قرأت نہ کی جائے۔“

(صحيح ابن خزيمة : 490، صحيح ابن حبان : 1789، وسندهٗ صحيحٌ)

حدیث میں لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ کے الفاظ سے ثابت ہوا کہ حدیث عبادہ میں مذکورہ لا نفی جنس کا ہے، نہ کہ نفی کمال کا۔

سوال: بے وضو شخص کا مسجد میں بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: بے وضو شخص مسجد میں بیٹھ سکتا ہے، مسجد میں بیٹھنے کے لیے وضو شرط نہیں، البتہ جس شخص پر غسل واجب ہو، وہ مسجد میں نہیں بیٹھ سکتا۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَوَازِ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمُحْدِثِ.

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ بے وضو شخص کا مسجد میں بیٹھنا جائز ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(شرح مسلم : 192/3)

سوال: کیا تھوم کھانا مکروہ ہے؟

جواب: کچا تھوم اور پیاز کھانا جائز ہے، البتہ جب نماز کا وقت ہو، تو نہیں کھانا چاہیے، نبی کریم ﷺ نے کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد آنے سے منع کیا ہے۔ یہ نمازیوں اور فرشتوں کے لیے باعث اذیت ہے۔

✿ علامہ کرمانی رحمہ اللہ (۷۸٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى إِبَاحَةِ أَكْلِهٖ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ لہسن کھانا مباح ہے۔''

(شرح الكرماني : 101/16)

سوال: نماز میں پھونکیں مارنا کیسا ہے؟

جواب: بلا ضرورت نماز میں آواز نکالنا یا پھونک مارنا درست نہیں۔ نماز میں اطمینان اور سکون واجب ہے۔

✿ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴٦۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى كَرَاهِيَّةِ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ .

''علما کا اجماع ہے کہ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے۔''

(التّمهيد : 157/14)

البتہ نماز میں پھونک مارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اسی طرح اگر نماز میں جمائی لیتے ہوئے آواز نکل آئے، تو یہ مکروہ ضرور ہے، مگر اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر افضلیت کی کیا دلیل ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ میں افضل ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ افضل ترین صحابی ہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

”عہد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہم صحابہ کے مابین افضلیت کی بات کرتے تھے، ہم (صحابہ میں) سب سے افضل اور بہتر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے، پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، اس کے بعد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو افضل اور بہتر قرار دیتے تھے۔“

(صحيح البخاري : 3655)

❁ امام یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ (۱۴۴ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفَضْلِهِمَا .

”جن جن صحابہ اور تابعین سے میری ملاقات ہے، وہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور ان کی افضلیت میں کوئی اختلاف نہیں کرتے تھے۔“

(العِلَل لأحمد بن حنبل برواية عبد اللّٰه : 480/3، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا تَفْضِيلُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ عَلٰى عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، فَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ الْمَشْهُورِينَ بِالْإِمَامَةِ فِي الْعِلْمِ وَالدِّينِ، مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَتَابِعِيهِمْ؛ وَهُوَ مَذْهَبُ مَالِكٍ وَأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَأَهْلِ مِصْرَ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَأَهْلِ الشَّامِ؛ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَمْثَالِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَأَبِي عُبَيْدٍ وَغَيْرِ هٰؤُلَاءِ مِنْ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ الَّذِينَ لَهُمْ لِسَانُ صِدْقٍ فِي الْأُمَّةِ .

”سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی (تمام صحابہ میں) افضلیت پر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے مشہور اہل علم اور اہل تقویٰ ائمہ مسلمین کا اجماع واتفاق ہے۔ یہ امام مالک، اہل مدینہ، لیث بن سعد، اہل مصر، اوزاعی، اہل شام، سفیان ثوری، ابوحنیفہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ رحمہم اللہ اور دیگر اہل عراق کا مذہب ہے۔ امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

راہویہ، امام ابو عبید رحمہم اللہ اور دیگر معتبر ائمہ اسلام کا بھی یہی مذہب ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 421/4)

سوال: حالت حیض میں بیوی سے مجامعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: حالت حیض میں بیوی سے مجامعت کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْوَطْئُ فِي الْحَيْضِ حَرَامٌ بِالْإِجْمَاعِ .

''حالت حیض میں مجامعت بالا جماع حرام ہے۔''

(التّوضیح : 48/5)

سوال: تحیۃ المسجد کا کیا حکم ہے؟

جواب: تحیۃ المسجد بالا تفاق مستحب ہے۔

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ أَنَّ كُلَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي وَقْتٍ يَجُوزُ فِيهِ التَّطَوُّعُ بِالصَّلَاةِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ فِيهِ عِنْدَ دُخُولِهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوا : فِيهِمَا تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِوَاجِبٍ عِنْدَ أَحَدٍ .

''اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں کہ جو جس وقت بھی مسجد میں داخل ہو، تو اس کے لیے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے، اہل علم کہتے ہیں : یہ دو رکعت تحیۃ المسجد ہیں، نیز تحیۃ المسجد کسی عالم کے نزدیک واجب نہیں ہیں۔''

(التّمهيد : 100/20)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ تحیۃ المسجد مستحب ہے۔''

(المَجموع : 52/4)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (٨٠٤ھ) فرماتے ہیں:

اسْتِحْبَابُ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ، وَهِيَ سُنَّةٌ بِالْإِجْمَاعِ .

''تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے، یہ بالا جماع سنت ہے۔''

(التّوضيح : 524/5)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰى عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ فِي ذٰلِكَ لِلنَّدْبِ .

تمام ارباب فتوی کا اتفاق ہے کہ تحیۃ المسجد کا حکم استحباب پر محمول ہے۔''

(فتح الباري :537/1)

سوال: وضو میں کانوں کے مسح کا کیا حکم ہے؟

جواب: وضو میں کانوں کا مسح مشروع و مستحب ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْأُذُنَيْنِ تُطَهَّرَانِ .

''اُمت کا اجماع ہے کہ (وضو میں) کانوں کا بھی وضو (مسح) کیا جائے گا۔''

(المَجموع :416/1)

سوال: بے وضو نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(جواب): نماز کے لیے باوضو ہونا شرط ہے، اس کے بغیر نماز نہیں۔ اگر کوئی بھول کر یا بے خیالی میں بے وضو نماز پڑھ لے، تو معلوم ہونے پر اس پر نماز کا اعادہ ضروری ہے، البتہ اس پر گناہ نہیں اور اگر جانتے بوجھتے بے وضو نماز پڑھے، تو یہ گناہ کبیرہ ہے، نیز وضو کر کے نماز کا اعادہ بھی ضروری ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَإِحْرَامُهَا التَّكْبِيرُ وَانْقِضَائُهَا التَّسْلِيمُ.

”وضو نماز کی چابی ہے، نماز صرف اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور صرف سلام پھیرنے سے پوری ہوتی ہے۔“

(السّنن الكبرى للبيهقي: 2/16، 173، وسندهٗ صحيحٌ)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّهَا لَا تَصِحُّ مِنْهُ سَوَاءٌ إِنْ كَانَ عَالِمًا بِحَدَثِهٖ أَوْ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا لٰكِنَّهٗ إِنْ صَلَّى جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ عَالِمًا بِالْحَدَثِ وَتَحْرِيمِ الصَّلَاةِ مَعَ الْحَدَثِ فَقَدِ ارْتَكَبَ مَعْصِيَةً عَظِيمَةً.

”اہل علم کا اجماع ہے کہ بے وضو کی نماز صحیح نہیں، خواہ اسے اپنے بے وضو ہونے کا علم ہو یا بے خبری میں ایسا کرے یا وضو کرنا بھول گیا ہو، البتہ اگر انجانے میں یا بھول کر ایسا کر لے، تو اس پر گناہ نہیں، اگر اسے بے وضو ہونے اور بے وضو حالت میں نماز کے حرام ہونے کا علم تھا، تو اس نے بہت بڑے گناہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا ارتکاب کیا ہے۔“

(المَجموع : 67/2)

سوال: قصر نماز میں نمازوں رکعات کیا ہیں؟

جواب: قصر نماز دو رکعت ہے، جو ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں کی جا سکتی ہے۔ نماز مغرب اور نماز فجر میں قصر نہیں، یہ دونوں پوری پڑھی جائیں گی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنْ لَّا يُقَصَّرَ فِي الْمَغْرِبِ، وَلَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

”فقہا کا اجماع ہے کہ نماز مغرب اور نماز فجر میں قصر نہیں۔“

(الإجماع : 60)

سوال: نوحہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: امت کا اجماع ہے کہ میت پر بین کرنا، زمانہ جاہلیت کے کلمات کہنا اور ہلاکت کی دعائیں کرنا حرام ہیں۔

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

”رخسار پیٹنے والا، گریبان چاک کرنے والا اور جاہلیت کی پکار پکارنے والا، ہم میں سے نہیں۔“

(صحيح البخاري : 1294)

② سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ .

''رسول اللہ ﷺ نے صالقہ، حالقہ اور شاقہ عورت سے اعلانِ برأت کیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 1296)

صالقہ: وہ عورت جو نوحہ خوانی اور بین کرے۔

حالقہ: مصیبت کے وقت سر مونڈ لینے والی۔

شاقہ: مصیبت کے وقت اپنا کپڑا یا گریبان چاک کر لینے والی۔

اس کے علاوہ بال بکھیرنا، چہرے پر مارنا، رخسار نوچ کر زخمی کر لینا، واویلا کرنا اور ہلاکت وغیرہ کی دعائیں کرنا سب کام بالاتفاق حرام ہیں۔

③ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَّا نَنُوحَ .

''نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیعت لی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔''

(صحيح البخاري : 1306؛ صحيح مسلم : 936)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ؛ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ .

''لوگوں میں دو کفریہ چیزیں پائی جاتی ہیں، کسی کے نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔''

(صحيح مسلم : 67)

نوحہ یہ ہے کہ محاسن چیخ چیخ کر بیان کیے جائیں۔ حادثہ کے وقت ضرورت سے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیخ و پکار امور ممنوعہ میں سے ہے، البتہ محاسن گنوائے بغیر میت پر رولیا جائے، تو درست ہے۔

⑤ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، سیدنا سعد بن ابی وقاص اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لیے ان کے پاس تشریف لائے، جب آپ اندر گئے، تو انہیں تیمارداروں کے ہجوم میں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وفات ہو گئی ہے؟ لوگوں نے بتایا: اللہ کے رسول! نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے مرض کی شدت دیکھ کر) رو پڑے، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنسو بہاتے دیکھا، تو وہ بھی رونے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنیں! اللہ تعالیٰ آنسو اور دل کے غم پر عذاب نہیں دے گا، البتہ! عذاب اس وجہ سے ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اگر زبان سے اچھی بات نکلے تو) یہ اس کی رحمت کا باعث بنتی ہے، میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میت پر ماتم کرنے پر ڈنڈے مارتے، پتھر پھینکتے اور رونے والوں کے منہ میں مٹی جھونک دیتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 1304؛ صحيح مسلم : 924)

اس کے علاوہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے میت پر نوحہ کی ممانعت میں احادیث مروی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(صحيح البخاري : 1292، صحيح مسلم : 927)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔

(صحيح البخاري : 1286، صحيح مسلم : 927)

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما۔

(صحيح البخاري : 1291، صحيح مسلم : 933)

❁ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ۔

(صحيح مسلم : 934)

❁ سیدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ۔

(سنن ابن ماجه : 1585، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

(مسند البزّار : 7513، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا۔

(صحيح مسلم : 922)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلنَّوْحُ حَرَامٌ بِالْإِجْمَاعِ؛ لِأَنَّهٗ جَاهِلِيٌّ.

”نوحہ بالاجماع حرام ہے، کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔“

(التّوضيح : 533/9)

سوال: ڈاڑھی مونڈنا کیسا ہے؟

جواب: داڑھی مونڈنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ بِالْإِجْمَاعِ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”ڈاڑھی مونڈنا بالا جماع حرام ہے۔“

(البداية والنّهاية : 615/18)

سوال: تیمّم کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: غسل اور وضو دونوں کے لیے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔نیت کریں ”بسم اللہ“ پڑھ کر پاک مٹی پر دونوں ہاتھ ماریں، پھر ہاتھوں کو جھاڑ کر یا پھونک کر چہرے اور ہتھیلیوں کی پشت پر ملیں۔ان دو اعضا کے علاوہ دیگر اعضا پر مَلنا مشروع نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ﴾ (النساء : ٤٣، المائدة : ٦)

”پانی میسر نہ ہو،تو پاک مٹی سے تیمّم کرلیں،چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلیں۔“

❀ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کی غرض سے بھیجا۔میں جنبی ہو گیا،پانی نہ ملا،تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہونے لگا،جیسے کوئی جانور مٹی میں لوٹیں لگا تا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ، ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ .

”آپ کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے،انہیں پھونک کر چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیتے۔“

(صحيح البخاري : 347، صحيح مسلم : 368، واللفظ لهٗ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ مُخْتَصٌّ بِالْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ سَوَاءٌ تَيَمَّمَ عَنِ الْحَدَثِ الْأَصْغَرِ أَوِ الْأَكْبَرِ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ تیمّم چہرے اور ہاتھوں کے ساتھ خاص ہے، خواہ تیمّم وضو واجب ہونے کی صورت میں ہو یا غسل واجب ہونے کی صورت میں ہو۔“

(المَجموع : 207/2)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) فرماتے ہیں:

يَكْفِي مَسْحُ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ فَقَطْ بِالْإِجْمَاعِ .

”تیمّم میں صرف چہرے اور ہاتھوں کا مسح کافی ہے، اس پر اجماع ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر : 319/2)

سوال: مریض کی عیادت کا کیا حکم ہے؟

جواب: مریض کی عیادت کرنا مشروع مستحب سنت ہے۔ اس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا عِيَادَةُ الْمَرِيضِ، فَسُنَّةٌ بِالْإِجْمَاعِ وَسَوَاءٌ فِيهِ مَنْ يَعْرِفُهٗ وَمَنْ لَا يَعْرِفُهٗ وَالْقَرِيبُ وَالْأَجْنَبِيُّ .

”مریض کی عیادت کرنا بالاجماع سنت ہے، خواہ وہ اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، قریبی ہو یا اجنبی۔“

(شرح النّووي : 31/14)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: غیبت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: غیبت حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس پر قرآن، احادیث اور اجماع اُمت دلیل ہیں۔

کسی کے پیٹھ پیچھے اس سے متعلقہ ان باتوں کا ذکر کرنا، جن کا ذکر اسے اچھا نہ لگے، غیبت کہلاتا ہے، جسمانی عیوب کا ذکر، مثلاً: اندھا، لنگڑا، چوندھا، گنجا، پستہ، لمبا، سیاہ، زرد، وغیرہ، دینی عیوب ذکر کرنا، مثلاً: فاسق و فاجر، چور، خائن، ظالم، نماز میں سستی کرنے والا، نجاستوں سے لا پرواہی کرنے والا، والدین کا نافرمان، حقداروں کو زکاۃ نہ دینے والا، غیبت سے اجتناب نہ کرنے والا، وغیرہ، دنیاوی عیوب کا ذکر، مثلاً: بے ادب، لوگوں کی توہین کرنے والا، اپنے اوپر کسی کا حق نہ سمجھنے والا، باتونی، بہت زیادہ کھانے یا سونے والا، بے وقت سونے والا اور بے محل اُٹھنے والا۔ یہ سب عیوب بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ﴾

(الحُجُرات : ١٢)

”پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی غیبت مت کرو، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، یقیناً تم اسے ناپسند ہی کرو گے، اللہ سے ڈر جاؤ، بلا شبہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور خوب رحم کرنے والا ہے۔“

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا :اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ :ذِكْرُكَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ اَفَرَاَيْتَ إِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ .

''جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: اپنے بھائی کو ان الفاظ سے یاد کرنا، جسے وہ ناپسند کرتا ہو، عرض کیا گیا: جو بات میں کر رہا ہوں، وہ میرے بھائی میں موجود ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ بات اس میں ہے، تو آپ نے غیبت کی، اگر اس میں نہیں، تو پھر آپ نے اس پر بہتان لگایا۔''

(صحيح مسلم : 2589)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا حُكْمُهُمَا، فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ، وَقَدْ تَظَاهَرَ عَلٰى تَحْرِيمِهِمَا الدَّلَائِلُ الصَّرِيحَةُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعُ الْأُمَّةِ .

''غیبت اور چغل خوری کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے، ان کی حرمت پر کتاب وسنت اور اجماع اُمت کے صریح دلائل موجود ہیں۔''

(الأذكار، ص 337)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

الْغِيبَةُ مُحَرَّمَةٌ بِالْإِجْمَاعِ .

''غیبت بالاجماع حرام ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 380/7)

غیبت کبیرہ گناہ ہے، حرام اور اخلاقی برائی ہے، جو انسانی وقار کو داغ دار کر دیتی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

کوئی دینی یا دنیاوی مصلحت ہو، تو غیبت جائز ہے، کئی احادیث کا عموم اور اجماع اُمت اس پر دال ہیں، مثلاً راویوں پر جرح وتعدیل کے اقوال نقل کرنا کہ اس میں دین کی حفاظت مقصود ہے، اسی طرح لوگوں کو کسی کے شر سے بچانے کے لیے، وغیرہ۔

اگر کسی شخص کا کوئی جسمانی یا اخلاقی عیب ہی اس کی پہچان بن چکا ہو اور وہ اس عیب کو ذکر کرنا ناپسند نہ کرتا ہو، تو اس عیب کو اس کے سامنے اور پیٹھ پیچھے ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں، جیسے ایک صحابی کو ذوالیدین کہا جاتا تھا، کیونکہ ان کے ہاتھ لمبے لمبے تھے، نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں ''ذوالیدین'' کے نام سے ذکر کر دیتے تھے۔

(صحيح البخاري : 714، صحيح مسلم : 573)

سوال: اولیاء کی کرامات کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت اولیا کی کرامات کو حق مانتے ہیں۔ قرآن، احادیث اور اجماع اُمت سے اس کا ثبوت ہے۔

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

كَرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ ثَابِتَةٌ، عَلٰى مَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ الثَّابِتَةُ، وَالْآيَاتُ الْمُتَوَاتِرَةُ وَلَا يُنْكِرُهَا إِلَّا الْمُبْتَدِعُ الْجَاحِدُ، أَوِ الْفَاسِقُ الْحَائِدُ.

''اولیا کی کرامات ثابت ہیں، اس پر صحیح احادیث، متواتر آیات دلالت کرتی ہیں، ان کا انکار کوئی منکر بدعتی یا گمراہ فاسق ہی کر سکتا ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 28/11)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

كَرَامَةُ الْوَلِيِّ مُعْجِزَةٌ لِنَبِيِّهٖ .

”ولی کی کرامت درحقیقت اس کے نبی کا معجزہ ہوتی ہے۔“

(البِداية والنّهاية : 254/9)

سوال: مختار ثقفی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مختار بن ابی عبید ثقفی جھوٹا مدعی نبوت تھا، عقیدہ بداء اس کی اختراع ہے۔

امام عبدالقاہر بغدادی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

زَعَمَ أَنَّ الْوَحْيَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ .

”مختار ثقفی کا دعویٰ تھا کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔“

(الفَرْقُ بين الفِرَق، ص 34)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَ خَبَرُ الْمُخْتَارِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الْكَذَّابِ الَّذِي كَانَ نَائِبًا عَلَى الْعِرَاقِ وَكَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْوَحْيِ .

”مختار بن ابی عبید کے متعلق متواتر روایات منقول ہیں، یہ کذاب تھا، عراق کا گورنر تھا، اس کا دعویٰ تھا کہ وہ نبی ہے، نیز سیدنا جبریل علیہ السلام اس پر وحی لے کر آتے ہیں۔“

(البِداية والنّهاية : 252/9)

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کی جدائی میں کھجور کے تنے کا رونا ثابت ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی جدائی میں کھجور کے تنے کا رونا ثابت ہے، یہ نبی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کا معجزہ ہے، اس میں نبی کریم ﷺ کی منقبت کا واضح ثبوت ہے، نیز یہ اعلام نبوت پر بین دلیل ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ .

''(مسجد نبوی میں) کھجور کے درخت کا ایک تنا تھا، جس کے سہارے نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، جب آپ ﷺ کے لیے منبر رکھا گیا، تو ہم نے اس تنے کو ایسے روتے سنا، جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی آواز نکالتی ہے، نبی کریم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس تنے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا (تو وہ خاموش ہو گیا)۔''

(صحيح البخاري : 918)

اس حدیث کو کئی صحابہ نے نقل کیا ہے، مثلاً:

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔

(صحيح البخاري : 3583)

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

(سنن التّرمذي : 3627، صحيح ابن خزيمة : 1777، وسندهٗ صحيحٌ)

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

(سنن ابن ماجه : 1415، مسند عبد بن حميد : 1336، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيث أَنِينِ الْجِذْعِ وَهُوَ فِي نَفْسِهِ مَشْهُورٌ مُنْتَشِرٌ والْخَبَرُ بِهِ مُتَوَاتِرٌ .

”تنے کے رونے والی حدیث مشہور و معروف ہے، اس بارے میں روایات متواتر ہیں۔“

(الشّفا: 303/1)

۞ حافظ سہیلی رحمہ اللہ (۵۸۱ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيثُ خُوَارِ الْجِذْعِ وَحَنِينِهِ مَنْقُولٌ نَقْلَ التَّوَاتُرِ لِكَثْرَةِ مَنْ شَاهَدَ خُوَارَهُ مِنَ الْخَلْقِ وَكُلُّهُمْ نَقَلَ ذٰلِكَ أَوْ سَمِعَهُ مِنْ غَيْرِهِ فَلَمْ يُنْكِرْهُ .

”تنے کے رونے والی حدیث متواتر منقول ہے، کیونکہ اس کے رونے کے وقت کئی لوگ موجود تھے، سب سے اسے نقل کیا یا دوسروں سے سنا اور اس کا انکار نہیں کیا۔“

(الرَّوض الأنُف: 171/4)

۞ علامہ ابوالبقاء رحمہ اللہ (٦٦٨ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيثُهُ مُتَوَاتِرٌ .

”تنے کے رونے والی حدیث متواتر ہے۔“

(تَخْجِيل مَنْ حَرَّفَ التَّوْرَاة وَالإنجيل: 752/2)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) نے اس حدیث کو متواتر معنوی قرار دیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(شرح مسلم : 215/13)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) نے اس حدیث کو ''متواتر'' کہا ہے۔

(الجواب الصّحيح : 360/6)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مُتَوَاتِرٌ مُفِيدٌ لِلْقَطْعِ قَطْعًا .

''یہ متواتر حدیث ہے اور یقینی طور پر علم قطعی کا فائدہ دیتی ہے۔''

(تُحفة الطّالب، ص 154، تفسير ابن كثير : 79/8)

❁ علامہ دمیری رحمہ اللہ (۸۰۸ھ) اس حدیث کا متواتر ہونا نقل کیا ہے۔

(حياة الحَيوان : 159/2)

❁ علامہ مقریزی رحمہ اللہ (۸۴۵ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا حَنِينُ الْجِذْعِ، فَإِنَّهُ مِنَ الْآيَاتِ الْمَشْهُورَةِ، وَالْأَعْلَامِ الثَّابِتَةِ، الَّتِي نَقَلَهَا خَلَفُ الْأُمَّةِ عَنْ سَلَفِهَا .

''تنے کا رونا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) مشہور معجزات اور ثابت اعلام نبوت میں سے ہے، جسے اُمت نے پے در پے نقل کیا ہے۔''

(إمتاع الأسماع : 46/5)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ حَنِينَ الْجِذْعِ وَانْشِقَاقَ الْقَمَرِ نُقِلَ كُلٌّ مِنْهُمَا نَقْلًا مُسْتَفِيضًا يُفِيدُ الْقَطْعَ عِنْدَ مَنْ يَطَّلِعُ عَلٰى طُرُقِ ذٰلِكَ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ دُونَ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا مُمَارَسَةَ لَهُ فِي ذٰلِكَ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”بلا شبہ تنے کا رونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا کے بارے میں منقول روایات اتنی مشہور ہیں کہ ائمہ حدیث جو ان کی اسناد سے واقف ہیں، کے نزدیک علم قطعی کا فائدہ دیتی ہیں، اس کے برعکس جو سند کے علم سے واقف نہیں، انہیں علم یقینی کا فائدہ نہیں دیتیں۔“

(فتح الباري : 592/6)

❁ علامہ احمد قسطلانی رحمہ اللہ (۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ قَالَ ابْنُ (؟) السُّبْكِيِّ : وَالصَّحِيحُ عِنْدِي أَنَّ حَنِينَ الْجِذْعِ مُتَوَاتِرٌ .

”علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (۷۷۱ھ) نے کہا ہے: میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ تنے کے رونے والی حدیث متواتر ہے۔“

(شرح القسطلاني : 46/6، المَواهب اللَّدنية : 269/2)

❁ علامہ کتانی رحمہ اللہ (۱۳۴۵ھ) نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔

(نظم المُتناثر : 210)

فائدہ:

❁ عمرو بن سواد سرحی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

مَا أَعْطَى اللّٰهُ نَبِيًّا مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : أَعْطَى عِيسٰى إِحْيَاءَ الْمَوْتٰى، فَقَالَ : أَعْطَى مُحَمَّدًا حَنِينَ الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَقِفُ يَخْطُبُ إِلٰى جَنْبِهٖ، حَتّٰى هُيِّءَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَهُ الْمِنْبَرُ، فَلَمَّا هُيِّءَ لَهُ الْمِنْبَرُ، حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى سُمِعَ صَوْتُهُ، فَهٰذَا أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

''جو معجزات اللہ تعالیٰ نے محمد کریم ﷺ کو عطا کیے، کسی اور نبی کو عطا نہیں کیے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ مردوں کو زندہ کر لیتے تھے۔ تو امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد کریم ﷺ کو یہ معجزہ دیا تھا کہ (آپ ﷺ کی جدائی میں) وہ تنا گڑگڑانے لگ گیا تھا، جس کے پہلو میں آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، جب آپ ﷺ کو منبر ہدیہ کیا گیا، تو وہ تنا رونے لگا، اس کے رونے کی آواز (سب کو) سنائی دی، یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑا معجزہ ہے۔''

(آداب الشّافعي ومناقبه لابن أبي حاتم، ص 62، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ مبارک بن فضالہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بَكٰى، ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ الْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللّٰهِ، فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوا إِلٰى لِقَائِهِ .

''حسن بصری رحمہ اللہ نے جب یہ حدیث بیان کی، تو رونے لگے، پھر فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے لکڑی کا تنا آپ ﷺ سے شوق ملاقات میں رونے لگا، تو آپ کا زیادہ حق بنتا ہے کہ آپ ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھیں۔''

(مسند أبي يعلٰى: 2756، صحيح ابن حبان: 6507، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۴۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے، بالا جماع حرام ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾(فُصِّلت : ۳۷)

''سورج چاند کو سجدہ مت کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو کہ جس نے انہیں (سورج چاند وغیرہ کو) تخلیق کیا ہے، اگر تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہو۔''

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

تَحْرِيمُ السُّجُودِ عَلٰى قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي مَعْنٰى هٰذَا أَنَّهٗ لَا يَحِلُّ السُّجُودُ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''(اس حدیث میں دلیل ہے کہ) انبیائے کرام علیہم السلام کی قبروں پر سجدہ کرنا حرام ہے، معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے لیے سجدہ کرنا جائز نہیں۔''

(التّمهيد : 383/6)

❀ علامہ سرخسی حنفی رحمہ اللہ (۴۸۳ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ السُّجُودَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّعْظِيمِ كُفْرٌ .

''تعظیم کی نیت سے غیر اللہ کو سجدہ کرنا کفر ہے۔''

(المَبسوط : 130/24)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

كَذٰلِكَ نُكَفِّرُ بِكُلِّ فِعْلٍ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهٗ لَا يَصْدُرُ إِلَّا مِنْ كَافِرٍ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُهٗ مُصَرِّحًا بِالْإِسْلَامِ مَعَ فِعْلِهٖ ذٰلِكَ الْفِعْلَ كَالسُّجُودِ لِلصَّنَمِ وَلِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالصَّلِيبِ وَالنَّارِ .

''اسی طرح ہم اس فعل کے ارتکاب پر بھی تکفیر کرتے ہیں، جس کے بارے میں مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ فعل کسی کافر سے ہی صادر ہوسکتا ہے، خواہ کو اس فعل کے ارتکاب کے ساتھ خود کو مسلمان بھی ظاہر کرتا ہو، جیسا کہ بت، سورج، چاند، صلیب اور آگ (وغیرہ) کو سجدہ کرنا۔''

(الشّفا : 611/2)

❁ علامہ رازی رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ كُلُّ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلٰى أَنَّ عِبَادَةَ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُفْرٌ سَوَاءٌ اعْتَقَدَ فِي ذٰلِكَ الْغَيْرِ كَوْنَهٗ إِلَهًا لِلْعَالَمِ أَوِ اعْتَقَدُوا فِيهِ أَنَّ عِبَادَتَهٗ تُقَرِّبُهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لِأَنَّ الْعِبَادَةَ نِهَايَةُ التَّعْظِيمِ وَنِهَايَةُ التَّعْظِيمِ لَا تَلِيقُ إِلَّا بِمَنْ يَصْدُرُ عَنْهُ نِهَايَةُ الْإِنْعَامِ وَالْإِكْرَامِ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

''تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا اجماع ہے کہ غیر اللہ کی عبادت کفر ہے، خواہ وہ اس غیر کو عالَم کا معبود سمجھتا ہو یا یہ اعتقاد ہو کہ اس کی عبادت انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دے گی، کیونکہ عبادت تعظیم کی انتہا ہے اور تعظیم کی انتہا اسی ذات کے لیے روا ہے، جس سے نہایت اعلیٰ انعام و اکرام صادر ہوتے ہیں۔''

(التّفسیر الکبیر : 421/26)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

مَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِّنَ الْجَهَلَةِ مِنَ السُّجُودِ بَيْنَ يَدَيِ الْمَشَايِخِ بَلْ ذٰلِكَ حَرَامٌ قَطْعًا بِكُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ كَانَ إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِهَا وَسَوَاءٌ قَصَدَ السُّجُودَ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَوْ غَفَلَ وَفِي بَعْضِ صُوَرِهِ مَا يَقْتَضِي الْكُفْرَ أَوْ يُقَارِبُهُ عَافَانَا اللّٰهُ الْكَرِيمُ .

''بہت سے جاہل لوگ جو اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، یہ ہر حال میں قطعی طور پر حرام ہے، خواہ وہ سجدہ قبلہ رخ ہو یا کسی اور سمت، خواہ اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کا ہو یا یہ ارادہ مدنظر نہ ہو۔ بعض صورتوں میں یہ سجدہ کفر یا اس کے قریب قریب پہنچ جاتا ہے، اللہ کریم ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔''

(المَجموع : 69/4)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ أَتْبَاعِ هٰؤُلَاءِ مَنْ يَسْجُدُ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْكَوَاكِبِ، وَيَدْعُوهَا كَمَا يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى، وَيَصُومُ لَهَا، وَيَنْسُكُ لَهَا، وَيَتَقَرَّبُ إِلَيْهَا، ثُمَّ يَقُولُ : إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِشِرْكٍ، وَإِنَّمَا الشِّرْكُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

إِذَا اعْتَقَدْتُّ أَنَّهَا هِيَ الْمُدَبِّرَةُ لِي، فَإِذَا جَعَلْتُهَا سَبَبًا وَوَاسِطَةً لَمْ أَكُنْ مُشْرِكًا، وَمِنَ الْمَعْلُومِ بِالْاِضْطِرَارِ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ أَنَّ هٰذَا شِرْكٌ.

''مشرکوں کے متبعین میں سے ایک شخص سورج، چانداور ستاروں کے لیے سجدہ کرتا ہے، انہیں اسی طرح پکارتا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے، ان کے لیے روزہ رکھتا ہے، ان کے لیے قربانی کرتا ہے اوران کا تقرب تلاش کرتا ہے، پھر کہتا ہے: یہ شرک نہیں ہے، شرک تو تب ہوگا، جب میں یہ عقیدہ رکھوں کہ یہ سب اشیا میرے لیے خود تدبیر کرتی ہیں اور جب میں ان اشیا کو وسیلہ اور واسطہ بناؤں، تو میں مشرک نہیں ہوں گا۔ جبکہ دین کے بنیادی عقائد میں سے ہے کہ یہ (واضح) شرک ہے۔''

(دَرء تعارُض العَقل والنّقل :1/227)

❀ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ جَاءَ إِنْسَانٌ إِلٰى سَرِيرِ الْمَيِّتِ يَدْعُوهُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَيَسْتَغِيثُ بِهٖ، كَانَ هٰذَا شِرْكًا مُحَرَّمًا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ.

''اگر کوئی شخص میت کی چارپائی کے پاس آئے اور اللہ کے علاوہ اسے پکارے، اس سے مدد مانگے، تو یہ شرک اور حرام ہے، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(الصّارم المُنكي، ص 436)

❀ علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ السَّجْدَةَ لَا تَحِلُّ لِغَيْرِ اللّٰهِ.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”غیر اللہ کے لیے سجدہ حلال نہیں۔“

(مِرقاة المَفاتیح : 2125/5)

۞ علامہ صنع اللہ حنفی رحمہ اللہ (۱۱۲۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ الْآنَ فِيمَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ جَمَاعَاتٌ يَدَّعُونَ أَنَّ لِلْأَوْلِيَاءِ تَصَرُّفَاتٍ فِي حَيَاتِهِمْ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، وَيُسْتَغَاثُ بِهِمْ فِي الشَّدَائِدِ وَالْبَلِيَّاتِ، وَبِهِمَمِهِمْ تَنْكَشِفُ الْمُهِمَّاتُ، وَيَأْتُونَ قُبُورَهُمْ، وَيُنَادُونَهُمْ فِي قَضَاءِ الْحَاجَاتِ، مُسْتَدِلِّينَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ كَرَامَاتٌ ...... وَهٰذَا كَمَا تَرٰى كَلَامٌ فِيهِ تَفْرِيطٌ وَإِفْرَاطٌ وَّغُلُوٌّ فِي الدِّينِ بِتَرْكِ الْاِحْتِيَاطِ، بَلْ فِيهِ الْهَلَاكُ الْأَبَدِيُّ، وَالْعَذَابُ السَّرْمَدِيُّ، لِمَا فِيهِ مِنْ رَوَائِحِ الشِّرْكِ الْمُحَقَّقِ، وَمُصَادَرَةُ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ الْمُصَدِّقِ، وَمُخَالَفَةٌ لِعَقَائِدِ الْأُمَّةِ، وَمَا أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْأُمَّةُ.

”اس وقت مسلمانوں کوئی گروہ نمودار ہوئے ہیں، جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اولیا اپنی زندگی میں اور وفات کے بعد تصرفات کرتے ہیں، ان سے مصائب اور پریشانیوں میں مدد مانگی جاتی ہے، ان کی توجہ سے مشکلات حل ہوتی ہیں، یہ لوگ ان کی قبروں پر جاتے ہیں اور انہیں حاجت براری کے لیے پکارتے ہیں، اپنے دعویٰ پر یہ دلیل دیتے ہیں کہ اولیا یہ سب اُمور کرامات کے ذریعے کرتے ہیں۔...... یہ ایسا کلام ہے، جس میں افراط وتفریط ہے، نیز یہ دین میں غلو ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس میں احتیاط سے پہلوتہی برتی گئی ہے، بلکہ اس میں ابدی ہلاکت اور مسلسل عذاب ہے، کیونکہ اس میں واضح شرک پایا جاتا ہے، کتاب عزیز (قرآن) سے مزاحمت اور اُمت کے عقائد اور اجماع اُمت کی مخالفت ہے۔''

(سَیف اللّٰه علی مَن کَذَبَ علی أولیاء اللّٰه، ص 15-16)

سوال: عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق یا وفات شوہر کی عدت کرنا واجب ہے، بلا عذر ترک کرنا گناہ ہے۔

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى وُجُوبِ الْعِدَّةِ فِي الْجُمْلَةِ .

''مجموعی طور پر عدت کے واجب ہونے پر اُمت کا اجماع ہے۔''

(المُغني : 8/96)

سوال: بعض لوگ اولیاء اللہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بعد از وفات ان کا تصرف بڑھ جاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ باطل عقیدہ ہے۔ وفات کے بعد اولیاء اللہ اپنے کام بھی نہیں آ سکتے، تو دوسروں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان میں مدد کرنے کی استطاعت اور قدرت نہیں۔ وہ زندگی میں جن اُمور پر طاقت رکھتے تھے، وفات کے بعد ان پر بھی دسترس نہیں رکھتے، جب ایسا ہے، تو وفات کے بعد ان کا تصرف کیسے بڑھ جاتا ہے؟ معلوم ہوا کہ یہ نظریہ بے دلیل اور گمراہ کن ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَنْصُرُونَ﴾(الأعراف : ۱۹۷)

''جنہیں تم خدا کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہاری مدد کی طاقت نہیں رکھتے، نہ خود اپنی مدد پر قادر ہیں۔''

❁ علامہ صنع اللہ حنفی رحمہ اللہ (۱۱۲۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْقَوْلُ بِالتَّصَرُّفِ بَعْدَ الْمَمَاتِ فَهُوَ أَشْنَعُ، وَأَبْدَعُ مِنَ الْقَوْلِ بِالتَّصَرُّفِ فِي الْحَيَاةِ .

''یہ کہنا کہ اولیا وفات کے بعد تصرف کرتے ہیں، یہ اس سے بھی زیادہ برا اور بدعی نظریہ ہے کہ اولیا اپنی زندگی میں تصرف کرتے ہیں۔''

(سَيف اللّٰه على مَن كَذَبَ على أولياء اللّٰه، ص 32)

سوال: درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُبَايِعُكَ عَلٰى أَنْ تَغْفِرَ لِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي .

''میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرتا ہوں کہ آپ میرے گزشتہ گناہ (جرم) معاف کر دیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 198/4)

جواب: سند ضعیف ہے۔ حبیب بن اوس (ابی اوس) ثقفی مجہول الحال ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۴/ ۱۳۹'' میں ذکر کیا ہے۔

نیز اس روایت میں گناہ معاف کرنے سے مراد حالت کفر میں کیے جانے والے جرائم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، کہ جو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اسلام اور مسلمانوں پر ظلم ڈھائے تھے، وہ ان مظالم کی معافی مانگتے تھے کہ کہیں اسلام میں داخل ہونے کے بعد مجھے ان کا قصاص نہ دینا پڑے۔اس لیے یہ شرط لگائی کہ میرے پہلے جرائم معاف کر دیے جائیں۔

اس روایت اور اس مفہوم کی دیگر روایات سے یہ کشید کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں کو معاف کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، باطل نظریہ ہے۔اسلاف اُمت کی زندگیوں میں اس کا وجود نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے،کبھی کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گناہوں کی معافی نہیں مانگی۔

سوال: درج ذیل روایت کا مفہوم کیا ہے؟

❁ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : أَيْنَ تَذْهَبِينَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ؟ قَالَتْ : أَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ .

”سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے) کہا: یہ زیور کہاں لے جارہی ہیں؟ کہنے لگیں: اس کے ذریعے میں اللہ اور اس کے رسول کا تقرب (خوشنودی) چاہتی ہوں۔“

(مسند الإمام أحمد : 373/2، صحيح ابن خزيمة : 2461، وسندهٗ حسنٌ)

جواب: اس حدیث میں تقرب سے مراد خوشنودی ہے کہ اگر میں یہ زیور اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں گی، تو اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہو جائیں گے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ مراد نہیں کہ یہ صدقہ رسول اللہ ﷺ کی عبادت کے لیے ہے، عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے، البتہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ ﷺ کو راضی کرنے کی نیت کی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ربیع الاول میں ہوئی؟

جواب: جی ہاں، نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ربیع الاول میں ہوئی۔

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ السِّيَرِ أَنَّ مَوْلِدَهُ كَانَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ .

''مؤرخین کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت ربیع الاول میں ہوئی۔''

(المَورِد الهنيّ في المَولِد السَّنِيّ، ص 245)

سوال: مرسل صحابی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مرسل صحابی بالاتفاق حجت ہے۔

❁ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مُرْسَلُ الصَّحَابَةِ فَمَقْبُولٌ أَيْ بِالْإِجْمَاعِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ بَعْضُهُمْ .

''صحابہ کی مرسل بالاجماع قبول ہے، جیسا کہ بعض اہل علم نے اجماع کی صراحت کی ہے۔''

(النُّكَت على مقدمة ابن الصّلاح :500/1)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ حُجَّةٌ بِالْإِجْمَاعِ إِلَّا مَنْ شَذَّ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”مرسل صحابی کے حجت ہونے پر اجماع ہے، البتہ بعض کا شاذ قول ہے۔“

(البدر المُنير : 639/4)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ والسَّلَامُ بِسَفَرْجَلَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَكَلْتُهَا لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، فَعَلِقَتْ خَدِيجَةُ بِفَاطِمَةَ، فَكُنْتُ إِذَا اشْتَقْتُ إِلٰى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمِمْتُ رَقَبَةَ فَاطِمَةَ .

”جبریل علیہ السلام میرے پاس جنت کا سفرجل (سیب اور ناشپاتی کی مانند) پھل لے کر آئے، معراج کے موقع پر میں نے یہ پھل کھایا تھا، پھر خدیجہ کے بطن میں فاطمہ کا حمل ہوا۔ اس لیے جب بھی مجھے جنت کی خوشبو سونگنے کا شوق ہوتا ہے، تو میں فاطمہ کی گردن سونگ لیتا ہوں۔“

(المُستدرك للحاكم : 4738)

جواب: جھوٹی روایت ہے۔

① مسلم بن عیسیٰ صفار متروک ہے۔

② شہاب بن حرب مجہول ہے۔

③ زہری کا عنعنہ ہے۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ لَا يَشُكُّ الْمُبْتَدِئُ فِي الْعِلْمِ فِي وَضْعِهٖ فَكَيْفَ بِالْمُتَبَحِّرِ، وَلَقَدْ كَانَ الَّذِي وَضَعَهٗ أَجْهَلَ الْجُهَّالِ بِالنَّقْلِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَالتَّارِيخِ، فَإِنَّ فَاطِمَةَ وُلِدَتْ قَبْلَ النُّبُوَّةِ بِخَمْسِ سِنِينَ .

”یہ حدیث من گھڑت ہے، اس کے من گھڑت ہونے میں ایک مبتدی طالب علم بھی شک نہیں کرسکتا، تو ماہر عالم کیسے شک کرے گا؟ نیز اسے گھڑنے والا حدیث اور تاریخ سے جاہل ترین ہے، کیونکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پانچ سال پہلے ہو چکی تھی۔“

(المَوضوعات : 413/1)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ وَضْعِ مُسْلِمِ بْنِ عِيسَى الصَّفَّارِ عَلَى الْخُرَيْبِيِّ عَلٰى شِهَابٍ ...... هٰذَا كِذْبٌ جَلِيٌّ، لِأَنَّ فَاطِمَةَ وُلِدَتْ قَبْلَ النُّبُوَّةِ، فَضْلًا عَنِ الْإِسْرَاءِ .

”یہ روایت مسلم بن عیسیٰ صفار نے گھڑ کر عبداللہ بن داود خریبی کے ذمہ لگا دی اور اسے شہاب سے نقل کر دیا۔...... یہ واضح جھوٹ ہے، کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت نبوت ملنے سے بھی پہلے ہوئی، معراج تو بعد کی بات ہے۔“

(تلخيص المُستدرك : 156/3)

❁ نیز فرماتے ہیں:

قَدْ عَلِمَ الصِّبْيَانُ أَنَّ جِبْرَائِيلَ لَمْ يَهْبِطْ عَلٰى نَبِيِّنَا إِلَّا بَعْدَ مَوْلِدِ فَاطِمَةَ بِمُدَّةٍ .

”یہ تو بچے بھی جانتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کے ایک عرصہ بعد تشریف لائے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(میزان الاعتدال : 416/2)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْوَضْعُ عَلَيْهِ ظَاهِرٌ، فَإِنَّ فَاطِمَةَ وُلِدَتْ قَبْلَ لَيْلَةِ الْإِسْرَاءِ بِالْإِجْمَاعِ.

''اس روایت کو من گھڑت ہونا بالکل واضح ہے، کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش معراج سے پہلے ہوئی ہے، اس پر اجماع ہے۔''

(اتّحاف المَهَرة : 134/5)

سوال: آلات شرک کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جن اشیا کو شرک کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، ان کی خرید وفروخت بھی حرام اور ناجائز ہے، مثلاً بت بیچنا، مزاروں کے لیے چادریں فروخت کرنا، شرک پر مبنی کتابیں فروخت کرنا، وغیرہ، یہ گناہ اور شرک پر تعاون ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة : 2)

''نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔''

یہ آیت ایسا کلی قاعدہ ہے کہ جس کام کا گناہ اور ممنوع ہونا ثابت ہو جائے، اس میں کسی لحاظ سے بھی تعاون کرنا جائز نہیں۔ ممنوع اور شرکیہ اشیا کو فروخت کرنا بھی تعاون ہے، لہٰذا حرام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوزُ بَيْعُ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ، لِأَنَّهٗ لَا يَحِلُّ الْاِنْتِفَاعُ بِهِمَا .

”اُمت کا اجماع ہے کہ مردار اور بتوں کی خرید وفروخت جائز نہیں، کیونکہ ان سے انتفاع جائز نہیں۔“

(شرح صحيح البخاري : 360/6)

سوال: نماز وتر کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز وتر سنت مؤکدہ ہے۔

حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرِيضَةٍ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ وتر فرض نہیں ہے۔“

(مَعالم السّنن :286/1)

سوال: کیا جہری نمازوں میں مقتدی جہری قرأت کر سکتا ہے؟

جواب: جن نمازوں میں امام جہری قرأت کرتا ہے، ان نمازوں میں مقتدی جہری قرأت نہیں کرے گا، بلکہ آہستہ آواز سے سورت فاتحہ پڑھ کر خاموش ہو جائے گا اور امام کی قرأت سنے گا۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْمَأْمُومُ فَلَا يَجْهَرُ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذَا بِالْإِجْمَاعِ .

”مقتدی ان (جہری نمازوں) میں سے کسی نماز میں جہری قرأت نہیں کرے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گا، اس پر اجماع ہے۔"

(الأذكار، ص 49، التّبيان في آداب حَمَلة القرآن، ص 130)

سوال: کیا خبر واحد حجت ہے؟

جواب: خبر واحد کی سند صحیح ہو، تو بالاتفاق حجت ہے، خواہ حدیث کا تعلق عقیدہ سے ہو، احکام سے ہو یا فضائل سے۔

❀ علامہ ابن رشید فہری رحمہ اللہ (۷۲۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَخْبَارَ الْآحَادِ حُجَّةٌ يَجِبُ الْعَمَلُ بِهَا بِالْإِجْمَاعِ فِي الْجُمْلَةِ .

"اخبار آحاد حجت ہیں، ان پر عمل کرنا واجب ہے، مجموعی لحاظ سے اس پر اجماع ہے۔"

(السّنن الأبين، ص 89)

سوال: نسخ کی کیسے پہچان ہوگی؟

جواب: علامہ ابناسی رحمہ اللہ (۸۰۲ھ) فرماتے ہیں:

يُعْرَفُ النَّسْخُ بِأَرْبَعَةِ أُمُورٍ؛ بِنَصِّ الشَّارِعِ عَلَيْهِ أَوْ بِنَصِّ صَحَابِيٍّ أَوْ بِمَعْرِفَةِ التَّارِيخِ أَوْ بِالْإِجْمَاعِ .

"نسخ کی پہچان چار چیزوں سے ہوگی؛ ① شارع نص قائم کر دے۔ ② صحابی صراحت کر دے ③ تاریخ کے ذریعہ ④ اجماع کے ذریعہ۔"

(الشّذا الفياح : 462/2)

حافظ بلقینی رحمہ اللہ نے اجماع سے منسوخ ہونے کی یہ مثال بیان کی ہے۔

❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا وہب بن زمعہ رضی اللہ عنہ اور آل ابی امیہ کے ایک شخص سے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ، فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا هٰذَا الْبَيْتَ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطُوفُوا بِهٖ .

''آج کے دن آپ کے لیے رخصت ہے، جب آپ جمرہ کو کنکریاں مار لیں، تو آپ ہر اس شے سے حلال ہو سکتے ہیں، جو آپ پر حرام کی گئی تھی، سوائے بیوی کے پاس جانے کے۔ پھر بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے جب آپ شام کر لیں، تو آپ اسی طرح محرم بن جائیں گے، جس طرح کنکریاں مارنے سے پہلے تھے، یہاں تک بیت اللہ کا طواف کر لیں۔''

(سنن أبي داود : 1999، وسندهٗ حسنٌ)

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْفُقَهَاءِ يَقُولُ بِذٰلِكَ .

''میں نہیں جانتا کہ فقہا میں سے کوئی اس حدیث کے مطابق عمل کرنے کا قائل ہو۔''

(السّنن الكبرىٰ : 5/136)

✿ حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۹۰۲ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى تَرْكِ الْعَمَلِ بِهٖ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ اس حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔''

(فتح المُغيث : 4/56)

سوال : کیا اللہ تعالیٰ کے لیے ''مکر، خدع'' اور ''استہزاء'' کے الفاظ استعمال کیے جا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں؟

(جواب): اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو اپنے لیے ثابت کیا ہے، جیسا کہ باری تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَكْرَ وَالْخِدَاعَ وَالسُّخْرِيَةَ عَلٰى وَجْهِ اللَّعِبِ وَالْعَبَثِ مُنْتَفٍ عَنِ اللّٰهِ، عَزَّ وَجَلَّ، بِالْإِجْمَاعِ، وَأَمَّا عَلٰى وَجْهِ الْاِنْتِقَامِ وَالْمُقَابَلَةِ بِالْعَدْلِ وَالْمُجَازَاةِ فَلَا يَمْتَنِعُ ذٰلِكَ.

''مکر، خداع (دھوکہ) اور سخریہ (استہزا کرنا) کھیل اور بے مقصد کام کے لیے ہو، تو بالا جماع اللہ عزوجل سے ان کی نفی کی جائے گی، البتہ اگر انتقام، عدل کے ساتھ مقابلہ اور بدلہ کے طور پر ہو، تو یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ممتنع نہیں ہیں۔''

(تفسير ابن كثير: 184/1)

(سوال): ہاتھی کے دانتوں کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ہاتھی کے دانتوں کی خرید وفروخت جائز نہیں، کیونکہ حرام مردار کے تمام اجزا حرام ہیں، ان سے انتفاع جائز نہیں۔

✿ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ.

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔''

(صحيح البخاري: 2236، صحيح مسلم: 1581)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ تَحْرِيمُ بَيْعِ عِظَامِ الْفِيلِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ ہاتھی کی ہڈیوں کی خرید وفروخت حرام ہے۔''

(أعلام الحديث : 1106/2)

سوال: ایک نماز میں دو یا تین بار سہو ہوا، تو کتنے سجدہ سہو کرے گا؟

جواب: ایک نماز میں جتنے بھی سہو ہوں، ان پر سہو کے دو سجدے ہی کرے گا۔

سوال: کیا عورت بغیر محرم کے حج وعمرہ کا سفر کر سکتی ہے؟

جواب: عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ .

''جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بغیر محرم کے کرے۔''

(صحيح البخاري : 1088، صحيح مسلم : 1339)

جس عورت کو محرم رشتہ دار میسر نہیں، تو اس پر حج وعمرہ کے لیے جانا لازم نہیں۔

سوال: کیا سونا اور چاندی ملا کر زکوۃ کا نصاب پورا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سونا اور چاندی علیحدہ علیحدہ جنس ہیں، ہر ایک کا اپنا نصاب ہے، ایک کو دوسرے سے ملا کر نصاب پورا نہیں کیا جائے گا۔ ہر ایک میں اپنے نصاب کا اعتبار ہوگا۔

❁ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .

''پانچ اوقیہ (چالیس درہم) سے کم چاندی پر زکوۃ واجب نہیں، پانچ اونٹوں سے کم پر زکوۃ نہیں، اسی طرح پانچ وسق سے کم غلے پر زکوۃ نہیں۔''

(صحيح البخاري : 1405، صحيح مسلم : 979)

حدیث میں ہر شے کا الگ الگ نصاب بیان کیا گیا ہے، ایک کو دوسرے سے نہیں ملایا گیا، یہی حکم سونے اور چاندی کا ہے۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کے فعل سے اس کا وجوب ثابت ہوسکتا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے افعال سے بھی ان کا وجوب ثابت ہوتا ہے، تا آنکہ اس کے عدم وجوب پر دلیل قائم ہو جائے۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا:

أَمَا وَاللّٰهِ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ، فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ : فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ : شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ .

''اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نفع ونقصان کا مالک نہیں، اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے استلام کرتے نہ دیکھا ہوتا، تو تجھے کبھی استلام نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے استلام کیا اور فرمایا: اب ہمیں رمل (کندھے ہلا کر تیز تیز چلنا) کی ضرورت نہیں، وہ تو ہم مشرکین کو دکھانے کے لیے کرتے تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے، پھر فرمانے لگے: جس کام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو، ہم نہیں چاہتے کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔''

(صحيح البخاري : 1605)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ أَفْعَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْوُجُوبِ حَتّٰى يَقُومَ عَلٰى خِلَافِهِ دَلِيلٌ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے وجوب ثابت ہوتا ہے، یہاں تک اس کے خلاف (عدم وجوب) پر دلیل قائم ہو جائے۔''

(أعلام الحديث : 2/879)

سوال: کیا توبہ سے کفر کی معافی ہو سکتی ہے؟

جواب: سچے دل سے توبہ کی جائے، تو ہر گناہ کی معافی ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کفر، شرک اور بدعت کو بھی معاف کر دیتا ہے، بشرطیکہ توبہ کے بعد اس کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ التَّوْبَةَ تَمْحُو الْكُفْرَ .

''امت کا اجماع ہے کہ (سچی) توبہ کفر کو بھی مٹا دیتی ہے۔''

(تفسير القرطبي : 12/181)

سوال: کیا متنفل کی اقتدا میں فرض نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جواب): متنفل (نفل پڑھنے والا) کے پیچھے مفترض کی اور مفترض (فرض نماز پڑھنے والا) کے پیچھے متنفل کی نماز درست ہے۔

❁ سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ .

''میری قوم کے لوگوں نے مجھے (امامت کے لیے) آگے کر دیا، اس وقت میں چھ یا سات سال کا تھا۔''

(صحيح البخاري : 4302)

یہ حدیث دلیل ہے کہ متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز درست ہے، کیونکہ بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی، صحابہ نے عہد نبوی میں بچے کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ، فَقَالُوا لَهُ : أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ : لَا وَاللّٰهِ، وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ، فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتٰى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ، فَقَالَ : «يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا» .

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کرتے، پھر آ کر اپنی قوم کی امامت فرماتے۔ ایک رات انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں عشا کی نماز ادا کی اور اپنی قوم کو آ کر یہی نماز پڑھائی اور سورت بقرہ کی قرأت شروع کر دی۔ ایک آدمی نماز توڑ کر پیچھے پلٹا اور اکیلے اپنی نماز ادا کر کے چلا گیا۔ دوسرے صحابہ نے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے، البتہ میں یہ قصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار ضرور کروں گا۔ چنانچہ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سارا دن اونٹوں کے ذریعے کھیت سیراب کرتے ہیں۔ معاذ نے آپ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور ہمارے پاس آ کر سورت بقرہ شروع کر دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: معاذ! کیا آپ لوگوں کو دین سے متنفر کرتے ہیں؟ فلاں فلاں سورت پڑھا کیجیے۔''

(صحيح البخاري : 700؛ صحيح مسلم : 465، واللّفظ لهٗ)

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۵۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: معراج کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حالت بیداری میں ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی، جسے سفر معراج کہتے ہیں، یہ معراج حقیقی ہے، نبی کریم ﷺ کا محیر العقول معجزہ ہے۔ اس پر قرآن، احادیث متواترہ اور اجماع اُمت دلیل ہیں۔

✿ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ الَّتِي أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى صِحَّتِهَا وَقُبُولِهَا بِأَنَّ النَّبِيَّ عُرِجَ بِهٖ إِلٰى رَبِّهٖ.

''صحیح احادیث کہ جن کی صحت اور قبولیت پر اُمت کا اجماع ہے، میں تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ کو رب تعالیٰ کی طرف معراج کرایا گیا۔''

(تہذیب السّنن : 32/13)

سوال: بعض لوگ نہانا دھونا چھوڑ دیتے ہیں، جانتے بوجھتے جسم کو مشقت میں ڈالتے ہیں اور اسے ''زہد'' کا نام دیتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بناوٹی زہد گناہ ہے، اسباب کو ترک کرنا اور خود کو بلاوجہ مشقت میں ڈالنا دراصل ہلاکت میں ہاتھ ڈالنا ہے۔ اسباب اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾(البقرة : ١٩٥)

''اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔''

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَهْبَانِيَّةَن ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾(الحديد : ٢٧)

''نصاریٰ نے دین میں رہبانیت کی بدعت نکالی، ہم نے یہ کام ان کے لئے مشروع نہیں کیا تھا، مگر انہوں نے رضائے الٰہی کی چاہت میں ایسا کیا اور اس کی کما حقہ پابندی بھی نہیں کی۔''

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ ـوَفَّقَكَ اللّٰهُـ أَنَّهٗ لَوْ رَفَضَ الْأَسْبَابَ شَخْصٌ يَدَّعِي التَّزَهُّدَ، وَقَالَ : لَا آكُلُ، وَلَا أَشْرَبُ، وَلَا أَقُومُ مِنَ الشَّمْسِ فِي الْحَرِّ، وَلَا اَسْتَدْفِئُ مِنَ الْبَرْدِ! كَانَ عَاصِيًا بِالْإِجْمَاعِ .

''جان لیجئے، اللہ آپ کو توفیق دے کہ اگر کوئی شخص اسباب کو ترک کر دیتا ہے اور اسے ''زُہد'' کا نام دیتا ہے، کہتا ہے کہ میں کھاؤں پیوں گا نہیں، گرمی میں سورج کے سامنے سے نہیں اٹھوں گا اور سردی میں گرمائش نہیں لوں گا، تو اس کے گناہ گار ہونے پر اجماع ہے۔''

(صَيد الخاطر، ص 76)

سوال: درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان الٰہی: ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے:

يُوشَعُ بْنُ نُونٍ سَبَقَ إِلٰى مُوسٰى، وَمُؤْمِنُ آلِ يٰسٓ سَبَقَ إِلٰى عِيسٰى، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبَقَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''یوشع بن نون رحمہ اللہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے گئے، آل یٰس کا مؤمن آدمی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے گیا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سبقت لے گئے۔''

(تفسیر ابن مردویه :241/1)

جواب: باطل روایت ہے۔

① محمد بن احمد بن یعقوب کا تعین وتوثیق درکار ہے۔

② ابوسہل اسماعیل بن ابراہیم مدائنی کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ سفیان بن عیینہ کا عنعنہ ہے۔

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلسُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ؛ فَالسَّابِقُ إِلٰى مُوسٰى يُوشَعُ بْنُ نُونَ، وَالسَّابِقُ إِلٰى عِيسٰى صَاحِبُ يَاسِينَ، وَالسَّابِقُ إِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”سبق لے جانے والے تین ہیں؛ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے یوشع بن نون ہیں، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے صاحب یاسین ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سبقت لے جانے والی علی بن ابی طالب ہیں۔“

(الضّعفاء الكبير للعقيلي :249/1، المُعجم الكبير للطّبراني :93/11)

جواب: روایت باطل ومنکر ہے۔

① حسین بن حسن اشقر ضعیف ومنکر الحدیث ہے۔

② حسین بن ابی السری عسقلانی مجروح ہے۔

③ سفیان بن عیینہ کا عنعنہ ہے۔

❀ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَصْلَ لَهٗ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ .

”یہ روایت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے بے اصل ہے۔“

(الضُّعفاء الكبير :249/1)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ طَرِيقِ حُسَيْنٍ الْأَشْقَرِ، وَهُوَ شِيْعِيٌّ مَتْرُوكٌ .

”یہ حدیث منکر ہے، یہ صرف حسین اشقر کی سند سے منقول ہے، وہ شیعہ اور متروک تھا۔“

(تفسير ابن كثير : 574/6)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَنَدُهُ ضَعِيفٌ .

”اس کی سند ضعیف ہے۔“

(الدّر المنثور : 52/7)

سوال: درج ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

❁ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان الٰہی: ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے:

نَزَلَتْ فِي حُزْبِيلَ مُؤْمِنِ آلِ فِرْعَوْنَ، وَحَبِيبِ النَّجَّارِ الَّذِي ذُكِرَ فِي يٰسٓ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَكُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَابِقُ أُمَّتِهِ، وَعَلِيٌّ أَفْضَلُهُمْ سَبْقًا .

”یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی؛ آل فرعون میں ایمان لانے والے حزبیل، حبیب نجار کہ جن کا ذکر سورت یٰس میں ہے اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ ان میں سے ہر ایک اپنی امت میں سب پر سبقت لے جانے والا ہے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان سب پر سبقت رکھتے ہیں۔“

(تفسیر ابن مردویه :243/1، ح : 487)

جواب: جھوٹی روایت ہے۔

① مقاتل بن سلیمان ”کذاب“ ہے۔

② سعد بن صلت ”ضعیف“ ہے۔

(نتائج الأفكار لابن حجَر :153/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

③ ضحاک بن مزاحم کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جلیلہ اور خصائص عالیہ کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور خصائص کتاب وسنت میں مذکور ہیں، ان پر ایمان لانا واجب ہے، انہیں رد کر دینا جائز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص جلیلہ اپنی طرف سے نہیں بنائے جا سکتے، یہ توقیفی ہیں، یعنی ان کے لیے کتاب وسنت اور اجماع اُمت سے صحیح دلیل پیش کرنا ضروری ہے۔

❁ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ وَصْفَهٗ بِغَيْرِ صِفَتِهٖ تَكْذِيبٌ لَهٗ؛ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ أَنَّ كُلَّ صِفَةٍ أَجْمَعُوا عَلٰى ثُبُوتِهَا لَهٗ يَكُونُ إِنْكَارُهَا كُفْرًا .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وصف سے متصف کرنا، جو آپ کا وصف نہیں ہے، آپ کی تکذیب ہے، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وصف کے ثبوت پر اہل علم کا اجماع ہو، اس کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔“

(الزّواجر عن اقتِراف الکَبائر :47/1)

اسلاف اُمت نے کتاب وسنت کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کیے ہیں، جو لوگ غلو کے رسیا ہیں، وہ آئے روز اپنی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ثابت کرتے رہتے ہیں، حالانکہ ان کا ذکر نہ کتاب وسنت میں ہے، نہ اسلاف اُمت کے علم میں، ان کے بطلان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ سلف صالحین نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں شمار نہیں کیا۔ اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ہوتے، تو اسلاف ضرور ثابت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرتے، کیونکہ وہ سب سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے تھے اور شریعت کی نصوص کو سمجھنے والے تھے۔

❁ محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

خُصُوصِيَّاتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا تَثْبُتُ بِالنَّصِّ الصَّحِيحِ، فَلَا تَثْبُتُ بِالنَّصِّ الضَّعِيفِ وَلَا بِالْقِيَاسِ وَالْأَهْوَاءِ، وَالنَّاسُ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ عَلٰى طَرَفَيْ نَقِيضٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُنْكِرُ كَثِيرًا مِنْ خُصُوصِيَّاتِهِ الثَّابِتَةِ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ، إِمَّا لِأَنَّهَا غَيْرُ مُتَوَاتِرَةٍ بِزَعْمِهِ، وَإِمَّا لِأَنَّهَا غَيْرُ مَعْقُولَةٍ لَدَيْهِ! وَمِنْهُمْ مَنْ يُثْبِتُ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا لَمْ يَثْبُتْ، مِثْلُ قَوْلِهِمْ : إِنَّهُ أَوَّلُ الْمَخْلُوقَاتِ، وَإِنَّهُ لَا ظِلَّ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ إِذَا سَارَ فِي الرَّمْلِ لَا تُؤَثِّرُ قَدَمُهُ فِيهِ، بَيْنَمَا إِذَا دَاسَ عَلَى الصَّخْرِ عُلِمَ عَلَيْهِ، وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَبَاطِيلِ، وَالْقَوْلُ الْوَسْطُ فِي ذٰلِكَ أَنْ يُقَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ، فَلَا يَجُوزُ أَنْ يُعْطٰى لَهُ مِنَ الصِّفَاتِ وَالْخُصُوصِيَّاتِ إِلَّا مَا صَحَّ بِهِ النَّصُّ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، فَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ وَجَبَ التَّسْلِيمُ لَهُ .

”نبی کریم ﷺ کے خصائص صحیح نص سے ہی ثابت ہوتے ہیں، ضعیف دلیل، قیاس اور خواہش سے نبی کریم ﷺ کے خصائص ثابت نہیں ہوتے۔ اس مسئلہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں لوگ دو مخالف انتہاؤں پر ہیں، کتنے ایسے ہیں، جو صحیح سندوں سے ثابت خصائص نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا انکار کر دیتے ہیں، اس لیے کہ یا تو وہ ان کے گمان کے مطابق متواتر نہیں ہوتیں، یا ان کے نزدیک عقل کے پیمانے میں پوری نہیں اُترتیں۔ اور کتنے ہی ایسے ہیں، جو غیر ثابت خصائص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص قرار دے دیتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریت پر چلتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشانات نہیں پڑتے تھے، اگر چٹان پر قدم رکھتے، تو اس پر نشان پڑ جاتا تھا۔ اس طرح بہت ساری باطل باتیں کہی جاتی ہیں۔ انصاف پر مبنی بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بشر ہونا قرآن وسنت اور اجماع اُمت سے ثابت ہے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہی صفات اور خصائص ثابت کی جائیں گی، جو کتاب وسنت کی نص سے ثابت ہوں گی، جب کوئی صفت یا خصوصیت ثابت ہو جائے، تو اسے تسلیم کرنا واجب ہے۔''

(سلسلة الأحاديث الصّحيحة: 158/1)

سوال: کیا ''آمین'' اللہ تعالیٰ کا نام ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ''آمین'' نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ توقیفی ہیں، کتاب وسنت سے دلیل ضروری ہے، کتاب وسنت میں آمین کو اللہ تعالیٰ کے ناموں میں شمار نہیں کیا گیا۔

❀ علامہ ابن قرقول رحمہ اللہ (۵۶۹ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا يَصِحُّ؛ لَيْسَ فِي أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى اسْمٌ مَبْنِيٌّ وَلَا غَيْرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُعْرَبٍ، مَعَ أَنَّ أَسمَاءَهُ لَا تَثْبُتُ إِلَّا قُرْآنًا أَوْ سُنَّةً مُتَوَاتِرَةً، وَقَدْ عُدِمَ الطَّرِيقَانِ فِي «آمِينَ» .

”(یہ کہنا کہ آمین اللہ تعالیٰ کا نام ہے،) یہ صحیح نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں کوئی مبنی اسم نہیں ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ صرف قرآن کریم اور سنت متواترہ سے ثابت ہوتے ہیں، ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کے لیے آمین نام مذکور نہیں۔“

(مَطالع الأنوار :291/1)

سوال: صحابہ کرام کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا صحابہ کے متعلق عقیدہ یہ ہے:

① تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب ہے، ان سے محبت ایمان کی دلیل ہے، عقیدہ الولاء کے اول حق دار صحابہ کرام ہیں، لہٰذا تمام صحابہ یا بعض صحابہ یا کسی بھی صحابی کے متعلق کینہ اور بغض رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔

② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبیوں کے بعد سب اُمتوں میں افضل ہیں، اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی قدر و منزلت سب سے بلند ہے۔

③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بہتر، سب سے بڑے عالم اور کتاب وسنت کے معانی و مفاہیم کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

④ دینی اُمور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم ہی معتبر ہے، اسے تسلیم کرنا واجب ہے، لہٰذا کتاب وسنت کی وہ تعبیریں رد کر دی جائیں گی، جو صحابہ کرام سے منقول تعبیروں کے خلاف ہوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑤ تمام صحابہ عادل اور نقل روایت میں معتبر ہیں، ان کے تعدیل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کردی ہے۔

⑥ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بافضیلت ہیں، صرف صحابی ہونا بھی بہت بڑی فضیلت ہے، البتہ بعض صحابہ کے الگ الگ فضائل بھی ثابت ہیں۔

⑦ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، دوسرے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، تیسرے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور چوتھے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

⑧ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہ تقاضائے بشریت جو خطائیں سرزد ہوئی ہیں، ان کے متعلق اور مشاجرات کے متعلق زبان بندی ضروری ہے۔

⑨ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں رضامندی کا اظہار کرنا اور ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا ضروری ہے۔

⑩ تمام صحابہ کا دفاع کیا جائے، جو شخص تمام صحابہ یا بعض صحابہ یا کسی صحابی کے متعلق بری رائے پھیلائے یا ان کے متعلق لوگوں کو بدظن کرے، تو اسے روکنا ضروری ہے۔

سوال: کیا کوئی اہل ایمان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا؟

جواب: گناہ گار موحد اور مؤمن بغیر توبہ فوت ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ کی مشیئت میں ہے، اگر چاہے، تو اسے بغیر عذاب دیے معاف کر دے اور جنت میں داخل کر دے، چاہے، تو اسے عذاب دے کر جنت میں داخل کر دے۔

لہٰذا کوئی گناہ گار موحد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رہے گا، ایک نہ ایک دن جہنم سے ضرور نکال لیا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلَّذِي اتَّفَقَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ أَنَّ النَّارَ لَا يُخَلَّدُ فِيهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ كَمَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْأَحَادِيثِ إِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ .

”اہل سنت والجماعت کا اتفاقی واجماعی عقیدہ ہے کہ کوئی مؤمن اور مؤحد جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ نہیں رہے گا، جیسا کہ احادیث میں ثابت ہے کہ جہنم سے ہر وہ شخص نکل آئے گا، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔“

(مختصر فَتاوى المِصريّة، ص 204)

سوال: کیا بیل کا گوشت کھایا جائے گا؟

جواب: گائے اور بیل حلال ہیں، ان کا گوشت کھایا جائے گا۔

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَوَازِ أَكْلِهَا .

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ گائے کا گوشت کھانا جائز ہے۔“

(تفسير القرطبي : 77/10)

سوال: کیا جادو سے اللہ تعالیٰ کے اُمور پر قابو پایا جا سکتا ہے؟

جواب: جادو برحق ہے، اس کی حقیقت ہے، جادو سے کئی خرق عادت کام ہو سکتے ہیں، مگر جادوگر وہ نشانیاں ظاہر نہیں کر سکتا، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّهٗ لَيْسَ فِي السِّحْرِ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَهُ إِنْزَالَ الْجَرَادِ وَالْقُمَّلِ وَالضَّفَادِعِ وَفَلْقَ الْبَحْرِ وَقَلْبَ الْعَصَا وَإِحْيَاءَ الْمَوْتٰى وَإِنْطَاقَ الْعَجْمَاءِ، وَأَمْثَالَ ذٰلِكَ مِنْ عَظِيمِ آيَاتِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَهٰذَا وَنَحْوُهُ مِمَّا يَجِبُ الْقَطْعُ بِأَنَّهُ لَا يَكُونُ وَلَا يَفْعَلُهُ اللّٰهُ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّاحِرِ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جادو سے وہ اُمور وقوع پذیر نہیں ہو سکتے، جو اللہ تعالیٰ کے افعال ہیں، مثلاً (آسمان سے) ٹڈیاں، جوئیں اور مینڈک نازل کرنا، سمندر کو پھاڑنا، لاٹھی کا روپ بدلنا، مردوں کو زندہ کرنا، گونگوں کو قوت گویائی بخشنا اور ان کے علاوہ پیغمبروں کے عظیم الشان معجزات۔ لہٰذا یہ اور ان جیسے دیگر افعال کے متعلق یہ بات قطعی ہے کہ جادوگر کے ارادے سے نہ یہ وقوع پذیر ہوتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ انہیں انجام دیتا ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 47/2)

سوال: ٹیکس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: بغیر شرعی وجہ کے کسی سے مال وصول کرنا، ٹیکس کہلاتا ہے۔ یہ ظلم اور ناحق مال کھانا ہے۔ یہ بالاجماع حرام ہے۔ ٹیکس جس بھی صورت میں ہو، ناجائز ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ﴾

(الأعراف : ٨٥)

''لوگوں کی اشیا میں کمی مت کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔''

❁ فرمانِ الٰہی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾(البقرة : ۱۸۸)

”دوسروں کا مال باطل طریقے سے مت کھاؤ۔“

❁ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ.

”اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر یہ توبہ کوئی ٹیکس خور بھی کرتا، تو اسے معاف کر دیا جاتا۔“

(صحیح مسلم : 1695)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ٹیکس خوری بہت بڑی ہلاکت اور ظلم ہے۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا أَنَّ الْمَرَاصِدَ الْمَوْضُوعَةَ لِلْمَغَارِمِ عَلَى الطُّرُقِ وَعِنْدَ أَبْوَابِ الْمُدُنِ وَمَا يُؤْخَذُ فِي الْأَسْوَاقِ مِنَ الْمَكُوسِ عَلَى السِّلَعِ الْمَجْلُوبَةِ مِنَ الْمَارَّةِ وَالتُّجَّارِ ظُلْمٌ عَظِيمٌ وَحَرَامٌ وَفِسْقٌ.

”فقہا کا اتفاق ہے کہ ٹیکس کی وصولی کے لیے جو چنگیاں راستوں اور شہروں کے دروازوں پر بنائی جاتی ہیں اور بازاروں اور مارکیٹوں میں جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، وہ بہت بڑا ظلم، حرام اور فسق ہے۔“

(مَراتب الإجماع، ص 121)

خریداروں یا بیوپاریوں سے جو ٹیکس یا چنگی وغیرہ وصول کی جاتی ہے، عوام اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ سلطان کا حق ہے، یہ کہنا نہایت نامناسب اور ممنوع ہے، اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

طرح کے جملے استعمال کرنے سے بہر صورت اجتناب چاہیئے، یہ شدید منکر اور بدترین بدعت ہے، الغرض اسے ٹیکس، چنگی، ضریبہ وغیرہ کے نام سے موسوم کیا جائے۔

سوال: قرآن کریم میں پہلا نسخ کون سا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں نسخ ہوا ہے، سب سے پہلا حکم، جو منسوخ ہوا، وہ تحویل قبلہ کا تھا، اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔

❁ علامہ ابو عبد اللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الْقِبْلَةَ أَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ .

''علما کا اجماع ہے کہ قرآن میں سب سے پہلے نسخ قبلہ کے بارے میں ہوا۔''

(تفسير القرطبي : 151/2)

سوال: ایک شخص نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق بھیجی، بیوی کو طلاق موصول نہیں ہوئی، وضع حمل ہو گیا، تو عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق مرد کا وظیفہ ہے، طلاق کے منعقد ہونے کے لیے عورت کو علم ہونا ضروری نہیں، اگر خاوند نے طلاق لکھ کر بھیجی اور عورت کو موصول نہ ہوئی یا بعد میں موصول ہوئی، تو عورت کو اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، جب خاوند نے لکھی تھی۔

اس لحاظ سے جس حاملہ کو طلاق بھیجی گئی، اسے طلاق واقع ہو گئی، اب اس کی عدت وضع حمل ہے، لہذا جس حاملہ کو طلاق کا علم نہیں ہوا اور وضع حمل ہو گیا، تو اس کی عدت ختم ہو گئی، اب وہ شوہر کے عقد میں نہیں رہی۔

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ حَامِلًا فِي وَقْتِ طَلَاقِ الزَّوْجِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهِيَ غَيْرُ عَالِمَةٍ بِطَلَاقِهَا، حَتّٰى وَضَعَتْ، أَنَّ عِدَّتَهَا مُنْقَضِيَةٌ بِوَضْعِ الْحَمْلِ .

''فقہا کا اجماع ہے کہ اگر کسی عورت کو خاوند نے طلاق دی اور اس وقت وہ حاملہ تھی، مگر عورت کو طلاق کا علم نہ ہوا، یہاں تک کہ اس نے بچہ جنم دے دیا، تو وضع حمل کے ساتھ ہی اس کی عدت ختم ہو گئی۔''

(الأوسط : 534/9)

سوال: اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: اعتکاف مشروع و مستحب سنت ہے، یہ واجب نہیں۔

❀ علامہ ابو عبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّهٗ لَيْسَ بِوَاجِبٍ، وَهُوَ قُرْبَةٌ مِنَ الْقُرَبِ وَنَافِلَةٌ مِنَ النَّوَافِلِ عَمِلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ وَأَزْوَاجُهٗ .

''فقہا کا اجماع ہے کہ اعتکاف واجب نہیں، یہ قرب الٰہی کا باعث ہے اور نفلی عبادت ہے، اس پر رسول ﷺ، صحابہ اور ازواج مطہرات کا عمل ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 333/2)

❀ نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الِاعْتِكَافَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ وَأَنَّهٗ سُنَّةٌ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ اعتکاف واجب نہیں، سنت ہے۔''

(تفسير القرطبي : 335/2)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(سوال): طلاق رجعی میں رجوع پر کیا دلیل ہے؟

(جواب): جب کوئی اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے، وہ پہلی طلاق ہو یا دوسری، اسے رجوع کا حق حاصل ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾

(البقرۃ : ۲۲۸)

''شوہر رجوع کا زیادہ حق رکھتے ہیں، اگر صلح کا ارادہ ہو۔''

❁ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا﴾(الطّلاق : ۱)

''شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی صورت پیدا کر دے۔''

اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے مراد رجوع ہے۔

❁ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَانِي يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ : لَا، وَاللّٰهِ لَا أُنْكِحُهَا أَبَدًا، قَالَ : فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرۃ : 232) الْآيَةَ، قَالَ : فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”میری طرف میری ایک بہن سے نکاح کے لیے پیغام آئے، میرا ایک چچا زاد بھی آیا، میں نے اس سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، پھر اس نے اسے رجعی طلاق دے دی، پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ اس کی عدت پوری ہوگئی، جب میری طرف (دوسرے لوگوں کی طرف سے) نکاح کے پیغام آنے لگے، تو وہ بھی نکاح کا پیغام لے کر آ گیا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں کبھی اپنی بہن کا نکاح تجھ سے نہیں کرے گا۔ میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ......﴾ پھر میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور اسی سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔“

(صحيح البخاري: 5130، سنن أبي داوٗد: 2087، واللّفظ لهٗ، سنن التّرمذي: 2981)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ الْحُرَّ إِذَا طَلَّقَ زَوْجَتَهُ الْحَرَّةَ وَكَانَتْ مَدْخُولًا بِهَا، تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، أَنَّهٗ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ.

”اہل علم کا اجماع ہے کہ جب آزاد آدمی اپنی آزاد بیوی کو ایک یا دو طلاق دے اور وہ بیوی مدخولہ ہو، تو عدت ختم ہونے تک خاوند کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔“ (الأوسط: 579/9)

سوال: کیا شوہر کی وفات پر عدت کرنا واجب ہے؟

جواب: بیوہ پر چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارنا فرض ہے۔ قرآن کریم نے عدت گزارنے کا حکم دیا ہے۔ بیوہ کو چاہیے کہ دوران عدت چادر چار دیواری میں رہے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زیب وزینت نہ کرے، نیز آگے نکاح بھی نہیں کرسکتی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة: ٢٣٤)

''تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کرلیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔''

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى وُجُوبِ الْإِحْدَادِ عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے، اس پر عدت واجب ہے۔''

(تفسير القرطبي: 181/3)

سوال: درج ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى أَتَانٍ، فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ، لَيْسَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٌ يَسْتُرُهُ، يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ .

''میں اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے، ہم عرفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز پڑھا رہے تھے، آپ کے سامنے کوئی سترہ نہیں تھا۔'' (صحيح ابن خزيمة : 838)

جواب: سند ضعیف ہے۔ عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے۔

سوال: ایک شخص کی اپنی ساری جائیداد کی وصیت اپنی اولاد میں سے صرف ایک بیٹے کے نام لکھ دی، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ وصیت ناجائز ہے، ورثا کے حق میں کوئی وصیت نہیں، اس وصیت پر عمل کرنا جائز نہیں، بلکہ اسے بدلنا واجب ہے، ترکہ تمام ورثا میں تقسیم ہوگا، جس بیٹے کے حق میں وصیت کی گئی، اسے بھی اتنا ہی حصہ ملے گا، جتنا دوسرے بیٹوں کا حصہ ہے، کیونکہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

❁ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ .

''اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 2870، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۱۲۰) نے ''حسن'' کہا ہے اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۴۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ لَا تَجُوزُ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔''

(تفسير القرطبي : 80/5)

سوال: درج ذیل روایت کا کیا حکم ہے؟

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُعْطِيتُ «آمِينَ» فِي الصَّلَاةِ وَعِنْدَ الدُّعَاءِ، لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُوسٰى، كَانَ مُوْسٰى يَدْعُو وَهَارُونَ يُؤَمِّنُ، فَاخْتِمُوا الدُّعَاءَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَسْتَجِيبُ لَكُمْ.

''مجھے نماز اور دعا کے وقت ''آمین'' دی گئی ہے، مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی، البتہ موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی، موسیٰ دعا کرتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے، لہٰذا (آمین پر) دعا ختم کریں، اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول کرے گا۔''

(كتاب الأحكام الكبير لابن كثير : 122/3)

جواب: ہم اس کی سند پر مطلع نہیں ہو سکے۔

سوال: جس کی عقل زائل ہو چکی ہو، اس کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس کی عقل زائل ہو چکی ہو، اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ لَا يَجُوزُ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔''

(تفسير القرطبي : 203/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "